Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وَصلِ جنون

شازمین مہدی

پلیز بھائی اپ دادا سے بات کریں ناوہ ہماری بات نہیں مان رہے اس دفعہ ان کا برتھ ڈے ہمیں مری میں سیلیبریٹ کرنا ہے ارے پاگل ہو تم لوگ داداجان بیمار ہو جائیں گے وہاں پر بھائی اپریل میں کون بیمار ہوتا ہے نارمل موسم ہو گا وہاں پر پلیز مان جائیں نا ہم نے اتنا سوچ رکھا ہے کہ اس دفعہ ہم داداجان کا برتھ ڈے مری میں سیلیبریٹ کریں گے پلیز پلیز دمیر نے سبھی کی بیچاری شکلوں کو دیکھا مسکین شکلوں پر بیچارگی دیکھتے وہ دل مین ہنسا خوب ڈرامے باز تھے سارے ،اور پھر کچھ سوچتے ہاں کہی اوکے میں بات کرتا ہوں لیکن پہلے میں وہاں کا موسم چیک کرتا ہوں کہ داداجان کے لیے ٹھیک ہو گا کہ نہیں اس کے بعد اوکے بھائی آپ خود پلیز چیک کرلیں بلکہ ٹھہریں میں اپ کو ابھی چیک کرواتا ہوں

Posted On Kitab Nagri

زراف نے فورا فون پر گوگل کرتے مری کا موسم اس کے سامنے کر دیا یہ دیکھیں نارمل موسم ہے، کہ کہی اگر زدہ سی بھی دیر ہو گئ تو وہ منع کر دے گا، خو وہ نہیں ہونے دیے سکتے تھے،

دمیر نے سر ہلایا مطلب وہ جا کر ہی جان چھوڑے گے،

تیاری کرو، دمیر جانتا تھا ہلکی پھلکی سردی تو ہو گی مگر دادا جان کے لیے اوٹنگ اچھی بھی تھی نہ زیارہ سردی نہ گرمی نارمل موسم تھا، کون سا اس عمر میں وہ کہی اتے جاتے تھے گھر رہ کر بھی بور ہو جاتے ہوں گے،

یاہو دمیر بھای بیسٹ ٹسٹ بھائ اف دی ہول ورلڈ،

بس کرو اب زیارہ مکھن نہ لگاؤ مجھے وہ داٹنا اٹھا، جب بھی کام پڑتا تھا اسی طرح سے مکھن لگاتے تھے،

بچوں کا ائیڈیا عاطر صاحب کو تو پسند ایا تھا مگر عامر صاحب خلاف تھے کے کہی ابا جان کی طبیعت ہی خراب نہ ہو جائے وہاں جاتے،

اور پھر وہ لوگ مری جا رہے تھے سب،

تین دن کے لیے، سب کو منایا کیسے تھا یہ ایک الگ کہانی تھی کتنی منتیں ترلے کیے تھے تب جا کے سب مانے تھے خاص کر تایا اک بینک میں مینجر تھے تو دوسرے بھای واپڈا افیسر، دادا جان یعنی انیق صاحب بھی واپڈا آفیسر ریٹائرڈ تھے، دو کنال میں دونوں بھائیوں کے الگ الگ پورشن تھے مگر ایک گھر کے ہال میں سے دوسرے گھر کے ہال میں گیلری بنی ہوئ تھی. جس وجہ سے پائے سبھی بچے بڑے گھر

Posted On Kitab Nagri

کے ہال میں جاتے۔. دونوں دیورانی جیٹھانی میں اگر بہت محبت نہیں تھی تو لڑائی جھگڑا بھی نہیں تھا نارمل تھی دونوں منہ پر ہوتی تو سگی بہنیں معلوم ہوتیں، اگر نہیں تو برائیاں بھی کر لیتی، کھٹی میٹھی املی والی چٹنی جیسا حساب تھا دونوں کا، دونوں گھروں کا موحول اچھا تھا،

مگر کبھی لڑی نہیں تھی درخشندہ بڑی تھی بہو جو ہاوس وائف تھی، جبکہ رافعہ چھوٹی اور اسکول ٹیچر تھی، عامر بڑے بھائی تھے جو بنک مینجر تھے جبکہ عاطر چچا چھوٹے جو واپڈا میں تھے،

عامر صاحب اور درخشندہ کے تین بچے تھے

دمیر، دامان اور دشا

جبکہ عاطر اور رافعہ کے دو ہی بچے تھے ذراف اور زرمین

دمیر سب سے بڑا تھا جبکہ اس سے چھوٹا ذراف تھا اور ذارف سے چھوٹا دامان جبکہ دشا اور زرمین ہم عمر ہی تھیں، عاطر اور عامر صاحب کی اک بہن بھی تھی عدیلہ جس کے دو ہی بیٹے تھے دونوں چھوٹے تھے ابھی حنان اور رحمان، جبکہ زبیدہ بیگم یعنی دادی کا کچھ سال پہلے انتقال ہو گیا تھا، وہ شوگر کی مریضہ تھیں۔. دونوں گھروں کا ماحول اچھا تھا۔. دمیر نے تین سال پہلے پولیس جوائن کی ہلکہ حالات دیکھتے سبھی نے مخالفت کی کے وہ شعبہ اچھا نہیں مگر دمیر نے اک ہی بات کہی تھی حالات تبھی اچھے ہوں گے جب ہم کرے گے ورنہ ایسے ہی رہے تھے،

ذراف آئی ٹی پڑھ رہا تھا۔.

Posted On Kitab Nagri

داماں بیکنگ پڑھ رہا تھا جبکہ دشا اور زرمین ابھی میٹرک کی اسٹوڈنٹس تھیں اور دونوں کا ہی سپنہ تھا وہ ڈاکٹر بنے،

......

آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا مگر اب آپ اس وعدے سے ہٹ رہے ہیں میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی، منسا؟؟؟

آج پہلی بار انہیں نے اسے سختی سے پکارہ تھا،

اس نے خفگی سے گرینڈ پا کو دیکھا،

اگر ڈیڈ اور مام ہوتے تو کبھی انکار نہ کرتے، وہ ایمو شنل ہوتے کہتی اٹھی، لئیق صاحب کے دل کو کسی نے مٹھی میں لے لیا، اوکے ہم جا رہے ہیں پاکستان،

سچی؟

وہ دادا کی آواز پر مڑتے چیخی،

ہم سچی میں جا رہے ہیں؟ آپ سچ کہہ رہے ہو نہ؟

ہاں میری شہزادی مگر آج کے بعد کبھی ایسا مت کہنا میری جان دادا بہت محبت کرتے اپنی بچی سے، منسا بھی گرینڈ پا سے بہت محبت کرتی ہے، اور سوری میں نے آپ کو ہرٹ کر دیا،

نہ میری جان سوری نہیں کہتے اپنوں کو،

Posted On Kitab Nagri

تیاری کروا ایسے سیڈ نہیں ہو میں ٹکٹ بک کرواتا ہوں،

وہ تو میں کروا چکی ہوں، وہ معصوم سی شکل بناتے بولی تو لئیق صاحب کو حیرت ہوئی، اسی لیے وہ اتنا ایموشنل ڈرامہ کر رہی تھی کیونکہ وہ تیاری تو پہلے ہی کر چکی تھی. مجھے پتہ تھا آپ مان جاؤ گے میں نے ٹکٹ کروا لیے تھے، مگر گرینڈ پا ہم رکے گے کہاں؟ آپ کے گھر جائیں گے جس کا آپ ذکر کرتے؟

نہیں وہ تو پرانا ہو چکا ہو گا سالوں سے بند پڑا ہے، اب تو پتہ نہیں اپنی اصلی شکل میں بھی ہو گا کے نہیں،

پھر ہم کہاں جائیں گے؟

ہوٹل؟

مگر ہمیں تو وہاں کے ہوٹلز کا ٹھیک سے پتہ بھی نہیں،

میں چیک کرتی ہوں، پہلے یہ تو بتاؤ ٹکٹ کب کی ہے؟ پرسوں کی

پرسوں وہ حیران تھے ایک دن میں کیا ہو گا منسا؟ گرینڈ پا فکر نہیں کریں میں پیکنگ کر چکی ہوں اپنی بھی اور آپ کی بھی وہ اوپر جاتی مزے سے بولی تو لئیق صاحب ہنسے اسکی بے تابی اور جلد بازی پر،

سالوں پہلے لئیق صاحب کینیڈا اشفٹ ہو گئے گھر سے بھاگ کر، کچھ لڑکوں کے ساتھ پیدل یونان پہنچے اور پھر کچھ عرصہ وہاں کام کیا اس کے بعد قسمت نے ساتھ دیا تو یونان سے کینیڈا چلے گئے، شادی بھی یہاں ہی کر لی، جو ان کی زندگی کی شاہد سب سے بڑی غلطی بھی تھی اور کامیابی بھی شادی کے بعد انہیں پیپر تو مل گئے مگر کچھ ہی سالوں میں وہ انہیں چھوڑ کر چلی گئی اک بیٹا دے کر، انہیں نے جی توڑ

Posted On Kitab Nagri

محنت کی ساتھ بیٹے کی پرورش بھی، شادی کے معاملے میں تو ان کی قسمت اچھی نہ تھی مگر کام اور پیسے کے معاملے میں قسمت نے ہمیشہ ساتھ دیا، وقت گزرتا گیا بیٹا بڑا ہو گیا ساتھ ساتھ انہیں نے گاڑیوں کا شور روم بنالیا اور پھر بیٹے ہارون کی شادی کی

وقت کیسے پنکھ لگا کر گزر گیا پتہ بھی نہ چلا، ماں باپ سے اک بار وہ اس عرصے میں ملے ان کی وفات ہو گئی پیچھے بہن بھائی اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے، ہارون کی شادی کے بعد اک رات دونوں میاں بیوی پارٹی سے واپس آرہے تھے ڈرنک کررکھی تھی گاڑی پر کنٹرول نہ رہا دونوں ہی انہیں چھوڑ کر چلے گئے مگر جاتے لئیق صاحب کو منسا دے گئے زندگی جینے کو بیٹے کا غم شدید تھا مگر بیٹے کی نشانی کے لئے جینا تھا ان کی زندگی کا واحد محور منسا کی ذات تھی منسا کی خوشی اس کی مسکراہٹ کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتے تھے، بزنس اچھا خاصا پھیلا ہوا تھا، منسا کے پاس دنیا کی ہر آرائش موجود تھی دادا کے پیار نے اسے لاڈلا بنا دیا تھا اور کچھ ضدی بھی ہر سال اپنی سالگرہ پر اسے کسی نہ کسی ملک جانا ہوتا، اس بار اسے شوق تھا پاکستان دیکھنے کا اس نے بہت سنا تھا بچپن میں دادا سے اور اپنی دوست عائشہ سے جس کے خاندان کا تعلق بھی پاکستان سے تھا وہ ہر سال چھٹیوں میں پاکستان جاتی اپنے کزنوں کے ساتھ گھومتی اور پھر وہاں کی یادیں منسا کو دیکھاتی اور سناتی، منسا کو بھی تجسّس تھا پاکستان کے خوبصورت پہاڑوں کو دیکھنے کا وہاں کی جگہیں جن کا عائشہ سے سنا تھا وہاں جانے کا، وہ پچھلے کچھ ماہ سے دادو سے کہہ رہی تھی، مگر انہیں نے انکار کر دیا وہ بیشک ان کا اپنا ملک تھا مگر کئی سال ہو گئے اپنے وطن لوٹے اب کیا کرتے

Posted On Kitab Nagri

جب کوئی اپنا تھا ہی نہیں بہنیں بھائیوں کی اولادیں بڑی ہو گئی تھی رابطے منقطع ہو گئے نہ جانے وہ ان زندہ بھی تھے کہ نہیں، ان کی آنکھوں میں نمی اکٹھی ہو گئ۔ ایک روزی روٹی کی تلاش نے ان کے سب اپنے ان سے چھین لیے۔ منسا اوپر جا چکی تھی جبکہ لئیق صاحب گرفتہ دل سے بایر ہلکی ہوتے بارش کو دیکھنے لگے ہارے پردیس تُو نے چھین لیا اپنوں کا ساتھ۔ ماں باپ بہن بھائی ایک تیری خاطر سب پیچھے چھوٹ گئے، ان کی آنکھیں اشک بار ہوا ٹھیں تھیں وہ بچپن کے دن ماں باپ کی محبت بہن بھائیوں کا پل میں لڑنا جھگڑنا، پل میں راضی ہو جانا پیار دوستو کی یاری، کسی کی یاد انہیں شدت سے ائی تھی، اسکول کے دن، کیسا ہو گا وہ کیا زندہ بھی تھا کہ نہیں؟ انہیں اپنا بچپنا کا جگری یاد یاد انے لگا،

ooo

پاکستان کی ہواؤں میں وہ قدم رکھ چکے تھے سالوں بیت گئے تھے انہیں یہاں سے گئے ہوں لئیق صاحب کی آنکھیں نم تھیں جہاز سے باہر آتے اسلام آباد ائیر پورٹ پر اترتے، کچھ دیر بعد ان سامان کلئیر کرواتے وہ باہر نکلے تو ہوٹل کی گاڑی آچکی تھی انہیں لینے ایک آدمی ہاتھ میں بوڈ لیے کھڑا تھا جس پر ویلکم ٹو پاکستان لکھا تھا ساتھ منسا ہارون لکھا تھا منسا مسکرائی، مسٹر رحمان؟ یا میم، منسا نے سر ہلایا میم ہوٹل کی طرف آپ کو پاکستان میں خوش آمدید کیا جاتا ہے، تھینکس، منسا کو ہوٹل کی طرف سے میل مل چکی تھی جس میں گاڑی کا نمبر، ڈرائیور کی آئی ڈی کارڈ، جس پر اس کا مکمل نام پتہ درج تھا اس

Posted On Kitab Nagri

کے علاوہ ساتھ ہدایت تھی کہ جیسے ہی گاڑی میں بھیجے اپنی لوکیشن ہوٹل کو سیٹ کر دی جائے، اس میں عائشہ نے اس کی مدد کر دی تھی اپنا پاکستان کا نمبر اسے استعمال کے لیے دے دیا تھا

منسا کو جگہ نئی ہونے کی وجہ سے نیند نہ آئی تھی رات بھر وہ صبح کی ہلکی روشنی پھیلتے ہی باہر نکل آئی بنا گرینڈ پا کو بتائے، بے بی پنک ٹریک سوٹ کے ساتھ وائٹ جوگر اور وائٹ ٹی شرٹ پہنے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے وہ کافی دور آگئی تھی رستے میں اسے اکا دکا لوگ ہی نظر آئے تھے وہ بھی شاہد اسی کی طرح سیاح تھے جو صبح کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے نکلنے تھے چلتے چلتے منسا کافی دور آچکی تھی خوبصورت مناظر کو کیپچر کرتے وہ مری کی خوبصورتی کو اپنے پاس یادوں کے طور پر محفوظ کر رہی تھی اونچے ڈھلوانی رستوں سے اترتے منسا اپنے دھیان میں جا رہی تھی تبھی اسے عجیب وغریب سے آوازیں سنائی دی منسا رکتے ارد گرد دیکھنے لگی دور دور تک کوئی زی روح نہ تم تھا، مگر وہ آوازیں ابھی بھی آرہی تھی منسا کے چہرے کے تاثرات بدلے اچانک خوف سا اسے آنے لگا وہ پلٹ کر واپس جاتی اسی پل کسی چیز نے جمپ کیا تھا اس پر، منسا چیختے اپنے جگہ سے اچھلی تھی فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا ، جبکہ اپنے سامنے بندر کو دیکھتے منسا چیختے بھاگی، اللہ خیر یہ کیا تھا؟ ذراف اور دمیر دونوں جوگنگ کر رہے تھے چونکتے رکے داماان ان سے کچھ وقفے پر آگے تھا ویسے بھی اس نے ہینڈ فری لگا رکھے تھے اسے آواز نہ سنائی دی یہ کسی لڑکی کی آواز ہے ذراف نے کہا تو دمیر نے تاسف سے اسے دیکھا جیسے اسے تو سمجھ نہ آئی تھی نسوانی آواز کی، دمیر جلدی سے بھاگا اس طرف تبھی کوئی اندھا دھن بھاگتے آ

Posted On Kitab Nagri

کر اس سے ٹکرایا تھا نسوانی وجود دمیر کے ساتھ ساتھ منسا دونوں ہی اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھے منسا کی چیخوں پر دمیر بوکھلا گیا جبکہ اس کے پیچھے آتا بندر چھلانگیں مارتا سڑک کے دوسری طرف چلا گیا تھا جبکہ ذراف بھی نہ سمجھی سے دیکھ رہا تھا یہ کیا تھا، دمیر نے فوراً منسا کو پیچھے کیا جو ابھی تک مسلسل چیخ رہی تھی دمیر چند قدم پیچھا ہوا تو ٹھٹکا، سرخی مائل سیب کی طرف کے سرخ رخسار شہد رنگ بال بھنویں، لمبی گھنی پلکیں، وہ سفید گلابی گڑیا جیسی لڑکی چھوٹے چھوٹے سرخ لب آنکھیں میچے وہ چیخ رہی تھی، دمیر بندر کو دیکھ کر پل میں سمجھ گیا تھا کہ کیا ہوا تھا زمین پر اس کا پڑا فون وہ یقیناً یہاں کی نہیں تھی،

.Nothing happened, relax

مگر منسا کو کہاں سنائی دے رہا تھا اس کا تو دھک دھک کرتا دل وہ اچھی خاصی ڈر گئی تھی بندر کے خود پر جمپ کرنے سے وہ تو بروقت منسا دیکھ چکی تھی ورنہ شاہد وہ اسے زخمی کر دیتا منسا کپکپا رہی تھی پہلے بندر پھر کسی سے ٹکرانا اسے لگا وہ بندر سے ٹکرائی تھی،

سٹاپ اٹ، دمیر اسے دوبار خاموش کرواچکا تھا مگر وہ آنکھیں بند کیے اپنا مشغلہ جاری رکھے تھے مجبوراً دمیر کو سختی سے کہنا پڑا، اب کہ بار منسا کی آواز کو بریک لگا مردانہ آواز پر مگر بھاری گھمبیر آواز پر وہ ڈر گئی ڈرتے ڈرتے آنکھوں کو کھولا تو سامنے ایک وجیہہ مگر سپاٹ چہرے والے شخص کو پایا جس کی گھورتی سرخ آنکھیں منسا اچھل کی دودھ ہوئی اور گرتے گرتے بچی، اس کی ہراساں نظریں پہلے بندر اب یہ شخص اس کی جان لینے کا ارادہ تھا کیا، آر یو او کے؟ ذراف نے اسے گھبرائے ڈرتے دیکھ پوچھا تو منسا

Posted On Kitab Nagri

ایک اور لڑکے کو دیکھتے چونکی منسا نے ڈری نظروں سے پیچھے دیکھا مگر بندر غائب تھا، وہ جا چکا ہے،

ذراف بھی دیکھ چکا تھا بندر کو اس لیے اسے ریلیکس کرنے کو بتایا، تھ۔۔ تھینکس

وہ ڈری گھبرائی آواز میں بولی

.You are a tourist

تم سیاح ہو؟ ذراف نے اسے پوچھا تو منسا نے گردن ہلائی،

You shouldn't walk around alone like this, monkeys might again

.harass you here

تم ایسے یہاں اکیلے مت گھومو بندر دوبارہ تمہیں ہراساں کر سکتے، ذراف نے اسے وارن کیا تو منسا کا

رنگ فق ہوا وہ ڈرتے اگر گرد دیکھنے لگی، چلیں؟ دمیر نے ایک نظر ذراف کو دیکھتے سنجیدگی سے کہا وہ

اور نہیں تک سکتا تھا ایسے، ذراف نے آنکھیں دکھائی وہ بیچاری ڈری ہوئی تھی اسے جانے کی پڑی تھی،

?Can I come with you

منسا نے اجازت چاہی، یا شور

دمیر آگے بڑھ چکا تھا ذراف نے جھکتے اس کا فون اٹھاتے منسا کو دیا، تھینکس، اٹس او کے،

دمیر ان سے کچھ قدم آگے تھا جبکہ منسا کی وجہ سے ذراف آہستگی سے چل رہا تھا،

?Is this your first time in Pakistan

Posted On Kitab Nagri

پہلی بار پاکستان آئی ہو؟

ذراف نے ایسے ہی خاموشی کو توڑتے پوچھا سرا سری سا،

Yes,

ہاں

Thank you guys for helping me, I was scared when the monkey suddenly jumped.

آپ لوگوں کا شکریہ میری مدد کرنے کے لیے میں ڈر گئی تھی جب اچانک بندر نے جمپ کیا تو،

They thought you had something to eat.

انہیں لگا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کی چیز ہے،

ذراف کی بات پر نسا نے چونکتے اپنے فون کے ساتھ لگے کی چین کو دیکھا جس میں تسبی کے دانوں کی طرف کے موٹے موٹے موتی تھے، منسا کے ہاتھ سے فون گرتے شاہد بندر اٹھا کے لے جاتا مگر اس کے چیخنے پر وہ بھی ڈر کر بھاگ گیا تھا،

Oh but thanks again for helping me guys.

او لیکن آپ لوگوں کا ایک بار پھر سے شکریہ میری مدد کے لیے،

Posted On Kitab Nagri

Now you are embarrassing me by saying thank you again and again.

It was our duty. Anyway, you are a guest of Pakistan, meaning all of .us

اب تم شرمندہ کر رہی ہو بار بار شکریہ کہتے یہ تو ہمارا فرض تھا تم پاکستان کی مہمان ہو مطلب ہم سب کی ،

منسا مسکرائی اس کی بات پر یہاں کے لوگوں کے بارے میں اس نے جتنا سنا تھا وہ واقعی اس سے بڑھ کر اچھے تھے، نہ جانے باہر لوگ اتنا نیگیٹو کیوں سوچتے پاکستان کے بارے میں، اس کے دادا جو کہتے تھے وہ سب سچ تھا اتنے ملنسار، محبت کرنے والے پر خلوص، مگر یہ اس کی ابھی کی سوچ تھی دو منٹ بعد جو بدلنے والی تھی، چلتے چلتے وہ لوگ رہائشی ایریا میں آ چکے تھے،

.From here you can go to your hotel

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ذراف نے مسکراتے رکتے کہا،

.But my hotel has arrived

منسا سامنے Fiora Hotel کی طرف اشارہ کرتے کہا تو ذراف چونکا،

Wow, what a coincidence, we are , mean our family is also staying at .the same hotel

Posted On Kitab Nagri

واہ کیا اتفاق ہے ہم لوگ، مطلب ہماری فیملی بھی اسی ہوٹل میں رکی ہے،

Oh great

دمیر نے دانت پیسے وہ کب سے ان کی پٹر پٹر سن رہا تھا، مبارک ہو ایک ہی ہوٹل ہے مجھے تو لگا تھا ساتھ جاؤ گے ہوٹل تک مگر مسلہ حل ہو گیا اب سبھی کو بلا کر ان کا تعارف بھی کروالو، دمیر نے ذراف کو گھورتے طنزیہ کہا، ذراف کچھ زیادہ بھی مہمان نواز بن رہا تھا اتنا اخلاق اس نے تو آج تک نہ دیکھا تھا، لہجے میں اتنی مٹھاس دمیر کو شوگر ہو جانی تھی دو منٹ اور رکتا تو مگر وہ اور فلرٹ کے لیے اسے اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا،

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ضرور مجھے خوشی ہوگی سب سے مل کر، منسا دمیر کو دیکھتے اُردو میں بولی تو ذراف کے ساتھ ساتھ دمیر بھی چونکا تھا ایک پل کو، اور پھر ذراف کا قہقہہ گونجا تھا مری کی فضا میں، اپنے بھائی کے مزاج سے تو وہ واقف تھا مگر ابھی جو ہوا تھا کمال تھا، جبکہ دمیر منسا کو ہی گھور رہا تھا سنجیدگی سے، تم اُردو بول سکتی ہو؟

یس میرے گرینڈ پاپا پاکستان سے ہیں،

او

اسلیے مجھے زیادہ نہیں تھوڑی تھوڑی اُردو آتی بٹ سمجھ ساری آتی، وہ دمیر کو جتاتے گھور کر بولی جو اسے ہی گھور رہا تھا، ذراف نے دونوں کے تاثرات دیکھتے اپنا قہقہہ کنٹرول کیا، جبکہ دمیر منسا پر ایک گھوری ڈالتے ذراف کو دیکھتے پلٹا واضح اشارہ تھا کہ آجائے، اب تو ہوٹل ایک ہی تھا اس لیے وہ پلٹ گیا،

He is so rude,

ہاہاہا

ذراف منسا کے کمپلینٹ پر ہنسا، وہ ایسے ہی ہیں، وہ تو دیکھ کر ہی پتہ چل رہا چہرے پر سنجیدگی تو ایسے طاری کررکھی جیسے پاکستان مسکرانے پر ٹیکس لگاتا ہو،

Posted On Kitab Nagri

ذراف کا قہقہہ ایک بار پھر گونجا تھا جبکہ اندر جاتے دمیر کے کانوں نے منسا کے اپنے بارے میں الفاظ صاف سنے تھے وہ بولی ہی اونچا تھی،

.By tha way I’m Zaraf

ذراف نے اب اپنا تعارف کروایا تھا، منسا مسکرائی،

Minsa, Minsa Haroon

منسا نے بھی اپنا تعارف کروایا،

اور کہاسے ہو تم؟ کینیڈا

اوتو تم کینیڈین ہو،

یس

مام ڈیڈ کے ساتھ آئی ہو؟

والدین کے ذکر پر منسا کا چہرا تاریک ہوا،

.Those people are not alive

ایم سوسوری ذراف کو شرمندگی اور دکھ دونوں ہوئے،

اٹس اوکے میرے گرینڈ پا میری فیملی ہیں، انہی کے ساتھ آئی ہوں، او، اوکے اللہ حافظ میرا روم آ گیا ہے،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ذراف کو اس پیاری سی لڑکی کے لیے دکھ ہوا تھا، اوکے اللہ حافظ، ذراف آگے بڑھ گیا کیونکہ اس کا کمرا دوسرے فلور پر تھا، جبکہ منسا اندر چلی گئی وہ ذراف کو دادا سے نہیں ملتا سکتی تھی وہ واپسی کی ٹکٹ کرانے میں پل نہ لگاتے کہ ان کی منسا کو یہاں نقصان پہنچا تھا، وہ ڈر جاتے فکر مند ہو جاتے،

ooo

آج اتنا لیٹ اٹھا میرا بچہ ؟ لئیق صاحب اٹھے چکے تھے منسا ریڈی ہوتے ان کے کمرے میں آئی تو وہ اسی کے انتظار میں تھے، وہ میں واک پر چلی گئی تھی، تو میرا بچہ مجھے بھی لے جاتا، مجھے لگا آپ سو رہے تھے بس پاس ہی گئی تھی، وہ دادا کے گلے میں لاڈ سے باہیں حمائل کرتی بولی تو انہیں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا، بہت بھوک لگی ہے ناشتہ کرتے، تو آڈر کرو، نہیں یہاں نہیں باہر چلتے دیکھیں کتنا پیارا موسم ہے دھوپ کتنی اچھی، تو چلو چلتے وہ اپنی اسٹک پکڑتے اٹھے، روم لاک کرتے وہ لوگ باہر آ گئے، منسا ناشتہ آڈر کرنے کے لیے مینو چیک کرنے لگی تھی تبھی لئیق صاحب چونکہ یہ آواز---یہ آواز اتنی جانی پہچانی کیوں تھی ؟ کیا وہ سچ میں وہی تھا؟ انہیں نے گردن موڑتے دیکھنا چاہا مگر اس کی پشت تھی اس طرف، کیا ہوا گرینڈ پا؟ منسا نے انہیں کچھ تلاش کرتے پایا تو پوچھا، مجھے لگا میں نے اپنے بچپن کے دوست انیق کی اواز سنی ہے،

ریلی؟ ہاں

Posted On Kitab Nagri

منسا کو بھی ان سے ملنے کا تجسّس تھا جن کے بارے میں اتنی باتیں سن رکھی تھیں، کہاں ہیں وہ؟ منسا نے بے تابی سے پوچھا تو لئیق صاحب ادر گرد دیکھنے لگے، جہاں ایک فیملی بیٹھی تھی کسی بات پر وہ سب ہنس رہے تھے، لئیق صاحب چونک اٹھے کیا وہی تھا ان کے بچپن کا دوست، بچپن کی کئی یادیں ان کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگی تھی وہ بچپن کے دن کچے گھر جن کی چار دیواری نہیں تھی سامنے کھیتوں میں لہلہاتے فصلیں، کنویں کے ٹھنڈے پانی میں نہانا مل کر شرارتیں کرنا وہ کھو سے گئے تھے، گرینڈ پا کیا ہوا کہاں گم ہو گئے؟ منسا کی آواز پر لئیق صاحب یادوں کی بھول بھلیاں سے نکلے، انیق انکل کو یاد کرنے لگے؟ جبکہ انیق صاحب چونکے تھے اپنے نام کی پکار پر، ہاں بچے مگر شاہد یہ میرا وہم تھا پتہ نہیں وہ اب اس دنیا میں بھی ہو گا یا وہ خاموش ہوئے دکھ سے، چہرے پر رنجیدگی طاری ہوئی، اتنی جلدی نہیں مرنے والا میں، اچانک ابھرتی آواز پر لئیق صاحب نے گردن موڑی سامنے انیق صاحب کھڑے تھے، دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے کو دیکھتے خوشی سے نم تھیں کئی سال گزر چکے تھے وقت جیسے رک گیا دو بچھڑے دوست آمنے سامنے تھے، منسا بھی انیق صاحب کو دیکھتے اٹھ گئی تھی بچن سے وہ گرینڈ پا اور ان کے دوست کے بچن کے قصے سنتی آئی تھی، ان کی شرارتیں اماں سے مار کھانا، اماں سے مار کھانے کے بعد ایک دوسرے کے گھر رہنا، ملے گا نہیں؟ انیق صاحب نے نم آنکھوں سے مسکراتے کہا تو لئیق صاحب اٹھے، وہ دوست نہیں بھائی تھے سارے حیرت اور خوشی سے انہیں دیکھ رہے تھے، جیسے منسا نے بچپن سے انیق صاحب کا سن رکھا تھا ویسے ہی عامر صاحب اور عاطر صاحب

Posted On Kitab Nagri

کے ساتھ ساتھ دمیر لوگوں نے بھی ویسے ہی لئیق صاحب کے بچپن کے قصے سن رکھے تھے، تم نے تو قسم کھالی تھی جیسے واپس نہ آنے کی مجھے تو لگا تھا اب کبھی اس زندگی میں مل نہ سکے گے، بڑے گلے شکوے تھے مجھے تم سے سوچتا تھا جب تم سے ملو گا خوب سارا لڑو گا کہ مجھے بھائی کہنے والا مجھے بھول ہی گیا ولایت جاتے کبھی بھائی کی خبر نہ لی بڑا آدمی جو بن گیا ہو گا، لئیق صاحب نم آنکھوں سے ہنسے تُو مجھے ایسا سمجھتا تھا؟ زندگی نہ جانے کہاں سے کہاں لے گئی روزی روٹی کی تلاش میں سب چھوٹ گیا اماں ابا چلے گئے، آیا تھا ایک بار میں پاکستان اماں ابا کی وفات پر مگر تمہیں نہ ڈھونڈ سکا تم شہر چلے گئے وہ گھر وہ گاؤں چھوٹ گیا، وہ اپنی باتوں میں باقی سبھی کو فراموش کر چکے تھے، ذراف تو منسا کو دیکھتے پہلے حیران ہوا پھر مسکرا دیا جبکہ دمیر بھی چونکا تھا اور پھر اس کی بگاہ ذراف پر پڑی اسی پل منسا کی نگاہ بھی اس طرف اٹھی دونوں کی نگاہ ملی تو منسا چونکی اس اتفاق پر، دمیر اور ذراف کو دیکھتے پہلے تو منسا چونکی پھر اسے صبح کا واقع یاد آیا واٹ آ Coincidence ذراف منسا کو دیکھتے مسکراتے بولا تو اب کی بار لئیق صاحب اور انیق صاحب بھی چونکے تھے، منسا کی مسکراہٹ غائب ہوئی اس نے جلدی سے ذراف کو اشارہ کیا اس کے آنکھوں کے اشارے کو ذراف کے ساتھ ساتھ دمیر بھی دیکھ چکا تھا اس کے تاثرات بدلے تھے، سبھی نہ سمجھی سے انہیں دیکھ رہے تھے، تم دونوں جانتے ہو ایک دوسرے کو؟ لئیق صاحب نے منسا سے پوچھا جی انکل صبح واک پر ملے تھے، منسا کی جگہ ذراف نے جواب دیا، او انیق یہ میری پوتی منسا ہے، میری کل کائنات وہ منسا کو اپنے بازو کے حصار میں لیتے بولے، ماشاءاللہ اسلام وَعلیکم انکل انکل

Posted On Kitab Nagri

نہیں دادا جان کہو تمہارے دادا کا دوست ہوں، منسا مسکرائی، اور منسا بچے کے والدین؟ لئیق صاحب نے گہرا اسانس بھرا، ہارون اور اس کی بیوی ایک کار حادثے میں بہت سال پہلے ہمیں چھوڑ گئے،

اِنّاللِہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ

انیق صاحب کو دکھ ہوا، تم سناؤ اپنے بچوں کا بھابھی کا، بھابھی تمہاری تو اللہ کو پیاری ہو گئی پانچ سال ہونے کو آئے باقی بچے یہی سب آؤ تمہیں ملاؤ سب سے، یہ میرا بڑا بیٹا عامر اسلام وَعلیکم چچا جی وعلیکم السلام دل کو سکون مل گیا کسی نے اتنی اپنائیت اور خلوص سے چچا کہا تو یہ کان ترس گئے تھے ان رشتوں کے لیے پرائے دیس کون اتنی محبت اپنائیت دکھاتا ہے، یہ تو ہے، یہ عامر سے چھوٹا عاطر ہے، یہ بڑی بہو درخشندہ، یہ عاطر کی بیوی چھوٹی بہو رافعہ، یہ عامر کا بڑا بیٹا دمیر ماشاءاللہ اسلام وَعلیکم وعلیکم السلام بچے وہ ان سے بغلگیر ہوا، ماشاءاللہ بچے بڑے ہو گئے، گبرو جوان اپنا زمانہ یاد آگیا یہ داماں دمیر سے چھوٹا، اس سے چھوٹی دشا،

اور یہ ذراف عاطر کا بیٹا، اور یہ زرمین باری باری سب ملے تھے، اور یہ میری اکلوتی پوتی منسا ہارون، لئیق صاحب نے منسا کا سب سے تعارف کروایا، اور چچا جی کب آئے پاکستان؟ دو دن ہو گئے منسا کو پاکستان دیکھنے کا بہت شوق تھا اس بار ضد کرتے منا لیا، تو منسا بچی تمہیں لائی ہے پاکستان ورنہ تم نہ آتے؟ انیق صاحب خفا ہوئے، بس یار کام کاج میں ایسا مصروف ہوا کہ آنے ہی نہ ہوا، پھر یہاں بھی سب اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے آجکل کے دور میں وقت کہاں ہے کسی کے پاس، لطیف بھائی صاحب کی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وفات ہو گئی اس کے بچوں کا کوئی رابطہ نہیں، آصفہ چھوٹی بہن چار سال پہلے ملے تھے لندن چلے گئے ہیں بیٹوں کے ساتھ دو بیٹے ہیں ان کے سارے لندن ہی ہوتے کبھی کبھی رابطہ ہوتا باقی اب پہلے جیسی وہ چاہ کہاں وہ ہمارے وقت جیسا خلوص محبت اپنا پن، وہ آبدیدہ ہو گئے، چھوڑ بتا کب تک ہے پاکستان؟ دو ہفتے، بھول جا اب آیا ہے میں تجھے نہیں جانے دوں گا، انیق صاحب نے حق جتاتے کہا تو لئیا ہنسا، ارے دشا زرمین ویسے تو بہت بولتی ہو اب بہن آئی ہے تو اس سے باتیں کرو اسے ساتھ لے کر گھماؤ مری، منسا مسکرائی، دشا رائٹ؟ یس اور زرمین؟ منسا نے دونوں کو دیکھتے مسکراتے تصدیق کی، آپ کی اُردو اتنی اچھی کیسے ہیں دشا نے حیرت سے کہا تو وہ ہنسی، کچھ گرینڈ پا کی وجہ سے اور کچھ عائشہ کی وجہ سے، عائشہ؟ میری فرینڈ ہے پاکستان لاہور سے ہے وہ، او اسلیے، سبھی نے مل کر ناشتہ کیا دمیر اٹھ گیا تھا اسے فون کرنا تھا ایک ضروری، جبکہ ذراف اور منسا کسی بات پر ہنس رہے تھے، رافعہ کے چہرے پر مسکراہٹ کھلی انہیں دیکھتے کتنی پیاری گڑیا جیسی لڑکی تھی، ابھی ملے ایک گھنٹہ نہ ہوا تھا اور وہ کیا کیا سوچنے لگی تھیں ماں جو تھیں، دمیر کی فون پر بات کرتے نگاہ گئی تھی دونوں پر جبکہ وہ چاروں پانچویں ہنس رہے تھے، ذراف منسا کا صبح والا قصہ سنا تھا جس پر سبھی کا ایسا ری ایکشن تھا، منسا ہنستے مڑی تو دمیر اور منسا کی نگاہ ٹکرائی جبکہ اس کے دیکھنے پر دمیر نظریں موڑتے خود بھی پلٹ گیا فون پر بات کرتے، اکڑو منسا نے منہ بناتے کہا،

Posted On Kitab Nagri

کچھ کہا؟ دشا کو سرگوشی سنائی دی، نہیں وہ کہتے مسکرائی، اور پھر وہ سارا دن دشا اور زرمین کے ساتھ رہی ان کی ابھی دوستی ہو گئی تھی، جبکہ لئیق صاحب اور انیق صاحب نہ جانے کون کون سے قصے چھیڑے بیٹھے تھے، میں کچھ نہیں سنتے والا تم اور منسا بیٹی ہمارے ساتھ گھر چل رہے ہو، انیق صاحب لوگوں نے تین دن ہی رکنا تھا سب کے اپنے اپنے کام تھے، وہ لئیق صاحب سے صاف الفاظ میں کہہ چکے تھے کہ وہ کل چلیں گے ان کے ساتھ. جی چچا جی ابا حضور ٹھیک کہہ رہے آپ ہمارے ساتھ چل رہے ہمارے ہوتے آپ ہوٹل میں رکیں ہمیں یہ منظور نہیں، لئیق صاحب کے پاس اب انکار کی گنجائش نہ تھی سبھی اتنی محبت سے کہہ رہے تھے، منسا آپی آپ ہمارے چلیں ہم آپ کو اپنا شہر گھمائیں گی سارا، زرمین نے مسکراتے کہا تو منسا مسکرائی ان میں عمر کا زیارہ فرق نہ تھا ایک ڈیڑھ سال کا ہی فرق تھا مگر وہ احتراماً اسے آپی کہنے لگی تھی منسا کو بھی اچھا لگ رہا تھا ان کا اتنا کیوٹ آپی کہنا وہ غصہ ہونے کے بجائے خوش ہو رہی تھی، کیا ہوا کیا سوچا جا رہا ہے؟ ذراف نے منسا کو اکیلے کچھ سوچتے دیکھ پوچھا تو اس نے نفی کی، اک بات پوچھو؟ منسا کی نگاہ نیچے لان میں پڑی تو پوچھ بیٹھی، ہوں ذراف نے چپس کھاتے اجازت دی، سبھی اتنے نائس ہیں مگر یہ تمہارا بھائی کیوں اتنا ایروگینٹ ہے اکڑو سا ہٹلر ٹائپ، جبکہ ذراف جو بڑے غور سے سن رہا تھا کہ شاہد اسے کوئی اہم بات جاننا تھی منسا کے الفاظ پر اپنا قہقہہ کنٹرول نہ کر سکا، اس کے قہقہے پر تو ایک پل کو منسا بھی ڈر گئی، ذراف سے اپنی ہنسی کنٹرول نہ ہو رہی تھی، ایروگنٹ تو نہیں مگر اکڑو ہٹلر ٹائپ کہہ سکتی ہو، پولیس والا ہے نہ ذراف مسکراتے دباتے بولا،

Posted On Kitab Nagri

?You mean that , is your brother in the police

ہاں ذراف نے سر ہلایا،

او منسا نے اوکو لمبا کھینچا دمیر کو دیکھتے تبھی وہ، منسا کچھ کہتے کہتے رکی،

بہت مزہ آنے والا ہے ابھی دشا کی آواز سنائی دی تھی انہیں وہ خوشی سے چہکتے اسی طرف آرہی تھی،

کیا ہوا؟ اتنے دانت کیوں نکل رہے تم لوگوں کے ذراف نے دونوں کو دیکھتے پوچھا منسا آپی لوگ کل ہمارے ساتھ جا رہے،

ریلی؟ منسا نے حیرت سے پوچھا،

یس ابھی داداجان کہہ رہے تھے کہ آپ کل ہمارے ساتھ جا رہی ہو، گرینڈپا کیا ہم داداجان کے ساتھ جارہے ؟ انیق صاحب کے کہنے پر وہ بھی ابھی سب کی دیکھا دیکھی انہیں داداجان کہہ رہی تھی، ہاں بچے، انہوں نے اتنے خلوص سے کہا ہے انکار اچھا نہیں لگتا، ہماری تو پندرہ دن کی بکنگ تھی، بچے اس کی آپ فکر نہ کرو دمیر دیکھ لے گا انیق صاحب کمرے میں داخل ہوتے بولے وہ منسا کی بات سن چکے تھے

،

داداجان گرینڈپا بتاتے ایک بار آپ کی امی نے آپ کو گھر سے نکال دیا تھا،

منسا نے پرانا قصہ چھیڑا تو انیق صاحب ہنسے، کیوں اپنا نہیں بتایا؟ انہوں نے لئیق صاحب کو دیکھتے کہا تو وہ ہنسنے لگے، وہ بھی بتا رکھا ہے، چلو پہلے اپنے والا سناتا ہوں پھر تمہارے گرینڈپا کا بھی سناؤ گا، منسا کو

Posted On Kitab Nagri

ایکسائٹمنٹ ہونے لگی سننے کے لیے تبھی دشا اور زرمین بھی آگئیں، میں نے چھوٹا سا کتا لایا تھا گھر جو اماں کے دھلے دھلائے برتن گندے کر گیا جھوٹا کرتے بس پھر کیا تھا اماں کا جوتا اور میں، ان کی بات پر سبھی ہنسنے لگے تھے، وہ ایسے ہی چھوٹے چھوٹے پرانے واقعات سناتے آبدیدہ ہونے لگے ماں باپ کو چھڑے سالوں گزر گئے تھے، بچے آپ اپنی پیکنگ کر لینا ان شاء اللہ کل دن کو ہم لوگ نکلے گے، منسا نے گرینڈ پا کو دیکھا تو انہیں نے سر ہلایا، تو منسا نے بھی ہاں کہہ دی، اور پھر منسا کی مدد دشا اور زرمین نے کی پیکنگ میں، رات کا ڈنر بھی سبھی نے اکٹھے کیا تھا، رات گئے تک وہ لوگ بیٹھے پرانی یادوں کو تازہ کرتے سبھی کو ہنساتے رہے،

پلیز ہلپ می

دمیر کے قدم رکے تھے یہ اس کا وہم نہیں تھا بلکہ سب میں کوئی نسوانی آواز مدد کے لیے پکار رہی تھی اس نے کانوں سے ہینڈ فری اتارے آواز قریب سے آرہی تھی مطلب جو بھی تھی اس کے قریب تھی مگر نظر کیوں نہیں آرہی تھی اس وقت اتنی صبح وہ بھی ایسے پہاڑوں میں جنگل میں؟ وہ چونکا، اسنے کان لگائے آواز دوبارہ آئی تھی کوئی لڑکی تھی وہ آواز سے سمجھ گیا مگر آواز آ کہاں سے رہی تھی؟ مسلہ یہ تھا قریب ہونے کے باجود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا آواز گھوم کر آتی تو سمجھ نہیں آرہی تھی، دمیر نے گھوم کر ادر گرد دیکھا اور پھر اس کے قدم آگے بڑھے یہ آواز سڑک کے کنارے کھائی کی طرف سے

Posted On Kitab Nagri

آرہی تھی وہ کنارے پر جاتے جھکا تو نیچے چیڑ کے درخت کے تنے کو تھامے کوئی نیچے لٹک رہی تھی

دمیر کی آنکھیں حیرت سے کھلیں کون تھی یہ اور یہاں کیسے پہنچی؟

پلیز ہلپ می وہ دوبارہ چیخی، دمیر نے احتیاط سے نیچے دیکھتے پاؤں پتھر پر رکھا پھنس جانے کا خطرہ تھا مگر وہ اسے ایسے چھوڑ نہیں سکتا تھا، وہ شاہد رونے لگی تھی اپنی موت کو آنکھو کے سامنے دیکھتے، کوئی اس کی مدد کو نہیں آئے گا منسا سمجھ گئی تھی اس کے نازک ہاتھوں میں درد ہونے لگا تھا شدید کسی بھی وقت اس کے ہاتھ چھوٹ سکتے تھے اور وہ جانتی تھی جیسے ہی ہاتھ چھوٹے وہ سیدھی نیچے جائے گی کھائیوں میں اور اس کے جسم کے ٹکڑے بھی نہیں ملے گے،

اللہ پلیز سیو می

Don't scream

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنے قریب سے ابھرتی بھاری مردانہ آواز پر منسا کا ہاتھ چھوٹا تھا اس کی چیخ پہاڑوں میں گونجی مگر اس سے پہلے دمیر اس کی کلائی اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا، منسا آنکھیں میچے چیخ رہی تھی دمیر نے اپنی پوری قوت لگا کر اسے ایک ہاتھ سے اوپر کھینچ لیا جبکے دوسرے ہاتھ سے چیڑ کے درخت کو تھام رکھا تھا، ڈھلوان تھی کسی چیز کا سہارا ضروری تھا، دمیر نے پاؤں اٹھاتے دوسرے ہاتھ سے منسا کو کمر سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا تھا وہ محترمہ تو صرف چیخنے میں مصروف تھی یا خیالوں میں وہ جنت میں پہنچ چکی تھی،

Posted On Kitab Nagri

منسا سیدھے آتے دمیر کے سینے سے لگی،

دمیر نے اس کے گرد بازو کو فولڈ کرتے احتیاط سے پیچھے ہوا،

منسا اس کے سینے میں منہ چھپائے چیخیں مار رہی تھی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

جبکہ دمیر چونک اٹھا تھا منسا کو دیکھتے وہ اتنی صبح وہاں وہ بھی ایسے ؟ منسا؟ اس کے لبوں سے بے اختیار نکلا تواب کی بار منسا بھی چونکتے حواس کی دنیا میں آئی اپنے قریب سے ابھرتی اپنی نام کی پکار پر، اس نے بناء الگ ہوئے چہرا اٹھایا تو اپنے سامنے کسی اپنے کو پاتے اس کا سانس بحال ہوا، اپ اس کا سپیڈ پڑا رنگ بحال ہوا جیسے خون کسی نے کھینچ لیا ہو،

جبکہ دمیر اسے خود سے الگ کرتے چند قدم پیچھے ہٹا، تمہیں خودکشی کرنے کے لیے پاکستان ہی ملا تھا وہی کر لیتی، وہ طنزیہ بولا تو منسا کا منہ کھلا، کیا مطلب آپ کا؟ میں کیوں کرنے لگی خودکشی وہ اس کی بے تکی بات کا مطلب سمجھی نہ تھی، کیوں کہ تمہاری حرکتیں ایسی ہیں یہ دوسری بار ہے پاکستان پر سیاح کی موت کا ٹیگ لگوانے سے بہتر تھا اپنا شوق اپنے ملک میں پورا کر لیتی، یہ کیا کہہ رہے آپ میں کیوں کرنے لگی خودکشی یہ ایک ایکسڈنٹ تھا بجائے پوچھنے کہ آپ مجھے سنا رہے ہے، میرا پاؤں پھسل گیا تھا، منسا نے وضاحت دی تم ٹھیک ہو ؟ اب اسے احساس ہوا تھا منسا کی بات سنتے، منسا نے سر ہلایا، تم یہاں کیا کر رہی تھی؟ دمیر سمجھ تو گیا تھا اس لیے کچھ سختی سے بولا تو منسا کی آنکھوں میں نمی کٹھی ہوئی اس کی سخت آواز پر وو۔۔۔وہ وہ انگلیاں پٹختے میمنائی

یقیناً آج بھی تم گرینڈپا کو بناء بتائے باہر آئی تھی ؟ اس کے ٹھیک اندازے پر منسا کا سر ہل گیا، دمیر نے لب بھینچے،

پپ۔۔۔پلیز گرینڈپا کو نہیں بتانا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دمیر نے اسے سنجیدگی سے دیکھا تو منسا نظریں جھکا گئی، بلو اور پنگ ٹریک سوٹ میں بالوں کی پونی بنائے پاؤں میں جوگر اس کا سفید سہنری چمکتا رنگ پنک لب سہنری چمکتا آنکھیں دمیر بناء کچھ کہے آگے بڑھا

تھینکس

منسا اسے بڑھتے دیکھ جلدی سے بولی، تو دمیر کے قدم رکے، ہر زور کسی کا کسی کا شکریہ ادا کرنے سے بہتر ہے تم ایسی حرکتیں نہ کیا کرو جس سے مشکل میں پڑو، دمیر پلٹتے اسے دیکھتے سنجیدگی سے بولا تو منسا کا چہرا سرخ ہوا،

وہ طنز کر رہا تھا، ان مینرز ہارٹ لیس ہٹلر، وہ مرتے مرتے بچی تھی اور وہ طنز کر رہا تھا منسا کو رونا آ گیا تو اسے وہ دل میں کئی ناموں سے نوازتی بولی تھی، جبکہ دمیر چلا گیا پیچھے وہ نم آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھور رہی تھی دور جاتے دیکھتے، پھر یاد آیا وہ لیٹ ہو رہی انہیں آج انہی کے ساتھ جانا تھا، کچھ دیر میں انہیں نکلنا بھی تھا وہ ہاتھ جھاڑتے اس کے پیچھے چل دی، ان تین دنوں میں سبھی نے اکٹھے بہت گھوما تھا، منسا کی ذارف سے بہت اچھی دوستی ہو چکی تھی. اخری دن ہونے کی وجہ سے وہ پھر بنا بتائے نکل ائی تھی اور یہاں اتے مشکل میں پھنس گئ،

کھانا کھا کر نکلتے تب تک سبھی سامان گاڑیوں میں رکھوا دو، جی دمیر نے سر ہلایا باپ کی بات پر،

Posted On Kitab Nagri

گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں تھی تم انسا بتاؤ پاکستان کیسا لگا پھر ذراف نے گردن مڑتے اسے پوچھا تو منسا جو باہر کے گزرتے مناظر دیکھ رہی تھی چونکتے مڑی اور مسکرائی بہت پیارا، اور یہاں کے لوگ؟ وہ شرارت سے اسے دیکھتے بولا تو منسا کی بے احتیار نظر گاڑی کے فرنٹ مرر پر گئی اسی پل دمیر نے بھی دیکھا تھا دونوں کی نگاہ ملی، ہٹلر کھڑوس وہ نگاہ ہٹاتے بولی تو ذراف کا قہقہہ لگا تھا، دشا اور زرمین حیرت سے دیکھنے لگی وہی دمیر کا پاؤں بریک پر پڑا تھا، اچانک بریک لگنے سے سبھی اپنی اپنی جگہ سے اچھلے تھے ، او بھائی مارنے کا ارادہ ہے ذراف کا سر لگا تھا سامنے جبکہ منسا اور زرمین کا دمیر اور ذراف کی سیٹ سے جبکہ دشا درمیان میں بیٹھی تھی اس کی بچت ہو گئی، اللہ خیر بھائی یہ کیا تھا دشا کا دل حلق میں آ گیا تھا، تم لوگ ٹھیک ہو؟ ذراف نے فوراً پیچھے مڑتے پوچھا، دمیر نے کبھی ایسی لاپرواہی کی تو نہ تھی پھر منسا آر یو اوکے؟ ذراف نے منسا کو ماتھا مسلتے دیکھتے فکرمندی سے پوچھا تھا، تو وہ سر ہلا گئی، یہ کون سا طریقہ ہے یوٹرن لینے کا اپنے ساتھ ساتھ تم جیسے لوگوں کی وجہ سے دوسرے بھی مرتے دمیر شیشہ نیچے کرتے باہر سر نکالتے غصے سے گرجا تھا ان چاروں نے حیرت سے دیکھا تو سمجھ آئی دمیر کی غلطی نہ تھی سامنے سے اچانک موٹر سائیکل والے سے کراس کرنا چاہا تھا جسے بچانے کے چکر میں یہ ہوا تھا، منسا ایسے دمیر کے گرجنے پر ڈر گئی تھی، سوری سر وہ بائک والا شرمندگی سے بولا وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ غلطی اس کی

Posted On Kitab Nagri

تھی، ویسے بھی دمیر کی سرخ آنکھیں دیکھے وہ ڈر گیا تھا، فوراً اپنی غلطی تسلیم کرتے معذرت کر گیا، ابھی اچھا خاصہ بڑا ایکسیڈنٹ ہو جاتا تھا، زرمین گڑیا آپ ٹھیک ہو؟ دمیر نے مڑ کر میں دیکھتے بہن کو پوچھا جی بھائی اسے سر پر اچھی خاصی لگی تھی مگر وہ بے نام سا مسکرانے کی کوشش کرتی بولی، زرمین تمہیں بھی لگی؟ جی بھائی ذراف نے پریشان ہوتے بہن سے پوچھا تو اس نے سر ہلایا، سوری بائک کی وجہ سے مجھے بریک لگانا پڑی دمیر نے اب بھی منسا سے نہ پوچھا تھا منسا کو نہ جانے کیوں اچھا نہ لگا وہ منہ پھیرتے باہر دیکھنے لگی، اگر زیادہ لگی ہے تو ہاسپٹل چلیں؟ دمیر نے مڑ کر میں منسا کو دیکھتے کہا جو باہر دیکھ رہی تھی گاڑی میں خاموشی چھا گئی تھی وہ فکر مند ہوا شاہد اسے سخت لگی تھی مگر کیسے پوچھتا؟ اسلیے بنا واضح کرتے کہا تو زرمین نے نفی کی، نہیں بھائی منسا آپی آپ ٹھیک ہو؟ ہوں منسا کو لگا اس نے اپنی بہن سے پوچھا تھا صرف،

ویسے منسا ہماری بات تو وہی رہ گئی تم بتاؤ تمہیں پاکستان کے لوگ ہٹلر کھڑوس کیوں لگے؟ ذراف مسکراہٹ دباتے پھر موضوع چھیڑ گیا، منسا سٹپٹائی وہ بے اختیاری میں کہہ تو چکی تھی مگر نہیں جانتی تھی سامنے ذراف تھا، بال کی کھال نکالنے والا جانتے بھی انجان بننے والا

ہٹلر نے پہلے تو بریک لگائی تھی اس بار گاڑی سے ہی باہر پھینکے گا وہ سوچ کر رہ گئی نہیں سبھی نہیں باقی سب اچھے، مطلب کچھ لوگوں کو چھوڑتے؟ ذراف نے تصدیق کی،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تو منسا نے گھبراتے مڑ کر میں دیکھا مگر دمیر سامنے دیکھتے ڈرائیونگ کر رہا تھا چہرے پر سنجیدگی تھی ہر وقت رہنے والی، مم میں نے ایسا نہیں کہا وہ روہانسی ہو گئی تو ذراف کو جیسے ترس آیا، یہاں کے لوگ بہت محبت کرنے والے ملنسار اور نرم ہیں باہر سے جتنے بھی سخت سنجیدہ کھڑوس نظر آئیں اندر سے اتنے نرم اور اچھے دل کے ہیں ذراف دمیر کو دیکھتے بولا تو دمیر نے ایک نگاہ اسے دیکھا تھا وہ سمجھ رہا تھا سب ذراف کی شرارتیں، ذراف فوراً نگاہیں گھماتے منسا کو دیکھنے لگا، باقی تم دیکھ ہی لوگی یہاں کے لوگ کتنے اچھے محبت پسند اور ہینڈسم ہیں وہ آخر میں اپنا کالر ٹھیک کرتے بولا تو منسا اس کی بات سنتے سمجھتے ہنسنے لگی دمیر کی مڑ کر میں سے نگاہ اس پر گئی تو وہ ہنستے بہت کیوٹ لگ رہی تھی دمیر نظریں پھیر گیا،

بھائی اور کتنا سفر رہ گیا ہے؟ دشا نے منہ بناتے بھائی سے پوچھا، آدھا گھنٹہ ہے مزید ابھی، کب ختم ہو گا مجھے بھوک لگی ہے،

تو رک جاتے پہلے کچھ کھا لیتے ویسے بھی شام ہونے لگی ہے، گڈ آئیڈیا بھائی، دمیر بھائی آپ گاڑی سائیڈ پر لگائیں کہیں ریسٹورینٹ دیکھتے میں داماں لوگوں کو کال کرتے بتاتا ہوں، اوکے دمیر ادر گرد دیکھتے لگا داماں ہم لوگ رک رہے دشا لوگوں کو بھوک لگی تو تم لوگ بھی رک جاؤ، اوکے کون سے ہوٹل میں؟ میں تکتے میسج کرتے بتایا ہوں، اوکے دمیر گاڑی ریسٹوڈنٹ کے پارکنگ ایریا میں روک چکا تھا، دمان کو میسج کر دیا،

Posted On Kitab Nagri

منسا آپی کیا کھانا پسند کرو گی ؟ دشا نے اسے پوچھا، فاسٹ فوڈ تو بہت کھایا ہو گا آپ نے پاکستانی کچھ کھلاتے زرمین نے آئیڈیا دیا، ہاں تو منسا کیا کھاؤ گی میانوالی کا مشہور دیسی گھی والا بیف پلاؤ، کٹوا گوشت دریائے سندھ کی مچھلی مٹن سجی چپلی کباب، رومالی روٹی، تندوری چکن کوفتے ۔۔۔ وہ پڑھ رہا تھا جبکہ منسا نہ سمجھی سے اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے ذراف پاگل ہو، جو تم کہہ رہے ہو کیا وہ اسے سمجھ بھی آرہا ہے ؟ دمیر نے ذراف کو دیکھتے پوچھا تو ذراف چونکا تمہیں سمجھ نہیں آئی ؟ وہ حیرت سے بولا اسے اُردو آتی اس کا یہ مطلب نہیں وہ کہاں سے کھانوں کو بھی جانتی، تھوڑا عقل استعمال بھی کر دیا کرو، نہ وہ یہاں کے تیز مصالحہ جات کھا پائے گی دمیر نے کہتے اس سے مینو چیک لی اووو ذراف کو تو اب یاد آیا تھا وہ بھلا کیسے کھا پائے گی اتنے تیز مصالحہ جات والی چیزیں، سوری ڈیئر مجھے دھیان ہی نہ رہا، اٹس اوکے مجھے برہانی چکن اور کچھ کچھ کھانوں کا پتہ ہے جو میں نے کھائے ہیں وہاں بھی، بیف پلاؤ لے آؤ اور ایک فل چکن مکھنی ہانڈی اور فل مٹن ہانڈی مگر مرچیں نارمل ہوں باقی تم سب اپنا اپنا بتادو کیا کھاؤ گے، دمیر نے منسا کا آڈر خود دیا تھا، وہ لوگ اپنا آڈر بتانے لگے تھے اسی وقت دامان لوگ بھی آ گئے تھے پھر انہوں نے آڈر دیا تھا، قریب آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد کھانا سرو کر دیا گیا تھا، تب تک دشا لوگ منسا کو لے جاتے ہوٹل میں تصویریں بنانے لگی تھیں کیونکہ ایک دیوار کو اسپیشلی پکچر پوائنٹ بنایا گیا تھا ، کھانے کے بعد وہ لوگ وہاں سے نکلے تھے، رات ہو چکی تھی جب وہ لوگ گھر پہنچے تو، وہ لوگ گھر پہنچے تو تھکاوٹ تو کافی ہو چکی تھی سفر کی مگر منسا کو سامنے روشنی میں نہایا نیازی ہاؤس بہت پسند آیا تھا مین

Posted On Kitab Nagri

گیٹ سے انٹر ہوتے لان تھا جس میں خوبصورت پودے لگے تھے جبکہ ایک چار دیواری کے اندر جو الگ الگ پورشن تھے دو دو منزلہ ایک نقشے پر بنے دونوں گھر منسا کو بہت اچھے لگے تھے، دونوں جو ملانے کے لیے درمیان میں راہداری بنی ہوئی تھی، درخشندہ بیگم نے بیگ سے کیز نکالتے دروازہ کھولا تھا باہر روشنی تھی مگر اندر اندھیرا تھا، انہوں نے ہاتھ مارتے ساری لائیٹس آن کی تھیں،

رافعہ عاطر بیٹھو میں صغریٰ جو بلاتی ہوں آکر چائے بنائے سبھی کے لئے درخشندہ بیگم کہتے کچن میں چلی گئی دمان اور ذراف سبھی کا سامان لے آئے تھے، سبھی صوفوں ہر بیٹھ گئے، ماشاءاللہ بہت پیارا گھر بنایا ہے انیق، یہ ہماری چھوٹی سی جنت ہے یہ حصہ عامر کا ہے جبکہ ساتھ والا عاطر کا، بہت اچھا کیا، ایک دوسرے کی طرف آنے جانے کے لیے درمیاں میں رستہ ہے، انیق صاحب دوست کو بتاتے لگے تھے ، اسلام وٗعلیکم، صغریٰ نے آتے سبھی کو اسلام کیا، مگر نیچے چہرے دیکھتے رکی، صغریٰ خالہ یہ دادا جان کے دوست لئیق دادا جان ہیں اور یہ منسا آپی، اسلام وٗعلیکم

وعلیکم السلام

اور یہ ہماری ہلپر، منسا نے سر ہلایا، گھر دیکھیں گی؟ ضرور منسا اٹھی، آئیں پھر وہ تینوں گھر دیکھنے لگی، دمیر اوپر جا چکا تھا، صغریٰ سبھی کے لیے چائے بنا دو کھانا تو ہم رستے میں کھا چکے، جی باجی، کیسا رہی سیر، بہت اچھی درخشندہ بیگم کہتے باہر آگئی،

Posted On Kitab Nagri

یہ بہت اچھا ہے اندر اندر سے ایک دوسرے کی طرف جانا، منسا راہداری میں رکتے بولی اصل میں لیٹ نائٹ باہر سے جانا پڑتا تھا تو دمیر بھائی کا یہ آئیڈیا تھا کہ ایسے سیف رہے گا، ہمم

وہ لوگ زرمین لوگوں کے پورشن میں آگئی تھیں، زرمین اسے گھر دکھانے لگی،

گھروں کا بیرونی نہیں اندرونی ڈیزائن بھی سیم تھا بس ڈیکوریشن اور کلر سلیکشن مختلف تھی اپنی اپنی پسند کی،

گرلز چائے بن چکی ہے آجاؤ ذراف نے جھانکتے کیا تھا، ساتھ اپنا فون چارجنگ پر لگا گیا،

دشا جاؤ بھائی کو چائے اوپر دے آؤ، وہ بیٹھتی اس سے پہلے درخشندہ بیگم نے کہا تھا، آتے سکھ کا سانس بھی نہیں لیا اور جا کر کام کرنے لگا پتہ نہیں کون سے ایسے کیس ہیں جو سارے کے سارے اسے ہی دے رکھے درخشندہ بیگم تاسف سے بولی، دو گھڑی سکون نہ لیتا تھا، ارے پیاری تائی جان سارے پاکستان کی زمہ داری آپ کے بیٹے کے ناتوان کندھوں پر ہی ہے نہ کیا کریں پھر بیچارے ذراف سیڑھیاں اترتے دمیر کو دیکھتے شرارت سے کہتے کپ لبوں سے لگا گیا کھانا کھاتے بھی اسے کالز آرہی تھیں اور رستے میں بھی وہ فون پر مصروف رہا تھا بلوٹوتھ کے ذریعے، لیں بھائی یہی آگئے دشا نے کپ واپس ٹیبل پر رکھا، تمہارا بھائی کیا ہر وقت ایسے ہی سڑی شکل بنا کر رکھتا؟ کہی گرل فرینڈ تو نہیں چھوڑ گئی؟ منسا نے دشا کے کان میں کہا تھا آہستگی سے مگر وہ ذراف ہی کیا جس کے بلی کی طرح سماعت تیز نہ ہوں اسے سنتے پہلے تو اچھوت لگا پھر اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا،

Posted On Kitab Nagri

ذراف کے اچانک قہقہے پر سبھی اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے، ذراف یہ کیا طریقہ ہے ابھی تمہیں ٹھسکا لگ جاتا عاطر صاحب نے بیٹے کو دیکھتے برہم ہوتے کہا تھا، تمہیں لگتا ایسی سڑی شکل دیکھتے کوئی لڑکی انہیں بھاؤ دے گی وہ بناء کسی کی پرواہ کیے اپنی ہنسی پر کنٹرول کرتے منسا کو دیکھتے بولا تو جہاں منسا بوکھلائی وہی سب نے حیرت سے دیکھا وہ منسا جاننا چاہ رہی دمیر بھائی کی س۔۔۔ مم۔۔۔۔ مطلب سنجیدہ شکل بچپن سے ایسی یا کسی کے دھوکے کے بعد ہوئی، جہاں سب کا مشترکہ قہقہہ لگا وہی منسا نے صدمے سے ذراف جو دیکھا تھا جبکہ دمیر کے گلے میں چائے کا گھونٹ اٹکا اس نے چونکتے منسا کو خشمگیں نظروں سے، ویسے بھائی کہی سچ تو نہیں یہ؟ داماں کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی دمیر نے اسے گھورا تو وہ کھسیا گیا، منسا نے سٹپٹاتے چور نظروں سے دمیر کو دیکھا تو اسے خود کو گھورتے دیکھ وہ فوراً چہرا جھکا گئی، منسا بچے دمیر شروع سے سنجیدہ ہے ان نالائقوں کی طرح ہر وقت بولتا نہیں رہتا، عاطر صاحب نے بیٹے کو دیکھتے کہا تو ذراف نے باپ کو دیکھا، جبکہ منسا شرمندگی سے سر ہلا گئی کیا ضرورت تھی بھلا پوچھنے کی اسے اس نے خود کو کوسا، وہ تو دمیر کو پچھلے تین چار دنوں سے ایسے ہی دیکھ رہی تھی تو بے ساختہ دشا سے پوچھ گئی جو اس کی بات سنتے خود حیران ہوئی تھی مگر ذراف دھماکہ کر گیا، کیا سوچے گا وہ کہ اسے کیوں اس کے بارے میں جاننے کی curiosity ہو رہی تھی، وہ لب کاٹنے لگی جبکہ دمیر کی نظریں اسی پر تھیں وہ بیٹھی بھی عین اس کے سامنے تھی، منسا کی پلکیں اٹھتی تو اسے خود کو دیکھتے وہ گڑبڑاتے نظریں چرا گئی، ویسے سچی اس سڑو روپ کے پیچھے کہی کوئی بچپن کا کرش ورش؟ کچھ دیر بعد جب سبھی

Posted On Kitab Nagri

اپنی باتوں میں لگ گئے تو ذراف نے کپ رکھتے رازداری سے پوچھا جس پر دمیر نے اسے خشمگیں نظروں سے دیکھا تو اوکے اوکے نہیں تھی وہ خود ہی کہتے پیچھے ہوا، دشا زرمین جاؤ منسا کے لیے روم تیار کر دو، صغریٰ برتن اٹھاتے لے گئی تھی دھونے جبکہ درخشندہ بیگم خود لئیق صاحب کے لیے کمرا تیار کرنے جانے لگی تھیں جب انہوں نے دشا سے بھی کہا تھا،

آنٹی میں دشا کے ساتھ رکوں گی دشا تمہیں کوئی مسلہ تو نہیں؟ منسا نے اسے پوچھا، ارے نہیں مجھے خوشی ہو گی مگر آپ روم شئیر کر لے گی؟ ضرور اتنی پیاری سی بہن کے ساتھ تو ڈیفینیٹلی کروگی درخشندہ بہو میں بھی انیق کے کمرے میں روکوں گا کوئی اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں اپنے دوست کے ساتھ بچپن کی یادیں تازہ کروگا کیوں انیق ہے میری جگہ تیرے کمرے میں؟ تیری جگہ دلوں میں ہونی چاہیے کمروں میں نکل آتی تیرے لیے تو پورا کمرا حاضر ہے، تو پھر ٹھیک ہے میں انیق کے ساتھ رہو گا، جیسی آپ کی مرضی، درخشندہ بیگم مسکراتے سسر کے کمرے میں کمبل وغیرہ رکھنے چلی گئی، منسا بھی اوپر آ گئی تھی دشا کے کمرے میں، دامان بھائی منسا آپی کا سامان اوپر لے آئیں دشا نے اوپر سے آواز دی تھی جس پر دامان منسا کا سامان اوپر لے آیا، میں پہلے چینج کر لوں منسا بیگ میں سے کپڑے لیتی چینج کرنے چلی گی، جب آئی تو اس کے آنے تک زرمین اور دشا الماری میں جگہ بنا چکیں تھیں اسکے لیے آپ آپ اپنے کپڑے ہمیں بتاتی جائیں ہم رکھ دیتی، تم لوگ تھکی ہو کل رکھ لیں گے ابھی رکھ لیتے ٹائم ہے اوکے

Posted On Kitab Nagri

ملسا اپنے شہد رنگ بالوں کو ہاتھوں ہاتھوں سے سمیٹتے پونی لگاتی بیگ کھولتے چیزیں نکالنے لگی جبکہ دشا اور زرمین الماری میں رکھنے لگیں، رات گئے وہ سوئیں تھیں،

ملسا بچے رات کو نیند اچھے سے آئی؟

جی آنٹی

دشا لوگ کہاں ہیں؟ وہ تو اسکول چلی گئی، او ملسا اداس ہوئی اداس نہیں ہو جلدی آجائے گی ویسے بھی ایک فرائی ڈے ہے، جمعہ کے دن پاکستان میں آدھے دن کی چھٹی ہوتی، او ملسا نے سر ہلایا سمجھتے، باقی سب کہاں؟ تمہارے انکل بنک، دمیر پولیس اسٹیشن جبکہ ابا حضور اور چچا کی باہر واک پر سامنے پارک گئے ہیں، واؤ

او تمہارے لیے ناشتہ بناؤ، جی اور ناشتہ کرتے اس کی اور درخشندہ بیگم کی اچھی دوستی ہو گئی تھی وہ ملسا نے اس کے سکول وغیرہ کے متعلق پوچھتی رہی، پھر وہ انیق صاحب سے ان کے اور دادا جان کے بچپن کے قصے سنتی رہی بارہ ساڑھے بارہ کے درمیان دشا اور زرمین بھی آچکی تھیں، عصر کے وقت

Posted On Kitab Nagri

زراف اور دامان بھی آچکے تھے، ہیلو لٹل سسٹر بور تو نہیں ہوئی؟ نو اس نے نفی کی سبھی نے اتنی کمپنی دی وقت کیسے گزرا پتہ بھی نہ چلا، گڈ یہ تو اچھا ہے،

کل ہم تینوں کا آف ہے، سوائے دامان اور بڑوں کے تو کل ہم تمہیں اپنا شہر میانوالی گھمائے گے یہاں کے لوگوں سے ملوائیں گے کہ کتنے مہمان نواز ہیں قدرتی وسائل کی دھرتی اور صحراؤں دریاؤں اور پہاڑوں کا مسکن میانوالی خوبصورتی سے مالامال شہر سے متعارف کروائیں گے، تو پھر کہاں چلیں؟ انیق صاحب اور لئیق صاحب کا تعلق میانوالی کے گاؤں سے تھا مگر لئیق صاحب کے کینیڈا چلے گئے اور انیق صاحب شادی کے بعد بیوی کو لے کر میانوالی شہر آ گئے پھر بچوں کی پڑھائی اور پھر ان کی شادیاں پھر ان کے بچے تو کبھی واپس پلٹنے ہی نہ ہوا، وہ یہی آباد ہو گئے، لیکن یہ کیسے بتا سکتی ہوں کون سی جگہ اچھی ہے جو دیکھنی چاہیے، وہ معصومیت سے بولی تو دشا اور زرمین ہنستے لگی وہ پہلی بار آئیں ہیں زراف بھائی پاکستان آپ بتائیں کہاں لے کر جائیں گے اویس تو ڈئیر منساویسے تو میانوالی میں بہت ساری جگہیں ہیں جیسے چشمہ بیراج، جناح بیراج، کالاباغ ڈیم، جھیل نمل، چشمہ جھیل، چشمہ بیراج، ماڑی انڈس ریلوے اسٹیشن، کنڈیاں ریلوے اسٹیشن، داؤد خیل ریلوے اسٹیشن لیکن ہم ساری جگہوں کو ایک ایک کرتے دیکھے گے شروعات چشمہ بیراج سے کرے گے، اوکے ڈن، اس نے وکٹری کا نشان بنایا تھا، اور پھر کچھ جگہیں انہوں نے ہفتے کے دن اکسپلورر کی تھیں اور پھر سنڈے کے دن میانوالی شہر سے تقریباً 30 کلو میٹر کے فاصلے پر پہاڑیوں کے دامن میں نہایت ہی خوبصورت نمل جھیل جو دیکھتے منسا کے لبوں پر

Posted On Kitab Nagri

مسکراہٹ کھلی، دشا اور زرمین ہو تو بہت تھکاوٹ ہو گئی تھی مگر منسا بیت انجوائے کر رہی تھی اسلیے اسے تھکن نامی کچھ نہ ہوا تھا، وہ ذراف سے اپنی بہت ساری تصویریں بنوا چکی تھی دشا یار تم لوگ بیٹھ کیوں گئی او بوٹنگ کرتے، ہم میں اب ہمت نہیں، توبہ ہے یار چلو لاسٹ پکچر تو بنوا لو، او کے وہ مرے مرے قدموں سے اٹھی، پاکستان میں بہت خوبصورتی ہے وہ بھی قدرتی، بیشک ذراف نے سر ہلاتے کہا یہاں تو کچھ بھی نہیں آپ نے ابھی سوات، کلام، ناران کاغان، کشمیر نہیں دیکھا پھر کہنا آپ دیکھنا اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو کس حسن سے نوازہ ہے کوے نور ہے پاکستان جس کی بے قدروں کو قدر نہیں، یہ کہنا صحیح رہے گا غلط ہاتھوں میں آ چکا ہے، ایسا تو نہ کہو دشا زرمین نے منہ بنایا، کہی نہ کہی دشا کی بات صحیح ہے اگر حکمران نیک اور اچھے ملیں پاکستان کو تو پھر دیکھنا کوئی پاکستان کو ترقی کرنے سے روک نہیں سکتا، یہ تو ہے جو بھی کنٹری ترقی کرتی وہاں کے نظام قانون بہت اچھا ہوتے ہر کوئی اپنے شعبہ زندگی سے وفا دار ہو تا جب اعلی افسران اچھے ہوں گے تو عام انسان ویسے ہی قانون کے ماتحت ہوں گے، ملک ترقی کی راہوں پر گامزن ہو گا، خیر ہم کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے منسا بور ہو گئی ہو گی، چھوڑو منسا تم بتاؤ کہاں جانا پسند کرو گی، سوچ کر بتاؤ گی ویسے تو میں سارا پاکستان دیکھنا چاہو گی مگر اتنے دن شاہد گرینڈ پا رہنے نہ دیں، وہ اداس ہوئی، ہم بات کریں گے دادا جان سے، او کے، رات کافی ہو چکی تھی جب ان کی واپسی ہوئی، میرا بچہ بہت خوش ہے لگتا بہت گھومی ہو، بہت زیارہ آپ کو تصویریں دکھاؤ گی، او کے، ابھی جاؤ آرام کرو کھانا وہ لوگ کھا کر آئے تھے منسا دادا سے ملنے کے بعد سونے چلی گئی،

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ذراف مجھے مارکیٹ جانا لے چلو گے ؟منسا نے آتے اسے پوچھا ذراف جو صوفے پر لیٹے میچ دیکھ رہا تھا
اسے دیکھتے اٹھا، کیوب خیریت ؟تم چلو رستے میں بتاؤ گی،
پہلے بتاؤ، تم چلو گے یا نہیں وہ منہ بتاتے بولی تو ذراف اٹھا، اوکے ڈیئر چلو بائک پر چلو گی یا گاڑی، میں
کبھی نہیں بیٹھی بائک پر وہ بد کی اور چلو میں کیز لیتے آتا ہوں، وہ باہر آیا تو منسا بل چباتے اس کا انتظار کر
رہی تھی وائٹ جینز کے اوپر بلو شاٹ فراک میں دودھیا پاؤں میں سینڈل بالوں کی اونچی پونی ٹیل کیے،
وائٹ اسٹالر کو گلے میں رول کرتے ڈال رکھا تھا، دونوں سرے آگے کرتے، اتنی دیر کیوں لگائی اہم
اہم تم نے چینج کیا؟ منسا اسے دیکھتے بولی تو ذراف ہنسا، شاپنگ پر جاتے اتنی تیاری ؟لڑکی سمجھا کرو کیا پتہ
وہاں کوئی حسینہ مل جائے پھر، اووو منسا نے مغنی خیز مسکراہٹ لبوں پر سجاتے اووو کو لمبا کھینچا،
ان کی گاڑی گھر سے نکلتی اسی وقت دمیر کی گاڑی گھر میں داخل ہوئی تھی دمیر کے ماتھے پر شکن پڑی
دونوں گاڑیوں نے کراس کیا تھا منسا لب دانتوں تلے دبائے ہنس رہی تھی، گاڑی تیزی سے گھر سے نکل
گئی یار اب تو بتا دو کیا لینا ہے، اصل میں مجھے گفٹس لینے سب کے لیے اخر میں اس نے سسپنس ختم کر
ہی دی گفٹ زراف نہ سمجھی اسے دیکھتے بولا ہاں جب میں یہاں ائی تو مجھے پتہ نہیں تھا اپ سب کے
بارے میں تو میں کچھ لا ہی نہیں اس لیے اب مجھے سبھی کے لیے گفٹس لینے ہیں اوزراف کو اب سمجھ ائی
تھی اس کی معصومیت پر وہ مسکرایا تو مجھے بتاؤ سبھی کو کیا کیا پسند ہے اس سب کی ضرورت نہیں، ذراف

Posted On Kitab Nagri

نے ہنستے کہا تو منسا نے منہ بنایا، گفٹس ضرورت پر دیتے؟ وہ ناراضگی سے بولی تو ذراف نے نفی کی، اوکے تمہیں جو پسند ہو وہ لے لو،

وہ اب خود بتاتے اچھا تھوڑی لگتا،

نہیں مجھے ایسے سمجھ نہیں آئے گی تمہیں میری ہلپ کرنی ہے، اوکے چلو دیکھتے کیا کیا ملتا، وہ دونوں شاپنگ مال میں ذ چکے تھے، منسا گھماتے سبھی دیکھ رہی تھی کیا ہوا کیا دیکھ رہی ہو؟ سمجھ نہیں آ رہی،

داماں اور تمہارے لیے کیا لوں، ذراف ہنسا،

یہ شرٹ پیاری ہے دمان کو پسند آئے گی، ہمم اور تمہیں دونوں کے لیے سیم لے لو، اوکے بس شرٹ ؟ تو ڈیئر یہ مال میرے نام کروا دو چلے گا، سوچا جا سکتا،

وہ ہنستے مسکراتے سبھی کی شاپنگ کر چکے تھے رہ گیا تھا تو صرف دمیر،

منسا، ہوں وہ لڑکی کیسی ہے؟ ذراف نے سامنے دیکھتے کہا تو منسا کا منہ کھلا، اگر تم کینیڈا میں ہوتے تو پکاہ جیل میں ہوتے منسا کے کمپلیمنٹ پر ذراف کا کہتا بلند ہوا تھا ڈیئر یہ پاکستان ہے یہاں پر سب چلتا ہے، وہ تو نظر آ رہا،

ویسے لڑکی تو پیاری مگر اس کا کیا ہوگا جس کی تصویر وال پیپر پر لگی ہے منسا لب دباتے شرارتی نظروں سے دیکھتے بولی پہلے تو ذراف ٹھٹکا اور پھر حیرت سے اسے دیکھا تم نے کب دیکھی، وہ تو لاک اسکرین پر

Posted On Kitab Nagri

تھی، اسی دن جس دن بناتے لگائی تھی، پوری چھپی رستم ہو، ذراف حیران رہ گیا یعنی وہ مری سے جانتی تھی،

تو ڈئیر پھر یہ سیکرٹ سیکرٹ ہی رہنا چاہیے، اوکے منسا نے سمجھتے منہ پر زپ لاک کرتے کی دور پھینک دی، گڈ ویسے اگر کوئی مدد چاہیے ہوئی تو بتانا مجھے بھی وہ بھابھی کے روپ میں مستقل میں بہت پسند آئے گی،

ذراف کے چہرے پر مسکراہٹ کھلی اسے بھابھی کہنے پر،

تو وہ سر کھجا گیا،

اب لڑکیوں کی طرح شرماؤ مت ویسے ڈئیر ہٹلر کے لیے کچھ نہیں لو گی؟ ذراف نے کہتے اسے دیکھا تو منسا سٹپٹائی،

مزاق کر رہا ہوں دمیر بھائی کے لیے کیا لیں وہ کہتے دیکھتے لگا وہ کپڑوں کے معاملے میں بہت چوزی تھا آپ ی شاپنگ وہ خود کرتا ویسے انہیں میرا دیا کچھ پسند بھی آئے گا؟ تم آگئی ہو یہ تو آئے گا ہی ذراف نے دل ہی دل میں سرگوشی کی،

کچھ کہا، نہیں تو، منسا کی نگاہ تبھی سامنے گئی، اگر شرٹ پرفیوم وغیرہ دو تو پتہ نہیں کیا مطلب نکالنے ہٹلر اس سے یہی بیسٹ ہے، وہ آگے بڑی، سامنے ڈسپلے پر سیاہ کیس کے اندر سرخ ویلوٹ میں پین رکھا ہوا تھا، سیاہ رنگ کا، وہ منسا کی ساری توجہ اپنی جانب مبذول کروا چکا تھا،

Posted On Kitab Nagri

منسا نے وہی دمیر کے لیے لے لیا تھا، گڈ چوائس،

ذراف اسے کہتے چیزیں پیک کروانے لگا،

بل آ گیا، ویسے کتنی شرمندگی والی بات بل لڑکی دے تو، یہ سب میری طرف سے ہے تو شرم کیسی منسا نے پیمنٹ کلیئر کی میم نیم آپ خود لکھیں گی؟ ہاں منسا نے سر ہلایا تو سیل مین نے پین پیک کر کے اس کے اوپر کارڈ لگاتے اسے گفٹ بیگ کے اندر ڈال دیا وہ ایک لمٹڈ ایڈیشن پین تھا اس کی بہت ساری خوبیاں تھی مگر منسا اس کے بارے میں نہیں جانتی تھی وہ کوئی عام پین نہ تھا بلکہ ایک خفیہ کیمرہ اور پین ڈرائیو پین تھا، واپسی پر ذراف نے منسا کو اچھا ساڈنر کروایا تھا،

وہ لوگ کافی لیٹ واپس آئے دو بار تو دشا لوگ فون کر چکی تھیں،

منسا اور ذراف بیگ لیتے گھر میں داخل ہوئے تو سبھی حیران ہوئے، تم لوگ کہاں گئے تھے؟ یہ تو آپ کو منسا بتائے گی ذراف بیگ رکھتے خود گرنے کے سے انداز میں صوفے پر بیٹھا،

پورشن بے شک الگ الگ تھے مگر شام کی چائے وہ لوگ اکٹھے پیتے تھے انیق صاحب کے ساتھ کیونکہ سارا دن سب اپنی اپنی مصروفیات میں بزی رہتے تو یہ وقت وہ انہیں دیتے تھے اسپیشلی طور پر اس لیے چائے بڑے گھر میں پی جاتی، اور کبھی کبھی تو ہفتے میں ایک دن کھانا بڑے گھر میں سب اکٹھے کھاتے رات کا اور ایک دن چھوٹے گھر میں ایسے مکس گیدرنگ اچھی رہتی تھی ہنسی مذاق کا ماحول بن جاتا تو

Posted On Kitab Nagri

دماغ بھی فریش ہوتے، اج رات کا کھانا سبھی بڑے گھر میں کھانے والے تھے اسلیے درخشندہ اور رافعہ مل کر کھانا بنارہی تھیں، چائے سبھی پی چکے تھے،

مجھے چوں کے آپ سبھی کی پسند نہ پسند کا اندازہ نہ تھا تو مجھے جو پسند آیا وہی لے آئی، ایک منٹ یہ شاپنگ کس لیے کی بچے آپ نے؟ عامر صاحب نے پوچھا تھا،

آپ سبھی کے گفٹس ہیں،

بچے اس کی کیا ضرورت تھی،

بھائی صاحب بچی کو نہیں اس نالائق سے پوچھیں جو ساتھ لے کر آرہا ہے،

ارے بھئی یہ اچھا ہے آپ مجھے ہی کھینچ لایا کریں درمیان میں آپ کی بچی مجھے بنا بتائے کے کر گئی تھی اور منع کرنے پر ناراض ہونے لگی، باپ کے جھڑکنے پر ذراف نے کہا اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اتنی پیاری سی لڑکی مجھ سے ناراض ہو جائے، جبکہ اس کی بات پر دمیر نے دونوں کو دیکھا، انکل اپ ذرا اپ کو کچھ مت کہیں وہ میرے ہی اصرار کرنے پر ساتھ گیا تھا اور یہ سب میں نے اپنی خوشی سے لیا ہے اپ لوگوں کے لیے جبکہ دونوں کا ایک دوسرے کے حق میں بولنا دمیر نے ناگواری سے پہلو بدلا، وہ سبھی کو ان کے گفٹس نکال کر دینے لگی جس پر سبھی اس کا شکریہ ادا کر کے اپنے اپنے گفٹس لے چکے تو یہ جب کہ اخری بیک کو اٹھاتے منسا نے ایک چور نگاہ دمیر پر ڈالی جو اپنے فون پر کچھ سکرول کر رہا تھا منسا

Posted On Kitab Nagri

نے لب کاٹا، وہ اسے بیف دیتی اسی وقت دمیر کا فون بجنے لگا وہ ایکسکیوز کرتا چلا گیا فون اٹھاتے، اسٹیشن سے کال تھی، شاید کسی کی ضروری کال تھی، درخشندہ نے منسا سے کہا تو اس نے سر ہلایا، کچھ دیر بعد گاڑی اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی تھی، لو یہ لڑکا پھر کہی چلا گیا درخشندہ نے نفی کرتے کہا، ہم لوگ کھانا کھا کر آئے منسا نے منع کر دیا دشا لوگ کھانا لگا چکی تھیں سبھی کھانے لگے، دشا یہ بھائی کے روم میں رکھ اؤ درخشندہ نے بیٹی سے کہا ٹیبل پر پڑے بیگ ہو دیکھتے، جی امی وہ اٹھاتے رکھ آئی، دمیر رات لیٹ آیا تھا اس کے آنے پر درخشندہ بیگم اٹھ گئی تھیں دمیر کھانا لگاؤ، نہیں کام تھا کچھ تو کھانا کھاتے آیا ہوں، آپ سو جاتیں کتنی بار کہا ہے اگر مجھے کھانا لینا ہو گا تو میں خود لے لیا کرو گا، جب تمہاری بیوی آجائے گی تب میری فکر کم ہو جائے گی وہ خود تمہارا انتظار کر لیا کرے گے مگر ابھی یہ مجھے کرنے دو، درخشندہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے کہتے پیشانی پر بوسہ دیتا بولی تو دمیر ہنسا ہر ماں کی طرح ان کی بھی یہی خواہش تھی کہ وہ جلد شادی کر لے، دمیر کمرے میں آیا تو ٹیبل پر رکھا بیگ رکھتے اس کے قدم رکے اس نے بیگ اٹھاتے کھولا، مس کینیڈین کیا لائی تھی اس کے لیے، دمیر نے بیگ اٹھاتے کھولتے اندر سے باکس نکالا اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر جیسے ہی کاڈر کو دیکھا اس کی مسکراہٹ مدھم پڑتے سمٹی، جہاں زیڈ لکھتے کراس کیا گیا تھا، دمیر کے چہرے پر ناگواری چھاگئی اس نے الماری میں باکس پھینکتے کپڑے لیتے چینج کرنے چلا گیا،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زراف سپیڈ آہستہ کرو منسا گاڑی میں نام لکھ رہی تھی گفس پر جس اس کا ہاتھ ہلکا تھا جس سے لکھنے نہیں ہو رہا تھا، اسکا دھیان بٹ گیا تھا زراف کہتے اس نے زیڈ لکھا اس شٹ، کیا ہوا؟ زراف نے اسے دیکھا، میں ہٹلر کے گفٹ پر بھی تمہارا نام لکھنے لگی تھی، دیکھو گفٹ کو بھی ہٹلر پسند نہیں آیا، لگتا یہ بھی ہٹلر کی گھورتی آنکھوں سے ڈر گیا منسا کہتے خود ہی ہنستے دمیر کا نام لکھنے لگی، یہ جانے بنا کہ دمیر دیکھتے چڑ جائے گا اس نے گفٹ کھول کر بھی نہ دیکھا تھا،

❦❦❦

منسا آپی دادا جان لوگوں کا گاؤں بہت پیارا ہے، ریلی؟ یس تم لوگ جاتی ہو؟ منسا کو اشتیاق ہوا جاننے کا، جی ہر سال چھٹیوں میں جاتے، ہمارا تو گھر بھی ہے وہاں پر، منسا کو تجسس ہوا دیکھنے کا سب،

گرینڈ پا مجھے بھی آپ کا گاؤں دیکھنا ہے جہاں پر آپ کا بچپن گزرا، منسا نے نئی فرمائش کی تھی، ضرور بچے کیوں نہیں، لئیق صاحب کی جگہ انیق صاحب نے کہا تھا منسا خوش ہو گئی، ہم بھی چلے گے گاؤں دادا جان، صرف تم لوگ ہی نہیں سبھی چلیں گے باقی ماہ ہو گئے ہیں ہم لوگوں کا بھی چکر نہیں لگا، جمعہ کے دن عصر کے وقت نکلے تھے دو دن رکے گے بچوں کی سیر و تفریح ہو جائے گی، انیق صاحب نے سبھی کو پلان بتایا،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے ابا جان جیسے آپ کا حکم،

عامر صاحب کہتے چائے پینے لگے،

سبھی جانے کے لیے تیار ہو گئے تھے مگر دمیر نے سنتے انکار کر دیا کہ اس کے پاس وقت نہیں اسلیے وہ نہیں جا سکتا،

لو جی ذراف نے منہ بنایا

اسے ہو گا اپنا کوئی ضروری کام تم لوگوں کی طرح ویلا نہیں ہو تا وہ عاطر صاحب نے دونوں کو دیکھتے کہا،

توبہ ہے چاچو کہاں ویلے ہوتے ہم؟ داماں نے منہ بناتے کہا تھا تو سبھی ہنسنے لگے،

سبھی نے پیکنگ کر لی تھی، دمیر بچے تم بھی چلتے مجھے تمہاری فکر رہے گی، امی آپ پریشان نہ ہو میں چھوٹا بچہ تھوڑی ہوں، چلو میں نے سالن کباب وغیرہ سب بناتے فریج میں رکھ دیا ہے، افففف تائی جان ان تین دنوں میں وہ ہوٹلنگ کریں گے باہر انجوئے کرے گے آپ نے خامخواہ میں اپنی تکلیف کی ،وہ کون سا گھر کا کھانا کھائیں گے، میں جانتی ہوں میرے بچے کو باہر جا کھانا پسند نہیں، درخشندہ نے دمیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا، خیر آپ لوگ خیر سے جائیں، داماں سبھی کا سامان دونوں گاڑیوں میں رکھ چکا تھا، دمیر گھر کا اور اپنا خیال رکھنا درخشندہ بیٹے کا ماتھا چومتے گاڑی میں بیٹھی، جی امی، آپ گھر کا رکھنا میں آپ کی گاڑی کا، ذراف مسکراتے بولا تو دمیر نے نفی کی، وہ اسکی گاڑی لے کر جا رہا تھا ،دشا منسا زمین ذراف کے علاوہ رافعہ بیگم اور درخشندہ بھی ان کے ساتھ تھیں جبکہ عامر صاحب عاطر

Posted On Kitab Nagri

صاحب اور لئیق صاحب اور انیق صاحب ایک گاڑی میں تھے، رستے میں وہ منسا کو گاؤں کے رہن سہن کے بارے میں بتاتے گئے، منسا سب دیکھتے بہت خوش ہو رہی تھی، شام کی سنہری کرنیں ڈھلنے لگی تھی جب وہ لوگ گاؤں پہنچے تھے، سر سبز کھیت پرندوں کی چہچہاہٹ، منسا ویڈیو بناتے کیپچر کرنے لگی سب، کتنا کچھ بدل گیا ہے لئیق صاحب کی آواز میں رنجیدگی تھی اپنے گھر کو دیکھتے ایک انہی کا گھر پرانا تھا باقی سب بدل چکا تھا گاؤں بہت بڑا ہو چکا تھا نہ جانے کتنے نئے گھر بنے تھے کتنے لوگ دنیا سے چلے گئے کتنا آئے وقت کتنا آگے بڑھ گیا تھا، سب پیچھے رہ گیا،

آئیں جی تبھی انیق صاحب لوگوں کے گھر سے ایک ادھیڑ عمر کا شخص نکلا تھا باہر، سبھی کو دیکھتے بولا انہیں نے آنے سے پہلے فون کر دیا تھا،

اسلام و علیکم

و علیکم السلام

بیٹا کیسے ہو؟ الحمد للہ حمید چچا آپ سنائیں، اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، اور میری بیٹیاں کیسی ہیں، وہ دشا اور زرمین کے سر پر ہاتھ پھیرتے بولے، الحمد للہ، یہ بچی؟ وہ منسا کے سر پر ہاتھ رکھتے بولے، یہ منسا آپی ہے

اسلام وَعلیکم

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وعلیکم السلام دھی، اواندر سب وہ ایک طرف ہوئے، تبھی ان کی نگاہ ساتھ والے گھر کے سامنے کھڑے شخص پر گئی، داداجان چلیں اندر داماں نے انیق صاحب سے کہا تو وہ سر ہلاتے مڑے، یہ ۔۔۔وہ پہچاننے کی کوشش کر رہے تھے،

حمید بھائی پہچانا نہیں؟ انیق صاحب نے انہیں پوچھا تو انہوں نے نفی میں سر ہلایا اپنا لئیق ہے،

لئیق؟

حمید بھائی لئیق صاحب پہچان گئے تھے،

Posted On Kitab Nagri

آگے بڑھتے گلے ملے یہ کون ہیں؟ منسا نے دشا سے پوچھا،

یہ حمید چچا ہیں ان کے بیٹے کی وفات ہو گئی تھی ان کے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ایک بیٹا ایک بیٹی یہ اپنی بیٹی اور بہو کے ساتھ یہاں رہتے ہم تو آتے جاتے نہیں اسلیے گھر کی یہی دیکھ بھال کرتے، او سوسیڈ بیٹی کھڑی کیوں ہو بیٹھو،

حمید صاحب کی بیوی نے منسا سے کہا تو وہ سر ہلاتے بیٹھی، ہم بھی آپ کی مدد کرتی دشا نے عظمی کو اکیلے کھانا لگاتے دیکھ کہا، تو وہ مسکرائی نہیں میں لگا لیتی ہوں، عظمی کرنے دو گھر میں تو کچھ کرتی نہیں،

درخشندہ کی بات پر وہ ہنسی، دمیر پتر نہیں آیا؟ نہیں اسے چھٹی نہیں تھی، اللہ لمبی عمر دے بڑا نیک بچہ ہے درخشندہ مسکرائی بیٹے کی تعریف پر،

عظمیٰ بیٹا بستر چھت پر لگانا بڑا عرصہ گزر گیا کبھی چھت پر نہیں سویا، عظمیٰ کھانے کے بعد بستر نکالنے لگی تو لئیق صاحب کی بات پر مسکراتے سر ہلایا، چمکتا صاف آسمان، تازہ ہوا بہت خوبصورت منظر تھا منسا بہت خوش تھی،

اور پھر دشا اور زرمین نے عظمی کے مل کر سبھی کے بستر چھت پر لگائے تھے، لو جی اسی کی کمی تھی وہ لوگ ابھی بستر لگاتے فارغ ہوئی تو لائٹ چلی گئی، عظمی نے لائٹ آن کرتے رکھی، میں نے سنا تھا پاکستان میں لائٹ جاتی مگر تم لوگوں کے گھر تو نہیں جاتی منسا نے دشا کو اندھیرے میں دیکھتے کہا تو وہ ہنسی

Posted On Kitab Nagri

جاتی ہے بہت مگر ہم لوگوں کے گھر سولر پینل سسٹم ہے جس وجہ سے پتہ نہیں لگتا ویسے بھی لائٹ پر صرف فریج اور موٹر وغیرہ چلتی باقی گھر سولر سسٹم کے تھرو لائٹ استعمال ہوتی،

اومنسا اب سمجھی تھی،

یہاں تو مچھر ہے زرمین کو مچھر نے کاٹا تو اس نے سبھی کو انفام کیا، یہ لولوشن، تینوں لگا لو درخشندہ بیگم جانتی تھی یہاں لائٹ مسلہ کرے گی اور مچھر ہوگا تو وہ اپنے ساتھ لوشن وغیرہ لے کر آئیں تھیں،

شکریہ آنٹی،

منسا لوشن لیتے لگانے لگی، کتنا خوبصورت منظر ہے وہ اوپر چہرا اٹھاتے آسمان کو دیکھتے بولی، بہت، منسا نائٹ موڈ آن کرتے ویڈیو بنانے لگی شفاف آسمان کی، چچا جی یہ پنکھا یاں عظمٰی نے آتے سبھی کو پنکھا یاں دی نہیں بیٹا موسم بہت خوبصورت ہے تازہ ہوا ہے اس کی ضرورت نہیں، مچھر ہے میں مچھر دانیاں لگا دیتی ہوں، ہاں منسا کو ضرور لگا دو بچی پہلی بار ایسے ماحول میں آئی ہے کہی بیمار نہ ہو جائے، ساس نے بہو سے کہا تو وہ سر ہلاتے لینے چلی گئی،

ایک گھنٹے بعد بجلی آگئی تھی، رات دیر تک سبھی جاگتے باتیں کرتے رہے، درخشندہ بیگم نے دمیر سے بات کی تھی،

صبح پرندوں کی چہچہاہٹ پر منسا کی آنکھ کھلی وہ پہلی بار گاؤں کی صبح دیکھ رہی تھی چمکتا شفاف سورج تازہ کھلی ہوا پرندوں کی آوازیں منسا کے لبوں پر مسکراہٹ کھلی، اس نے اپنے اردگرد دیکھا تو دشا اور

Posted On Kitab Nagri

زرمین سو رہی تھیں ایک طرف اس عورتوں کی چارپائیاں تھی جبکہ سامنے دوسری طرف مردوں کی، سبھی اٹھ چکے تھے سوائے ان کے، منسا زپ کھولتے بستر سے نکلی، وہ اٹھتے پردی کے پاس آئی تو دور دور تک کوئی دکھائی نہ دیا لوگ اپنے کاموں کو جا چکے تھے یہ گاؤں تھا یہاں پر لوگ جلد اپنے کاموں میں مصروف ہو جاتے، دشا اور زرمین بھی اٹھ گئی، منسا بچے کیسی نیند آئی رافعہ انہیں ہی اٹھانے آئی تھی،

بہت اچھی اٹھ گئی تم دونوں بھی، جی آ جاؤ نیچے ناشتہ بن چکا ہے،

جی

اور پھر دیسی ناشتہ کیا گیا مل کر، اس کے بعد ان کا سارا دن گھومتے گزرا، جبکہ لئیق صاحب تو لوگوں سے ملتے ملاتے رہے گاؤں کے جو کچھ بچے کچے لوگ تھے ابھی انہیں جاننے والے وہ آ گئے تھے ملنے جبکہ اب کے بچے انہیں کم ہی جانتے تھے سالوں پہلے وہ چلے گئے تھے، کچھ اپنی برادی کے لوگ آ گئے سبھی بہت خوش تھے انہیں دیکھتے،

تین دن کیسے گزرے پتہ بھی نہ چلا کل کیونکہ سبھی کے سکول یونیورسٹی تھی تو آج انہیں جانا تھا واپس، منسا کو وہ ماحول بہت پسند آیا تھا سبھی کی اپنائیت ایسے ہی پاکستان اور یہاں کے لوگوں کو بدنام کر رکھا تھا باہر کے لوگوں نے مانتی تھی یہاں غربت تھی ویسی سہولیات نہ تھی، مگر پانچویں انگلیاں برابر نہیں ہوتی، اور پھر وہ بہت ساری اچھی یادوں کے سنگ واپس شہر آ گئے،

دمیر یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ لوگ ابھی پہنچے تھے جب گھر میں کام کرتے لوگوں کو دیکھتے چونکے،

Posted On Kitab Nagri

گرے ٹی شرٹ اسکن ٹروزار وہ ٹیبل پر لیٹ پاٹ رکھے انہیں ہدایت کر رہا تھا کچھ، گھر کے بیک سائیڈ کا کیمرا خراب تھا آپ میں سے کسی نے بتایا نہیں وہی نیو لگوا رہا ہوں،

سبھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے،

آپ کا سفر کیسا رہا باجی؟ ٹھیک الحمدللہ

آجکل کے حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ لوگ بھوک کی وجہ سے چوریاں کرنے پر مجبور ہے اب رات ہی دیکھ لیں گھر میں کوئی گھس آیا تھا، کس گھر میں؟ درخشندہ نے نا سمجھی سے پوچھا، باجی ہمارے گھر اور کس کے گھر، کیا کہہ رہی ہو کیسریٰ باجی دمیر صاحب نے نہیں بتایا آپ کو؟ یہ کیمرے اسی لیے تو لگا رہے رات کوئی دیوار پھلانگ کر گھر میں آگیا تھا، دمیر صاحب ابھی نہیں آئے تھے رات رات کے بارہ ایک بجے کا وقت تھا میں واش روم جانے کے لیے اٹھی تھی مجھے باہر کسی کا ہولا سا محسوس ہوا تو میں ڈر گئی نومی کے ابا کو اٹھایا ساتھ گاڈر کو کال کر دی وہ اندر گھسنے کی کوشش کر رہا تھا، جب گاڈر نے فائر کیا نومی کے ابا بھی گن لیتے نکلے تو وہ پچھے طرف سے بھاگ گیا صاحب آئے تو بتایا انہیں نے کیمرا چیک کیا تو وہ خراب نکلا جس وجہ سے پتہ نہ لگ سکا کہ کون تھا، مگر صاحب جو لگتا وہ ایک آدمی نہ تھا کیوں کہ گاڑی کی آواز سنی تھی ہم نے اس کے بھاگتے وہ تفصیل بتاتی جا رہی تھی جبکہ درخشندہ بیگم تو پریشان ہو گئی تھیں،

دمیر تم نے بتایا نہیں رات کیا ہوا تھا،

Posted On Kitab Nagri

میرے آنے سے پہلے کا واقع ہے باقی میں نے پچھے بھی کیمرے لگوا دیتے ہیں، شکر ہے بچت ہو گئی، سبھی سنتے پریشان ہو گئے تھے،

خیر آپ بیک ڈور اور کھڑکیوں کو احتیاط سے بند کیا کریں باقی میں چیک کرواتا ہوں فوٹیج ہماری سوسائٹی میں ایسا کبھی کچھ ہوا تو نہیں پہلے، وہ خود الجھا ہوا تھا ایسا کوئی واقعات ہوا نہیں تھا یہاں پہلے چوری کا دوسرا اتنے گھر تھے ان سے پہلے وہ جو بھی تھا وہ اتنے گھر چھوڑتے وہی کیوں آیا ان کے گھر تو پانچ چھ گھر چھوڑ کر تھا، کچھ تو گڑبڑ تھی کہی کوئی کچھ اس کے پاس سے تو چرانے نہ آیا ہو، اسے شک سا ہو رہا تھا پولیس والا تھا پولس والے کے گھر چوری کوئی چھوٹا موٹا چور تو کرے گا نہیں، یقیناً کچھ بڑا تھا مگر مسلہ یہ تھا اسے فوٹیج نہ ملی تھی دوسرا باہر اور بھی لوگ موجود تھے اسے سبھی نے بتایا تھا گاڑی کی آواز سنائی دی تھی اس نے خود جائے مقام پر گاڑی کے ٹائر کے نشان کے ساتھ وہاں سگریٹ کر ٹکڑے دیکھے تھے، جنھوں لیب میں بھیج دیا تھا سیمپل کے لیے، باقی آپ پریشان نہیں ہوں،

وہ انہیں تسلی دیتے اٹھ گیا،

کیا لگتا کوئی چور ہی تھا؟ ذراف نے آتے پوچھا شاہد،

مجھے نہیں لگتا وہ کوئی چور تھا آج سے پہلے تو ایسا کبھی ہوا نہیں، تم کوئی کیس وغیرہ تو نہیں ہینڈل کر رہے جس میں کوئی ثبوت گھر میں ہو؟ کیس تو بہت ہیں مگر میں اسٹیشن کا کام وہی تک رکھتا ہوں، ہمم اچھا جو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بھی تھا یہاں سے وہ سامنے مین سڑک پر ہی گیا ہو گا تمہیں سڑک کی فوٹیج چیک کرنی چاہیے، گڈ آئیڈیا تھینکس دمیر لیپ ٹاپ آف کرتے اٹھا، دیکھا میں ہوں ہی جینئیس،

افففف

دمیر سر جھٹکتے چلا گیا،

کہاں ہے وہ پین ڈرائیو؟ بب۔۔۔باس وہ ہکلایا،

میں نے کہا کہاں ہے وہ پین ڈرائیور دو مجھے

باس و۔۔۔وہ پپ۔۔۔۔پولیس والے کا گھر ہے

اس کا ہاتھ اٹھا تھا اور وہ دور جاتے زمیں پر گرا تجھے پولیس والے کے گھر کی لڑکی ہی ملی تھی سالے وہ غلیظ گالیاں بکتے اسے گریبان سے پکڑتے کھینچ کر سیدھا کرتے گرجا، باس مم۔۔۔میں نہیں جانتا تھا چیکنگ سخت ہونے کی وجہ سے میں نے وہ پین ڈرائیور اس کے بیگ میں ڈالی تھی نہیں جانتا تھا وہ پولیس والے کے گھر کی لڑکی نکلے گی، اگر وہ پین ڈرائیور اس پولیس والے کے ہاتھ لگی تو میں تیری چمڑی اتار دوں گا جانتا ہے کیا ہے اس میں وہ اسے تھپڑوں پر تھپڑ مارتے چلایا، اگر وہ ڈرائیور اس پولیس والے کو ملی تو سب سبھی مارے جائیں گے جس کے لیے پولیس انہیں ڈھونڈ رہی تھی وہ ڈرائیور اتفاق سے ایک پولیس والے کے گھر میں ہی جا چکی تھی، کچھ بھی کر مگر اس لڑکی سے وہ پین ڈرائیو لاؤ چاہے پھر اس لڑکی کو مارنا ہی کیوں نہ پڑے، مجھے وہ پین ڈرائیور چاہیے اسے ڈروں دھماکوں یا پھر اسے اغواء کرتے

Posted On Kitab Nagri

اس پین ڈرائیور کا پوچھو مگر وہ اس پولیس والے کے ہاتھ نہ لگے اگر لگی تو سب ختم ہماری اتنی محنت سب مٹ جائے گا ہمارے سمیت، لیکن اگر وہ ڈرائیور اس پولیس والے کے پاس ہوئی تو؟ نہیں

وہ پولیس والا نہیں جانتا تھا اگر جانتا ہوتا تو اب تک ہم یہاں نہ ہوتے ہمارے ہاتھوں پر ہتھکڑیاں لگا چکی ہوتی ہم جیل کی کال کوٹھڑی میں چکی پیس رہے ہوتے، وہ انجان ہے اس سے، اسے پہلے وہ جانے وہ پین ڈرائیو کے آؤ،

باس اس کے گھر میں پولیس کی سیکیورٹی موجود ہے اور اس واقعے کے بعد تو وہ اور چکنا ہو گیا ہو گا،

تو اس لڑکی پر نظر رکھو اس سے وہ پین ڈرائیو لو کسی بھی طرح،

او کے باس

وہ سر ہلاتے چلے گئے تھے، کتنی مشکلات سے وہ اس تک پہنچے تھے، اس ہوٹل تک پہلے پہنچے تھے جہاں وہ رکی تھی پھر وہاں کے ایک صفائی والے کو پیسے دیتے ساتھ ملاتے اس وہاں کی فٹیج چیک کی تھی جس میں انہوں نے اس لڑکی کو دیکھا تھا اور جس گاڑی میں وہ بیٹھی تھی اس کا پتہ لگوایا تھا، وہ گاڑی کسی دمیر نامی شخص کی تھی اور پھر یہاں آتے انہیں پتہ چلا تھا وہ پولیس والا تھا پچھے دو تین دنوں سے اس کے گھر پر نظر رکھے تھے وہ لوگ کہی گئے تھے موقع اچھا تھا پچھے سے وہ آرام سے گھر کی تلاشی لے سکتے تھے وہ بیگ لڑکی کے پاس نہ تھا مطلب شاہد وہ گھر میں موجود تھا، مگر سامنے والے چوکنا ہو گئے تھے کہ انہیں واپس بھاگنا پڑھا، اوپر سے وہ پولیس والے کا گھر نکلا،

Posted On Kitab Nagri

مشکل ہو جاتی اگر وہ پکڑے جاتے تو،

باس ہم کچھ بھی کرتے وہ پین ڈرائیور کے آئے گے، دمیر کا شک درست تھا وہ کوئی چور نہ تھے نہ چوری کرنے آئے تھے بلکہ وہ منسا سے وہ پین ڈرائیور لینے، آیا تھا، وہ دمیر کے لیے نہیں منسا کے لیے آئے تھے،

^^^

امی پلیز مان جائیں نہ ؟ دشا میں اجازت نہیں دے سکتی اپنے بابا اور بھائی سے بات کرو؟ امی---

دشا دن کا ہوتا تو میں اجازت دے دیتی رات کا سوچنا بھی مت امی رات کا نہیں ہے شام کے وقت ہے پکاہ نو بجے ہم آپ کے پاس ہوں گی، وہ منہ بناتے بولی، اپنے بابا سے بات کرو، درخشندہ نے صاف انکار کرتے کہا، تو دشا کا منہ بنا، کیا ہوا؟ میرے بچے کا منہ کیوں بنا ہوا ہے؟ عامر صاحب نے بیٹی کے پھولے منہ کو دیکھتے پوچھا، میری دوست کی سالگرہ ہے امی نے منع کر دیا ہے، بابا جانی میں جاؤ؟ عامر صاحب مسکرائے، رات ہے بچے بابا جانی پلیز دامان بھائی ہمیں چھوڑ آئیں گے پھر لے بھی آئے گے، چاچو پلیز مان جائیں شرمین بھی آچکی تھی، انکل اتنا دل ہے دونوں کا تو ماں جائیں نہ منسا نے بھی ان کی سفارش کی تھی اب کی بار عامر صاحب نے گہرا سانس بھرتے تینوں کو دیکھا، او کے ٹھیک ہے مگر ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے دامان وہاں ہو گا اس سے اوپر ایک منٹ نہیں، شکریہ بابا جانی شکریہ تایا جان دونوں عامر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

صاحب سے لپٹ گئی تو انہیں نے منسا کے سر پر بھی شفقت بھرا ہاتھ پھیرا، منسا آپی آپ بھی چلو نہ اب اجازت مل چکی تھی تو اپنے لیے کپڑے سلیکٹ کرتے وہ منسا جو بھی منا رہی تھیں مگر میں کیا کرو گی وہاں جاتے میں تو کسی کو جانتی بھی نہیں، ہمیں تو جانتی ہیں نہ ہم ساتھ ہیں آپ بھی انجوائے کرنا ویسے بھی دو گھنٹے کی ہی تو بات ہے، منسا نے لب دباتے سر ہلا دیا، اور پھر وہ تینوں تیار ہونے لگی تھیں سیاہ رنگ فراک منسا کے صندل گورے رنگ پر خوب جب رہی تھی، ماشاءاللہ منسا آپی کاش میں لڑکا ہوتی تو آپ کو پٹا لیتی، زرمین کے الفاظ پر منسا کھلکھلا کر ہنس دی دامان تینوں کو دیکھتے حیران ہوا، نہ تم لوگ ماسی کی مہندی میں جا رہی ہو، ہا دامان بھائی ہم سادہ سی تو ہیں کیا کیا ہے جو آپ یہ طنز کر رہے ہے؟ دشا نے منہ بناتے بھائی سے کہا تو وہ ہنسا، کوئی کمی تھی تو وہ بھی کرتے چڑیل بن جاتی، آپ ہوں گے چڑیلے بلکہ بھوت دیو، وہ بھائی کو ڈھیروں سارے نام دیتے گاڑی میں بیٹھی، زرمین اور منسا مسکرا رہی تھیں، راستے میں بھی وہ تینوں کو تنگ کرتا رہا بابا نے کہا ہے ساڑھے آٹھ بجے کا تو ایک منٹ لیٹ نہیں ہونا سمجھی میں اپنے دوست کی طرف جا رہا ہوں واپسی میں تم لوگوں کو لوں گا، اچھا ایک کام تو کرنا تینوں میری پیاری پیاری بہین، ہوں تینوں نے حیرت سے دیکھا اتنے جلدی اتنی محبت یقیناً کچھ بڑا کہنا تھا اس نے، تمہاری سہیلی کی کوئی بڑی بہن نہیں؟ توبہ استغفرُاللہ، دامان کا قہقہہ لگا تھا زرمین کی بات پر جبکہ دشا بھائی کو آنکھیں چھوٹی کیے گھورے جا رہی تھی، جبکہ منسا اپنی امڈ آنے والی مسکراہٹ کو روک رہی تھی، مجھے نہیں لگتا تم لوگوں کو وہاں آنا چاہیے تھا دامان باہر سے گزرتے لڑکوں کو دیکھتے بولا، افففف بھائی

Posted On Kitab Nagri

اب آپ امی بن جاؤ، اچھا چلو جاؤ تینوں اپنا اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا کچھ ایسا ویسا مت کھانا اور ہاں فون آن رکھنا سمجھی، مستی مزاق ایک طرف مگر اب داماں بڑے بھائی کی طرح سمجھا رہا تھا۔جی وہ تینوں سر ہلاتے اتر گئیں، داماں نے اندر جانے تک ان کا انتظام کیا وہ اب اندر جا چکی تھیں ہوٹل کے، داماں اپنے دوست کی طرف نکل گیا، دشا اور زرمین نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا وہاں لڑکیاں ہی نہیں لڑکے بھی موجود تھے وہ لوگ کون تھے؟ اور انہیں فاریا نے بتایا کیوں نہیں تھا پہلے، یہاں تو لڑکے ہیں زرمین نے دشا کی طرف دیکھتے کہا، ہم نے آکر ٹھیک کیا نہ؟ وہ گھبرا گئی تھی، کیا ہوا تم دونوں کو؟ منسا آپی یار یہاں تو لڑکے بھی ہیں مگر ہمیں تو نہیں پتہ تھا، دشا نے فکرمندی سے کہا، تو کیا ہوا یہ تم لوگوں کے کلاس فیلوز نہیں؟ نہیں ان میں سے بہت سارے چہرے انجان تھے، ان کے کچھ کلاس فیلوز تھے مگر ان کی کلاسز کے وقت وہ ان کے ساتھ کلاس لینے آتے ادروائز لڑکیاں لڑکے الگ تھے، انہیں کو ایجوکیشن میں پڑھنے کی اجازت نہ تھی، ارے دشا زرمین کیا ہوا اور یہ؟ فاریا دور سے دیکھتے ان کی طرف بڑھی، یہ ہماری کزن ہے منسا آپی کینیڈا سے آئی ہیں، او ہیلو منسا؟ ہائے جبکہ سبھی منسا کی طرف متوجہ ہو چکے تھے لڑکے تو منسا سے نظریں نہ ہٹا پا رہے تھے، منسا کو الجھن ہونے لگی تھی، اسے یہ سب نارمل لگا تھا اپنے ملک کی طرح جہاں کسی کو دوسرے سے کوئی غرض نہ تھی، لڑکی کی مرضی کے بنا کوئی بھی لڑکا چاہے بوائے فرینڈ ہی کیوں نہ ہو وہ چھو نہیں سکتا تھا، مگر یہاں تو سب اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ ہلائی مخلوق ہو، منسا کو الجھن ہونے لگی پتہ نہیں کیوں دشا اور زرمین اپنی

Posted On Kitab Nagri

دوستوں کے ساتھ تھیں منسا بنا بتائے باہر نکل آئی، اوپر شاہد کوئی اور پارٹی ہو رہی تھی ان کا لوڈ میوزک سر کی نسوں کو اپنی جگہ سے ہلا رہا تھا، اس ہوٹل کے تینوں فلورز پر اس وقت پارٹی ہو رہی تھی، فرسٹ پر سالگرہ پارٹی جو کہ دشا لوگوں کی دوست کی تھی، جبکہ اوپر بھی کسی کی سالگرہ کی پارٹی تھی اور اس سے اوپر لڑکوں کی پارٹی ہو رہی تھی، منسا کیونکہ بیک کی طرف نکلی تھی تو تازہ ہوا نے جیسے ہی اسکے وجود کو چھوا اسے سکون سا ملا تھا، پارٹی میں آتے ان کی ڈریسنگ دیکھتے وہ حیران ہوئی تھی یہ پاکستان تو نہیں لگ رہا تھا، ہیلو بیوٹی وہ اپنی ہی سوچ میں گم تھی جب اسے اپنے قریب انتہائی قریب سے آواز آئی تھی وہ اچھلی،

ooo

کیا یہ پکی خبر ہے؟ جی سر یہ پکی خبر ہے ہوٹل کے تھرڈ فلور پر جو پارٹی ہو رہی ہے اس میں آئس نشا کیا جا رہا ہے، اس کے علاوہ وہاں پر ڈرگز کی بہت بڑی ڈیل بھی ہونی ہے، سو فیصد پکی خبر ہے، شفاقت سے کہو گاڑی نکالے، جی سر وہ سر ہلاتے چلا گیا جبکہ دمیر نے کیپ اٹھاتے پہنی اور لوڈ ریوالور چیک کرتے رکھتے اپنا فون اور اسٹک اٹھاتے وہ نکلا، اس کے آنے تک تینوں گاڑیاں تیار تھی دمیر کے لیے سپاہی دروازا کھولے کھڑا تھا، دمیر کے بیٹھتے ہی اس نے دروازا بند کیا تو گاڑیاں تیزی سے اپنی منزل کی جانب

Posted On Kitab Nagri

رواں ہوئیں، تم لوگ سامنے سے اوپر جاؤ گے جبکہ میں پچھے سے. جی سر وہ ہلاتے چاکو چوبند کھڑے تھے ، جبکہ باقی تم لوگ یہاں پر چوکنے رہنا ہو سکتا انہیں ہمارے آنے کی اطلاع مل چکی ہو اور وہ کسی اور رستے سے بھاگنے کی کوشش کریں. جی، دمیر اپنی پسٹل چیک کرتے پچھے کی طرف بڑھا تھا جبکہ انسپیکٹر اور تین سپاہی اس کے سامنے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئے، اس ڈیلر کی پولیس کو کافی عرصہ سے تلاش تھی وہ انہیں پہلے بھی دو بار چکمہ دے کر فرار ہو چکا تھا، مگر آج پہلی بار یہ کیس دمیر کے تھانے اس کے ہاتھ آیا تھا اسلیے وہ پوری تیاری سے آیا تھا، کوئی بھی مجرم اس سے کبھی بچ نہ پایا تھا، دمیر آگے بڑھتا تبھی کسی نسوانی چیخ کر وہ رکا یہ آواز؟ دمیر کے قدم رہے تھے یہ کیا وہم تھا اس کا؟ لیو مائی ہینڈ منسا کی اب کی بار آتی آواز پر دمیر کے تاثرات بدلے تھے وہ منسا کی آواز ہزاروں میں پہچان سکتا تھا یہ اس کے گھر کی عورت کی آواز تھی دمیر کیسے غلطی کھا سکتا تھا اس کی سماعت اپنی عورت کو پہچانے میں دھو نہیں کھا سکتی تھی، وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھا، سامنے کا منظر اسکا خون کھولا گیا،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Come on baby

وہ لڑکا منسا کی کلائی کو تھامے اس کی طرف قدم بڑھتے اس کے چہرے پر جھکتا اس سے پہلے دمیر کا پڑنے والا گھونسہ اسکے جبڑے کو اپنی جگہ سے ہلا گیا، منسا کی کلائی کیونکہ اس لڑکے کے ہاتھ میں تھی منسا لہرا کر اس کے اوپر گرتی اس سے پہلے دمیر نے منسا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا وہ لڑکا زمین بوس ہو چکا تھا وہ نشے میں تھا اسلیے منسا کی کلائی پر اس کی گرفت مضبوط نہ تھی منسا سیدھے آتے دمیر کے

Posted On Kitab Nagri

سینے سے ٹکرائی تھی اس کی آنکھوں کے آگے کچھ پل کو اندھیرا چھا گیا، منسا کی نسوانی وجود سے اٹھتی لیڈی کلون کی ہلکی بھینی بھینی خوشبو دمیر کے نتھنوں سے ٹکرائی تو بجائے اس کے حواس کو پر سکون کرنے کے اس کا دماغ اور خراب ہو اٹھا، وہ لڑکا اس کے اتنا قریب گیا تھا مطلب یہ مہک اس نے بھی محسوس کی تھی، چھوڑو مجھے۔منسا پہلے ہی گھبرا گئی تھی اس لڑکے سے اب دوسرا اس کی روح کانپ گئی وہ چیخنی اس سے پہلے دمیر نے منسا کو جھٹکے سے خود سے دور کیا وہ ابھی پہلے افتاد سے سنبھلی نہ تھی کہ پھر سے اس کا دماغ چکرا گیا، کس کے ساتھ آئی تم یہاں ؟ دمیر کی دھاڑ گونجی تھی منسا کا وجود کانپ گیا لرزہ طاری ہوا وہ دمیر کو ابھی تک دیکھ نہ پائی تھی، منسا نے جھٹک سے سر اٹھایا تو دمیر کی لہو رنگ آنکھیں دیکھے اس کا خون اور خشک ہوا، دمیر کو دیکھتے منسا دو قدم پیچھے ہوئی تو دیوار سے جا لگی میں نے کچھ پوچھا ہے کون لایا تمہیں یہاں ؟ منسا دیوار سے جا لگی تھی جب دمیر نے اس کے سائیڈ پر ہاتھ مارتے غراتے پوچھا، منسا کپکپانے لگی تھی دمیر کا یہ روپ دیکھتے اس کے الفاظ جیسے حلق میں ہی دم توڑ گئے آواز حلق میں ہی دب گئی، دمیر اس کے سامنے پہاڑ کی طرح ایستادہ تھا جبکہ وہ لڑکا زمین پر پڑا بے ہوش ہو چکا تھا منسا کی طرف سے جواب نہ پاتے دمیر نے اسے بازو سے جکڑتے اپنی جانب کھینچا تو منسا اسکے بے پناہ قریب آگئی اتنا کے دمیر کی گرم سانس منسا کے چہرے کو جلھسانے لگی، لہو رنگ آنکھیں جبکہ چہرے پر چٹانوں کی سی سختی یہ تمہارا کینیڈا نہیں ہے یہاں عزت دار گھروں کی بیٹیاں رات کی تاریکیوں میں کلبوں کی زینت نہیں بنتی وہ سرد لہجے میں اسے الفاظ سے تھپڑ رسید کر چکا تھا جو ہاتھ سے مارے تھپڑوں

Posted On Kitab Nagri

سے زیارہ اذیت ناک تھے، منسا بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھے دمیر کی مضبوط گرفت میں اس کے نازک کومل بازو کے گوشت میں دمیر کی انگلیوں سختی سے پیوست ہو چکی تھیں، جبکہ منسا ساکت کھڑی تھی، یہ اس دمیر سے مختلف تھا جیسے وہ گھر میں دیکھتی تھی جس جو سنجیدہ اکڑو سڑو تھا یہ تو سفاک بے رحم تھا، فل پولیس یونیفارم میں ملبوس سر پر کیپ چہرے پر چٹانوں کی سی سختی جبکہ باہوں میں نازک سی سیاہ فراک میں ملبوس منسا جو ساکت کھڑی تھی آنکھو سے لڑکھڑاتے ایک آنسو رخسار پر بہہ نکلا تھا دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے، وقت جیسے رک گیا تھا، دمیر کی نگاہ اس کی پلک کی باڑ سے بہنے والے آنسو سے ساتھ حرکت کرتی اس کے کپکپاتے لبوں پر آئی نگاہ ٹھہر گئی ان نرم گلابی چھوٹے لبوں پر اب بے نام سی پیاس جاگی تبھی کچھ گرنے کی آواز آئی تھی تو وہ جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹتے جھٹکے سے اسے آزاد کرتے ہٹا

استغفر اللہ اس کے گلے کی گلٹی معدوم ہوئی ابھرتے نگاہوں نے جو گناہ کیا تھا ابھی وہ اپنی سوچ پر لعنت بھیجتے خدا سے معافی مانگتے نگاہیں پھیر گیا، بب۔۔۔بھا۔۔۔ئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دشا کے گلے سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی وہ ابھی آئی تھی منسا کو ڈھونڈتے جب وہ اسے کہی نظر نہ آئی تو دشا اس کے پیچھے آئی تھی مگر سامنے موجود بھائی کو دیکھتے اس کا حلق خشک ہو گیا آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں جبکہ دشا کی آواز پر دمیر چونکا اور پھر پلٹا تو دشا کو دیکھتے دھر دھر کرتے ایک کے بعد ایک آسمان اس پر گرا تھا دشا کے پیچھے فق چہرا لیے زرمین بھی کھڑی تھی سفید لٹھے کی مانند دشا کا چہرا

Posted On Kitab Nagri

سفید پڑھ چکا تھا اور زرمین کا حال بھی الگ نہ تھا، وہ ایک ہی جست میں ان تک پہنچا، کس کے ساتھ آئی ہو تاہم لوگ؟ وہ بولا نہیں گر جاتھا دشا ڈر کر پیچھے ہوئی جبکہ زرمین اس کا بازو دبوچ گئی، دشا میں نے کچھ پوچھا ہے؟ وو۔۔۔وہ بھائی سس۔۔۔سالگرہ تھی دد۔۔۔۔دو۔۔۔۔دوست کی

دشا سے بولا نہ گیا دمیر نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں کچھ دیر پہلے کے الفاظ اس کی سماعت میں گونجے تھے، تبھی دشا کا فون بجا تو وہ اچھلی ڈر کے مارے فون نیچے گر گیا

دمیر نے بہن کو ایک نگاہ دیکھتے نیچے سے فون اٹھایا، جبکہ دشا اور زرمین کی نگاہ اب منسا سے ہوتی اس زمین پر پڑے شخص پر گئی تو وہ چیخ اٹھی، دمیر نے دونوں پر ایک غصے بھی نگاہ ڈالتے فون اٹھاتے کان سے لگایا، آرہی ہیں، دوسری طرف سے داماں نے فون ہٹاتے حیرت سے فون کو دیکھا اس نے تو دشا کو فون کیا تھا یہ دمیر بھائی کی آواز؟

ابھی کے ابھی جاؤ جہاں سے وہ بہن کو دیکھتے سرد آواز میں کہتے فون اس کے ہاتھ پر رکھ گیا، جج۔۔۔جی دشا کی دبی دبی سی آواز نکلی،

اس نے جلدی سے جاتے منسا کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیتے اپنے ساتھ کھینچتے چلی گئی ہربڑاہٹ اور ڈر کے مارے وہ منسا کے آنسو بھی نہ دیکھ پائی، دمیر تینوں کو جاتے دیکھتے پلٹا وہ کس لیے آیا تھا بھول ہی گیا تھا اس بیچ تبھی کسی کے کودنے کی آواز پر وہ الرٹ ہوا وہ شخص بھاگتا اس سے پہلے دمیر نے اسکی ٹانگ پر گولی چلاتے اسے زمین بوس کیا تھا،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ وہی ڈیلر تھا جو پولیس کو دیکھتے بھاگنے لگا تھا، دمیر نے جاتے اسے دبوچا جبکہ انسپکٹر اوپر باقیوں کو گرفتار کر چکا تھا،

کیا ہوا تم لوگوں کو ایسے ہڑبڑی میں کیوں ہو کیا ہوا ہے؟ منسا اپنے آنسو جلدی سے صاف کر چکی تھی مگر آنکھوں میں گلابی پن واضح تھا، منسا کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟ دامان نے پریشانی سے پوچھا

وہ۔۔۔ دمیر۔۔۔ بھائی

کیا ہوا دمیر بھائی کہاں ہیں؟

دامان الجھا

اندر

واٹ وہ یہاں کیوں؟

پپ۔۔۔ پتہ نہیں وہ بہت غصے میں ہیں وہاں زمین پر ایک لڑکا پڑا ہوا تھا، لڑکا کہاں؟ جہاں منسا تھی زرمین نے خوف کے مارے سفید پڑے چہرے سے بتایا تھا،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں دیکھتا ہوں، نن۔۔۔ نہیں ہمیں گھر جانا ہے بھائی بہت غصے میں ہیں اور پپ۔۔۔ پولیس بھی آئی ہے، دشا نے جلدی سے دامان کا بازو پکڑا اس کی نظریں سامنے پولیس پر تھیں جہاں ایک نہیں کافی سارے پولیس والے پولیس یونیفارم میں موجود تھے، کچھ ہوا تھا یہاں انہیں نکلنا ہو گا،

Posted On Kitab Nagri

دامان بھی سامنے دیکھتے فوراً سمجھ گیا تھا، وہ خیریت سے آگئی تھیں یہی بہت تھا وہ جلدی سے گاڑی ریورس کرتے سڑک پر آگیا، دامان پریشان ہو گیا تھا، اچھا خاصا مشہور ہوٹل تھا کوئی ایسی ویسی خبر تو آج تک اس کے بارے میں سنی نہ تھی پھر وہاں پر پولیس کا کیا کام، مگر اب دمیر کے آنے پر ہی پتہ لگنا تھا، منسا آر یو اوکے؟ دامان نے فرنٹ مرر میں سے منسا کے سپیڈ پڑے چہرے کو دیکھتے پوچھا، وہ بہت ڈری لگ رہی تھی کیا ہوا تھا، منسا نے سر ہلایا کچھ ہی دیر میں وہ لوگ گھر پہنچ آئی تھی دشا اور زرمین دونوں کی دمیر کے غصے سے واقف تھیں بیشک وہ دونوں سے بہت پیار کرتا تھا بہت کلئیر کرتا تھا مگر آج اسے غصے میں دیکھتے وہ دونوں ڈر گئی تھیں، منسا کون تھا وہ لڑکا اور کیا ہوا وہاں؟ دامان نے جاننا چاہا تاکہ بات کا تو پتہ چلے، اسے اپنی بہنوں پر یقین تھا وہ کسی ایسی ویسی جگہ نہیں جاسکتی تھیں،

منسا نے گھبراتے ساری بات اسے بتادی، اودشا اور زرمین دونوں نے بیک وقت اسے دیکھا تھا، تم دونوں کو منسا کا خیال رکھنا چاہیے تھا اور ایسی پارٹیوں میں آنا ہی نہیں چاہیے، لیکن بھائی اندر تو ایسا کچھ نہ تھا، جانتا ہوں مگر پتہ نہیں کون تھا وہ اور منسا یہ پاکستان ہے کینیڈا نہیں ایسے کیا بہت کم دیکھنے کو ملتے آپ کو باہر جانا تھا یا گھبراہٹ ہو رہی تھی تو آپ دشا یا زرمین سے کہتے میں تم لوگوں کو لینے آجاتا وہ تو بھائی وقت پر آگئے دامان کو اس لڑکے پر بہت غصہ آیا تھا ٹھیک کیا تھا دمیر نے،

خیر اب ایسے اڑے رنگ لے کر مت جاؤ اندر سبھی پریشان ہو جائے گے، دامان نے تینوں کو تسلی دی تو دشا نے سر ہلایا، دمیر بھائی غصہ ہوں کرے گے اب؟ دشا نے منہ بنایا تو دامان کو ہنسی آئی، بہت زیادہ

Posted On Kitab Nagri

ہوسکتا بھائی گھر سے نکلنے پر بھی پابندی عائد کر دیں اس نے بہن کو اور ڈرایا، دامان بھائی وہ روہانسی ہوئی، پاگل میں کرلوں گا بات تم لوگ فکر نہیں کرو، منسا اور زرمین اتر گئی تھی گاڑی سے جب دشا نے بھائی سے کہا تو، دشا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی،

اگئی تم لوگ؟ درخشندہ نے انہیں دیکھتے پوچھا تو ٹھٹھکی کیا ہوا ہے منسا اور تم دونوں خاموش کیوں ہو؟

منسا بچے کیا ہوا؟

منسا نے انہیں ساری بات کہہ سنائی،

درخشندہ بیگم کی مسکراہٹ غائب ہوئی، دشا میں نے کہا بھی تھا تم سے، انہوں نے غصے سے بیٹی کو دیکھا، امی مم۔۔۔مجھے کیا پتہ تھا وہ روہانسی ہوئی، چلو بیگم بچیاں ہیں اب تم تو غصہ مت ہو، عامر صاحب بھی سن چکے تھے، منسا بچے آپ کو دشا لوگوں کے ساتھ ہی رہنا چاہیے تھا، سوتی انکل میری غلطی ہے، اٹس اوکے جو ہو گیا اسے چھوڑو اچھا ہوا وقت پر دمیر آگیا،

جاؤ ابھی چینج کرتے آرام کرو، دشا نے ڈرتے ڈرتے ماں کے تاثرات جانچنے مگر درخشندہ بیگم جو غصے میں دیکھتے فوراً وہاں سے کھسک گئی، ورنہ ہو جانی تھی عزت،

آپ پریشان نہیں ہو بھائی آپ پر غصہ نہیں ہوں گے ہمیں ہی جو کہنا ہوا کہیں گے، غلطی ہماری ہے ہمیں آپ کو ساتھ رکھنا چاہیے تھا سوری دشا نے منسا سے کہا تو منسا نے نفی کی، غلطی اس کی تھی وہ تو اپنی فرینڈز کے ساتھ مصروف تھیں وہی بنا انفارم کیے نکل گئی تھی، بنا یہاں کا ماحول جانے،

Posted On Kitab Nagri

دشا چینج کرتے سونے لیٹ گئی تھی جبکہ منسا کی سماعت میں دمیر کے الفاظ اور سرخ آنکھیں گھوم رہی تھیں، اس کی سرخ آنکھیں یاد آتے منسا کا ایک دم گلہ خشک ہوا، تو پانی پینے کے لیے جگ دیکھا جس میں دشا پانی لانا بھول گئی تھی منسا کو شدید پیاس لگی تھی وہ چپل پہنتے باہر آئی

تبھی اس نے ہال میں سے کسی کو گزرتے دیکھا پہلے تو منسا کا رنگ فق ہوا مگر پھر وہ سنبھلی کیونکہ وہ ذراف تھا، جو یونیورسٹی پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا بھوک لگی تھی اپنے فریج میں سے کچھ خاص نظر نہ آیا تو یہاں کچھ کھانے کے لیے لینے آ گیا، ذراف بھی اسے دیکھتے رک گیا، ارے کیا ہوا ڈیئر اور کیسی رہی پارٹی؟ منسا نے اسے منہ بناتے خفگی سے دیکھا تو ذراف چونکا کیا ہوا تم لوگ تو جاتے ہوئے بہت خوش تھیں، انجوائے نہیں کیا؟ انجوائے کیا خاک کرنا تھا لٹا ڈانٹ کھالی اس کھڑوس۔۔۔باقی کے الفاظ منسا کے حلق میں اٹکے تھے سامنے نگاہ جاتے کیونکہ کچن کی دہلیز پر اس کے پاؤں کو بریک لگا نہ صرف بلکہ زبان جو بھی لگا تھا سامنے کچن میں دمیر موجود تھا پانی پیتے وہ بھی انہیں دیکھ چکا تھا اور شاہد سن بھی منسا کا رنگ فق ہوا، اس کے سامنے دیکھتے اس کا رنگ ایک پل میں سفید پڑا وہ اپنے پاس کھڑے ذراف کا بازو زور سے پکڑ گئی جبکہ دمیر کے گرفت گلاس پر ساتھ ہوئی تھی اس کی نظریں اس کے چہرے سے سیدھی اس کے ہاتھوں پر گئی جبکہ وہ ذراف کے پیچھے چھپ گئی ذراف بھی ایک دم چونکا اپنے پیچھے اسے چھپتے دیکھ اور پھر سامنے پانی پیتے بھائی کو دیکھا جس کی نظریں اس کے بازو پر تھیں وہ چونکا ایک پل میں اور اپنے بازو کی طرف دیکھا آہاں اس نے دل میں خوشی سے بھنگڑا ڈالتے اپنے بھائی اور پھر بازو کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

تو یہ بات ہے جبکہ وہ پانی پیتے غصے سے ایک نظر اس پہ ڈالتے وہاں سے چلا گیا او بہن ہلا کو خان چلے گئے اب بازو تو چھوڑ دو یہ تمہارا ٹیڈی بیر یا نرم و ملائم کشش نہیں ہے جس میں اپنے لمبے ناخن دھنستے اس کا ضبط چیک کر رہی ہو بھائی کے سامنے تو بڑا نارمل کول انداز میں کھڑا تھا آخر دہشت خان کمزوری ہاتھ لگی تھی، مگر ابھی وہ ایک دم سے اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹاتے بولا جہاں پر اس نے سختی سے ناخن گاڑے ہوئے تھے منسا اس کی بات سنتے شرمندہ ہوتے الگ ہوئی، سوری، اٹس اوکے وہ پانی لیتے جلدی سے بھاگ گئ بنا ذراف کو اج کی کہانی سنائے، ذراف شلف سے ٹیگ لگا گیا، ڈیئر برو جیلسی کی ہوا چل رہی موسمِ محبت کی آمد آمد ہے، ذراف ہنستے خود کلامی کرتے فریج کی جانب متوجہ ہو گیا،

فائنل پارٹ

سوری بھائی ہمیں نہیں پتہ تھا ایسا ہو گا، دشا اور زرمین نے دمیر کو دیکھتے کہا تھا جو صبح سے ان سے بات نہیں کر رہا تھا کہاں کل رات اس نے منسا کو کہا تھا کہ شریف گھروں کی لڑکیاں آدھی رات کو ہوٹلوں میں نہیں ہوتی اسے لگا تھا منسا ذراف کے ساتھ آئی تھی باہر کھانا وغیرہ کھانے غصے میں وہ اپنے الفاظ پر بھی غور نہ کر سکا تھا مگر منسا کے ساتھ دشا اور زرمین کو دیکھتے وہ حیران رہ گیا اپنے ہی الفاظ اس کے منہ پر تمانچے کی طرح لگے اگر منسا کی جگہ کوئی اور ہوتی تو کہتی بتاؤ اب اپنی بہنوں کے بارے میں کیا خیال ہے، سوری بھائی آگے سے ہم ایسی کسی جگہ پر نہیں جائیں گی، وہاں ہماری دوست کی پارٹی تھی سالگرہ

Posted On Kitab Nagri

سبھی اسکول کی کلاس فیلو تھیں، تم لوگوں کو اگر جانا تھا تو کسی بڑے کو ساتھ لے کر جاتی امی کو یا چچی کو، تم لوگوں کو پتہ اس ہوٹل کے اوپر والے فلور پر کس طرح کے لوگ تھے، اگر خدانخواستہ۔۔۔وہ کچھ کہتے رکا، اور تم لوگوں نے یہ کس طرح کی دوستیں بنا رکھی اگر سالگرہ پارٹی کرنی تھی جو کسی فیملی ریسونٹ میں کرتی ہو گھر پر بڑوں کی موجودگی میں، سوری بھائی آگے سے نہیں جائیں گی، دمیر بس کر دو بچیاں ہیں انہیں کیا پتہ تھا کہ اوپر کیا چل رہا، بچیاں خیریت سے آ گئی یہی بہت ہے، انیق صاحب نے پوتے کو ڈانٹا، آپ سوچ سکتے داداجان جب میں نے منسا کو دیکھا تو میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی ایک پل کو، اوپر سے۔۔۔اس نے کچھ کہنے سے خود کو باز رکھا، آج کے بعد تم لوگ اسطرح کی پارٹیوں میں نہیں جاؤ گی، اس سے بہتر تم لوگ گھر میں خود جو کرنا ہے کرو،

دمیر نے سختی سے کہا تھا،

سڑو کھڑوس شخص قید کر دے گھر میں منسا نے ناک چڑھاتے منہ بناتے کہا تو ذراف نے مسکراہٹ ضبط کی بمشکل کیونکہ ماحول انتہائی سنجیدہ تھا اوپر سے دمیر کا غصہ اور محترمہ کے الفاظ ذراف کا قہقہہ لگانے کا دل چاہا مگر اس کی سبھی سے ہو جانی تھی اچھی خاصی اسلیے خود کو باز رکھا،

جی بھائی، دونوں نے سر ہلایا،

اس کے پاس سارا دن ایسے ہی رنگ برنگے کیس آتے تھے دوستوں کی پارٹیوں میں ہونے والے حادثات کے جن میں معصوم لڑکیوں کے ساتھ نہ جانے کیا کیا ہوتا تھا،

Posted On Kitab Nagri

ویسے سڑو کھڑوس لگ ہینڈ سم رہے غصے میں، منسا کی نظریں دمیر پر ہی تھیں کافی دیر سے جب ذراف نے اس کی طرف جھکتے معنی خیزی سے کہا تو منسا پہلے تو چونکی اور پھر سٹپٹاتے اس کا چہرا سرخ پڑا،

مم۔۔۔مجھے کیا۔۔۔ پتہ وہ نظریں چراتے بولی،

چلوٹی شرٹ میں سیاہ ٹروزار پہنتے غصے میں وہ منسا کی دل کی دھڑکنوں میں انتشار برپا کر گیا تھا وہ اتنا وجیہہ لگ رہا تھا منسا نظریں نہ ہٹا پائی اس سے، اوپر سے ذراف کی باتیں منسا کی پلکیں لرزا اٹھیں، رخسار ٹمٹما اٹھے، بہنہ پھر کیسا ہے وہ شرارت پر آمادہ تھا دل کی دھڑکن بڑھ گئی اس نے گھبراتے سبھی کو دیکھتے خفگی سے ذراف کو دیکھا،

لگتا میرے بھائی کو نظر لگانے کا ارادہ تھا پھر، منسا نے اسے گھورا، لڑکی ابھی وقت ہے سوچ لو بندہ بڑا غصے والا ہے، مشکل ہو جائے گی

ذراف کی بے لگام زبان کے چلتے منسا نے گڑبڑاتے سامنے دیکھا تو دمیر اسے ہی گھور رہا تھا منسا کا سانس اٹکا اس سے نظریں ملتے وہ گھبراتے جلدی سے ذراف کی طرف گردن موڑ گئی، یہ ہٹلر مجھے کیوں گھور رہے اب؟ منسا نے ذراف ہو دیکھتے سرگوشی کی تو ذراف نے سامنے دیکھتے دمیر کی طرف مسکراہٹ پاس کی، دمیر نے اسے سنجیدہ تاثرات سے غصے سے دیکھا تھا، ذراف کے لیے وہاں خود کو کنٹرول کرنا مشکل ہوا کیونکہ سامنے والے تاثرات کچا چبانے والے تھے اسے،

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ڈئیر برو آپ کی ہی ہے مجھے ایسے گھورو مت، ذراف نے مسکراتے دل میں خود کلامی کرتے ایک اور مسکراہٹ پاس کرتے وہاں سے اٹھنے میں ہی عافیت جانی جبکہ منسا بھی فوراً ہی وہاں سے غائب ہو گئی، سڑواس نے اوپر جاتے مڑتے دیکھا جو دمیر کو دیکھتے فوراً گردن موڑتے کہا دمیر کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا،

Posted On Kitab Nagri

دشا بچہ کیا ہوا ہے کیوں روئے جا رہی ہو دمیر نے جیسے ہی دشا کا فون اٹھایا وہ روئے جا رہی تھی دمیر پریشان ہو اٹھا ایک تو پہلے ہی وہ اچھا خاصا پریشان تھا اوپر سے دشا کا ایسے رونا، دشا بچے کچھ ہوا ہے بتاؤ تو صحیح؟ بب---بھا---ئی---مم---منسا

دمیر چونکا منسا کے نام پر، وہ ٹیگ چھوڑتے سیدھا ہوا کیا ہوا ہے منسا کو دشا؟ وہ تفکر سے بولا،

وہ---نہیں---مل---رہی

کیا مطلب منسا نہیں مل رہی کہاں ہو تم لوگ؟ ہم لوگ باہر آئی تھی میں منسا کے لیے پانی لینے لگی تو پیچھے سے منسا کئی چلی گئی ہے، وہ کہا جا سکتی تھی دمیر اپنی چیئر چھوڑتے جلدی سے اٹھتے باہر کی طرف بھاگا اس کی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا سگنل دے رہی تھی اپنے سر کو ایسے عجلت میں باہر کی طرف بھاگتے دیکھ اسٹیشن میں سبھی حرکت میں آئے تھے کیا ہوا سر ایسے کیوں گئے ہیں؟ پتہ نہیں شاہد کچھ ہوا ہے، شفاقت کہتے باہر کی جانب بڑھا مگر اس وقت تک دمیر گاڑی زن سے بھگا لے گیا تھا بلوٹوتھ کان سے لگائیں وہ مسلسل دشا سے رابطے میں تھا اس کی بتائی جگہ پر اسے جلد از جلد پہنچنا تھا منسا یہاں کسی کو جانتی نہ تھی کوئی ان کے علاوہ اپنا نہ تھا پھر وہ کہاں چلی گئی تھی اللہ کرے وہ حفاظت سے ہو دمیر کو عجیب عجیب سے وسوسے آنے لگے تھے، وہ جتنی اسپیڈ سے جا سکتا تھا دشا تک پہنچا تھا، پولیس موبائل روکتے وہ تیزی سے اترا دشا سامنے ہی کھڑی روئے جا رہی تھی دشا منسا کب گئی تھی؟ بھائی دشا بھائی جو دیکھتے اس کے سینے سے لگتے اونچی اونچی آواز میں رونے لگی لوگ اکٹھے ہونے لگے تھے، دشا یاد کرو منسا کہی

Posted On Kitab Nagri

اور گرد جانے کی بات کر رہی ہو؟ اسے کسی جگہ جانا ہو؟ نہیں بھائی ہم لوگ ایسے ہی باہر نکلی تھیں کھلی ہوا کھانے تو چلتے چلتے پارک آ گئیں منسا کو پیاس لگی تھی میں بس اس کے لیے پانی لینے گئی تھی دمیر کا دماغ کام کرنا چھوڑ رہا تھا ایسا کیسے ہو سکتا تھا یہ پارک ان کے گھر کے قریب تھا اکثر یہاں پر دشا اور زرمین بھی آتی تھیں ہر وقت محلے کے لوگ رہتے یہ سنسان جگہ تو نہ تھی لوگ کی گزرگاہ تھی بچے کھیل رہے ہوتے پھر منسا کہاں گئی تھی دمیر نے ماتھا مسئلہ انہیں وقت ضائع نہیں کرنا تھا، دشا منسا نے کیسے کپڑے پہن رکھے؟

بلیک فراک کے ساتھ جینز اور ساتھ بلیک ہی دوپٹہ بالوں کی پونی ٹیل اور پاؤں میں سینڈل وہ جلدی سے اس کا حلیہ بیاں کرنے لگی، آپ میں سے کسی نے اس حلیے کی لڑکی کو دیکھا ہے؟ نہیں سبھی کیونکہ ان کے پاس پاس ہی تھے نگی کرتے بولے اللہ خیر، تبھی دمیر کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تھا وہاں پر کیمرے لگے تھے دشا تم گھر جاؤ سبھی کے ابھی لیکن لئیق صاحب کو پتہ نہ چلے ابھی وہ جانتا تھا منسا کی غیر موجودگی انہیں کچھ ہو جائے گا یقیناً، مگر بھائی منسا۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا منسا کو وہ مضبوط لہجے میں کہتے بھاگا پارک سیکیورٹی روم کی طرف وہاں سے پارک کی سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرتے اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی کوئی تھا جو منسا پر نظر رکھے تھا یہ تو خود دمیر کو محسوس ہوا تھا کہ کوئی ایک دو روز سے ان کے گھر پر نظر رکھے ہے یہ اس کا وہم بھی ہو سکتا تھا مگر احتیاط کے لیے اس نے گاڈر کو چوکنا رہنے کا کہا تھا باتوں باتوں میں سبھی سے بھی کہا تھا آجکل حالات ٹھیک نہیں آئے روز کوئی نہ کوئی کیس آ رہا ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسٹیشن تو سبھی احتیاط کیا کریں دشالوگ اسکول سے باہر نہ نکلیں گھر کے سامنے سے اسکول وین میں بیٹھا کریں اور گھر کے سامنے ہی آکر اترا کریں، وہ گھر میں سبھی کو ڈرنا نہیں چاہتا تھا مگر احتیاط کا کہہ دیا تھا، ویسے بھی پولیس والے کا گھر تھا سو چھپے دشمن تھے دوست کے روپ میں آجکل تو ویسے بھی وہ ایک بڑے کیس پر ہاتھ ڈالے بیٹھا تھا اسے انہی کی طرف سے شبہ تھا کہ وہ اسی پر نظر رکھے ہوں گے اسکے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ لوگ دمیر پر نہیں منسا کو ٹارگٹ کیے تھے، مگر کیوں؟ کسلیے؟ منسا سے کیا دشمنی تھی کسی کی؟ مگر اب یہ وقت نہیں تھا ان باتوں کا یہ سب سوچنے کا؟ کسی نے گاڑی سے نکلتے منسا سے کچھ پوچھا تھا فون سامنے کرتے جیسے نارملی کوئی کسی کا ایڈریس پتہ کرتا ہے اور پھر جیسے ہی منسا قریب گئی تو اس کے منہ پر رومال رکھا تھا یہ اتنا غیر متوقع اور اچانک تھا کہ منسا کو اپنے بچاؤ کا موقع ہی نہ ملا نہ وہ مدد کے لیے چیخ پائی تھی، وہ لوگ اسے گاڑی میں ڈالتے کہی لے گئے تھے دمیر کی مٹھیاں بھینچ گئی ماتھے کی رگیں ابھر گئی تھیں کون تھے ان کے منہ رومال سے کور تھے، وہ گاڑی کا نمبر نوٹ کرتے بھاگا باہر کی جانب اس کا فون گاڑی میں ہی تھا، جلدی سے سوار ہوتے اس نے پولیس اسٹیشن کال کرتے گاڑی کا نمبر ٹریس کرتے سبھی تھانوں میں اطلاع کرنے کا کہا تھا کہ گاڑی شہر سے نکل نہ پائے ساتھ ہی لوکیشن ٹریس کرنے کا کہا تھا، منسا۔۔۔ منسا کے پاس فون تھا اسے منسا کی لوکیشن ٹریس کرنی ہو گی اس کے دماغ نے جلدی سے مشورہ دیا تھا، شٹ دمیر نے اسٹیرنگ پر غصے سے ہاتھ مارا اس کے پاس منسا کا نمبر نہ تھا، دشا ایسی حالت میں نہ تھی کہ نمبر دیتی، ایک ہاتھ سے گاڑی رش ڈرائیو کرتے اس

Posted On Kitab Nagri

نے ذراف کا نمبر ملایا نیل جا رہی تھی مگر وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا، ذراف فون اٹھاؤ دمیر چیخا غصے سے مگر ذراف کی کلاس ہو رہی تھی جبکہ فون سائلنٹ پر لگا تھا مسلسل ہوتی وائبریشن پر ذراف چونکا اس نے فون نکالتے دیکھا تو چونکا دمیر اسے کیوں فون کر رہا تھا سب خیریت تھی، ہیلو

ذراف مجھے منسا کا نمبر سینڈ کرو، اس کی بات کو اگنور کرتے دمیر نے بے تابی سے پوچھا خیریت؟ منسا کو اغوا کر لیا گیا ہے، واٹ ذراف اپنی جگہ سے جھٹکے سے اٹھا تھا اس کی آواز پر باقی اسٹوڈنٹس کے ساتھ ساتھ پروفیسر بھی ڈر گئے، کب

Everything is fine.

مگر وہ کچھ بتاتے بنا صرف اتنا کہتے بھاگا باہر کی جانب

I have to go.

ذراف پروفیسر کی بات پر کہتے بھاگا، اسے کیا ہوا؟ سبھی پریشان ہو گئے تھے لگتا کوئی مسلہ ہوا ہے اس کی فیملی میں، اللہ خیر کرے ذراف کے دوست پریشان ہو گئے، پروفیسر سبھی کو دوبارہ اپنی طرف متوجہ کرتے کلاس لینے لگے ذراف بھاگتے گاڑی تک آیا تھا منسا کا نمبر وہ دمیر کو بھیج چکا تھا، دمیر نے نمبر ائی ٹی ایکسپرٹ کو بھیجتے اس کی لوکیشن ٹریس کرنے کا کہا تھا، دس منٹ بعد اس نے منسا کی لوکیشن اسے بھیج دی تھی وہ لوگ اسے لے کر ایک بند پڑی لوہے کی فیکٹری کی طرف جا رہے تھے، منسا کا فون ابھی تک آن تھا مطلب انہیں معلوم نہ تھا مگر خدا کا شکر تھا دمیر کی گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی تھی، وہ چالیس

Posted On Kitab Nagri

منٹ کی دوری پر تھا جبکہ وہ قریب پہنچ چکے تھے، دمیر کا دل دھک دھک کر رہا تھا کہ وہ اس کے جانے سے پہلے منسا کو کچھ کریں نہ اے اللہ منسا کو اپنی حفاظت میں رکھنا دمیر کا دل آج پہلی اپنی تین سالہ جاب میں اتنا خوف کھا رہا تھا، اس نے پولیس کو بھی وہاں پہنچنے کا کہہ دیا تھا، آج پہلی بار دمیر اتنا ڈر رہا تھا اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے، اس کا دل مسلسل خدا سے دعا گو تھا کہ منسا ٹھیک ہو اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے، بھائی منسا کا کچھ پتہ چلا؟ ہاں وہ اسے لوہے کی بند پڑی شہر کے باہر والی فیکٹری میں لے جا رہے ہے، ذراف کا دل بیٹھا تھا، ذراف نے بھی اسپیڈ تیز کر دی تھی، چالیس منٹ والا فاصلہ دمیر نے بیسٹ منٹ میں طہ کیا تھا جبکہ دوسری طرف ذراف کی گاڑی ٹریفک میں پھنس گئی تھی وہ شہر کے ایک کونے میں تھا جبکہ منسا دوسرے کونے پر وہ رش ڈرائیو کر رہا تھا، منسا ٹھیک ہو بس اسے جلد از جلد اس تک پہنچنا تھا،

کیا خوبصورتی ہے؟ ان میں سے ایک نقاب پوش بے ہوش پڑی منسا کے چہرے اور پھر اس کے وجود کا جائزہ لیتے ہوس زدہ نظروں سے بولا تھا، ابے ہاتھ مت لگانا اگر اسے کچھ ہوا تو باس ہماری بوٹیاں کر دے گا سالی بڑی مشکل سے ملی ہے پہلے ہی بڑا ذلیل کیا ہے اپنے پیچھے کہا کہا نہیں اوپر سے ہے بھی پولیس والے کی رشتہ دار اس سے پہلے پولیس حرکت میں آئے ہمیں وہ پین ڈرائیو لینی ہے اس کے پاس سے جس میں سارا پلان ہے، وہ غصے سے بولا، پچھلے ایک ماہ سے انہوں نے رات دن ایک کر رکھا تھا، منسا کو ڈھونڈنے کے لیے، تب جا کر ملی تھی، کیا اپنے اڈے پر لے کر جانی ہے؟ دماغ کام کرتا ہے

Posted On Kitab Nagri

تیرا، تو پھر کہاں کر جانا ہے؟ وہ شہر کے باہر جو فیکٹری بند پڑی ہے اسی طرف گاڑی موڑ لے، کیا حسین ہے وہ دوبارہ منسا کے چہرے کو للچائی نظروں سے دیکھتے بولا تھا، ابے دور رہ ابھی نہیں ہاں بعد میں کر لینا جو کرنا ہے مگر پہلے اسے صحیح سلامت باس تک لے کر جانا ہے، وہ پچھے بیٹھے شخص سے بولا تھا، تو وہ بے مزہ ہوتے پچھے ہوا مگر بعد والی بات سنتے اس کی آنکھیں چمکتی، گاڑی تیزی سے فیکٹری کی طرف جا رہی تھی، منسا جا سر سیٹ کر ایک طرف لڑکھڑایا ہوا تھا وہ دور سے اسے دیکھ رہا تھا مگر آگے بیٹھے شخص نے اسے چھونے نہ دیا اگر لڑکی کو کچھ ہو گیا تو باس ان کے سر قلم کر دے گا، پچھے ہو وہ منسا کو ہاتھ لگانے لگا تو آگے سے نکلتے شخص کی آواز نے اس کے قدم رکے، اور پھر اس نے آگے بڑھتے منسا کو بازو سے پکڑتے کھینچ کر باہر نکلا اور اپنے ساتھ گھسیٹتے لے گیا، کرسی پر بیٹھتے اس نے باس کو فون کیا، ابے رسی لا اور لڑکی کے ہاتھ پاؤں باندھ، کیوں اتنے نازک کومل ہاتھ پاؤں کو تکلیف دینی میں پکڑ لیتا ہوں وہ منسا کے چہرے کو دیکھتے بولا تو دوسرے شخص نے اسے غصے سے دیکھتے وارن کیا، اور خود تیسرے شخص سے رسی لانے کا کہا، باس رسی تو نہیں ہے، ارے نازک سی لڑکی کہاں بھاگے گی میں ہوں نہ پکڑنے کے لیے وہ بس منسا کو چھونے کے لیے بے تاب ہو رہا تھا، ہوس سے اس کے وجود کو دیکھتے بولا تھا، جا پانی لا کہ وہ بھی نہیں، وقت نہیں ہے اسے ہوش میں لانا ہے، یہ لو باس وہ پانی کی بوتل لاتے اسے دیتے بولا تو پانی ہاتھ پر ڈالتے منسا کے منہ پر چھینٹے مارے ایک بار دوسری بار منسا نے مندی مندی سی آنکھو کو کھولا تھا مگر اس کا دماغ جیسے ماؤف تھا حواس پر نیند کی دوائی کا اثر تھا،

Posted On Kitab Nagri

اس نے پھر سے پانی منسا کے منہ پر مارا تو وہ ہڑبڑا اٹھی، سامنے موجود نقاب پوش شخص کو دیکھتے اس کی آنکھیں پھٹی جبکہ دماغ ساکت رہ گیا وہ کہاں تھی؟ کون تھے یہ لوگ؟

Who are you ?

وہ لڑکھڑاتی زبان سے بولی تو وہ تینوں چونکے، کیا وہ گوری تھی؟ اس کے نقوش سے تو وہ پاکستانی لگی تھی مگر اس کا لب و لہجہ،

انہیں چپ دیکھتے منسا کا دل بن ہونے کے قریب تھا اس نے اٹھنا چاہا تو وہ جھٹکا منسا سانس روک گئی،

کون ہو تم لوگ وہ چیخی تھی حلق کے بل پوری شدت سے، چپ۔۔۔اس کی چیخ پر ہڑبڑاتے اس شخص نے تیز آواز میں کہا تھا، منسا کا وجود کپکپا اٹھا وہ خوف کے مارے اس کا رنگ پہلے ہی سپیڈ پڑھ چکا تھا اب تو گویا جیسے جان ہی نکل گئی،

دیکھ لڑکی ہم تجھے جانے دے گے بتا وہ پین ڈرائیو کہاں ہے؟ وہ نقاب پوش آگے بڑھتے بولا

دد۔۔۔ دور رہو

وہ کپکپاتی اواز میں بولی تھی آنکھوں سے آنسو رواں ہو چکے تھے، لڑکی وقت نہیں ہے بتا کہاں ہے وہ پین ڈرائیو؟ کک۔۔۔ کون سی پین ڈرائیو؟ اس کی زبان تالو سے چپک گئی تھی الفاظ بڑی مشکل سے نکلے، وہ کس ڈرائیو کر بارے میں پوچھ رہے تھے وہ نہیں جانتی تھی،

تُو ایسے نہیں بتائے گی وہ شخص آگے بڑھا تو منسا نے پوری ہمت لگاتے چیخ ماری تھی، سالی آواز نیچے اس

Posted On Kitab Nagri

نے آگے بڑھتے اسے بالوں سے دبوچا درد کی لہر منسا کے پورے وجود میں ڈور گئی، بتا کہاں ہے وہ ہیں ڈرائیو، میں نہیں جانتی وہ دوبارہ چیخی تھی، گلہ بیٹھ گیا تھا خوف سے جسم ویسے ہی سرد پڑھ چکا تھا وہ یہاں گھومنے آئی تھی ایسے حالات سے سامنا ہو گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا، وہی پین ڈرائیو جو میں نے تیرے بیگ میں ڈالی تھی ائیر پورٹ پر،

وہ اس کے چہرے پر غرایا تو منسا نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی، میں نہیں جانتی وہ ایک ہی بات مسلسل کہہ رہی تھی، اس نے کسی ڈرائیور کو نہ دیکھا تھا، اب کی بار اس کا ضبط ختم ہوا تھا وہ منسا کی گردن کو دبوچ گیا تُو ایسے نہیں بتائے گی، اسی پل فضا میں دھماکہ ہوا گولی اتتے سیدھے اس کے بازو کو چیرتے نکل گئی تھی وہ درد سے بلبلاتے چیختے ہٹا، د۔۔۔میر۔۔۔منسا کے لبوں نے حرکت کی اسے اپنے سامنے دیکھتے مگر وہ بول نہ پائی تھی گلے پر دباؤ کی وجہ سے اس کی آواز جیسے دب گئی تھی، پولیس والے جو دیکھتے ایک پل جو ان تینوں نقاب پوشوں کے رنگ فق ہوئے تھے وہ تیزی سے منسا کی طرف بڑھتے اس کے سر پر پسٹل کی نالی رکھ گیا، منسا کے وجود میں پہلے ہی جان نہ تھی کہ وہ حرکت کرتے اٹھ پاتی اب مزید اس کی سانس رک گئی تھی،

وہ پین ڈرائیو میرے پاس ہے دور رہو لڑکی سے دمیر کی ضبط سے رگیں پھول گئی تھی منسا کو ایسے دیکھتے، خون کھولنے لگا تھا، ان کی ہمت کیسے ہوئی تھی اسے چھونے کی، تیسرا نقاب پوش دمیر کی طرف گن تان گیا تھا، ہمیں ہماری ہیں ڈرائیو دے دو ہم لڑکی کو چھوڑ دے گے،

Posted On Kitab Nagri

وہ نقاب پوش دمیر کو دیکھتے بولا، پہلے لڑکی کو آزاد کرو، وہ ڈرائیو کے متعلق نہیں جانتی، دمیر نے تحمل رکھتے کہا وہ زدہ سا بھی کوئی حرکت کرتا تو یقیناً وہ منسا کو نقصان پہنچانے میں پل نہ لگاتے اڈے سمجھ داری سے کام لینا تھا،

پولیس والے ہم سے چالاکی نہیں پہلے ڈرائیو پھر لڑکی،

دمیر کے پاس اب ڈرائیو نہیں تھی وہ دیتا کیسے، اس نے قدم آگے بڑھایا،

نہ پولیس والے اس نقاب پوش نے منسا کے بالوں کو جکڑا بے دردی سے اس کے لبوں سے تکلیف دہ سسکی نکلی، منسا کے لبوں سے نکلی دردناک چیخ دمیر ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے منسا کے سر پر کھڑے نقاب پوش کے سینے میں گولی اتار گیا، گولی لگتے ساتھ ہی وہ زمین بوس ہوا تھا پل کا کھیل تھا گولی سیدھے دل میں لگی تھی وہ منسا کو اپنی طرف کھینچتے اٹھاتا اس سے پہلے دوسرے دونوں نقاب پوشوں نے ایک ساتھ ٹریگر دبایا تھا دو گولیاں ایک ساتھ نکلی جن کی آواز پر دمیر منسا کے سامنے آیا تھا اور ایک گولی اس کے سینے میں جبکہ دوسری بازو میں پیوست ہوئی تھی، خون کا فوارہ نکلا جس کی چھینٹیں منسا کی چہرے پر پڑی تھی، وہ ساکت رہ گئی دمیر نے بنا پل ضائع کیے پلٹتے ایک ساتھ دو فائر کیے تھے جو ان میں سے ایک نقاب پوش کے ٹانگ میں لگا، جبکہ دوسرے دوسرے کے بازو میں، جس کے دل پر لگا تھا وہ وہی دم توڑ چکا تھا جبکہ ایک کا پہلے ہاتھ زخمی تھا اب ٹانگ وہ پھر سے دمیر ہر وار کرتا دمیر نے پھر سے ٹریگر پر انگلی کا زور ڈالا اب کی بار گولی اس کی گردن کے آر پار ہو گی تھی وہ بے جان ہوتے زمین پر

Posted On Kitab Nagri

گرا جبکہ تیسرا اپنی جان بچاتے بھاگا تھا وہاں سے، منسا چیختے کانوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی،
دمیر منسا کی نسوانی چیخ گونجی تھی، وہ کانوں پر رکھ رکھے چیخ رہی تھی، اسے پکار رہی تھی، دمیر اس کی طرف بڑھا مگر اب اس کی ہمت جواب دے گئی تھی، دمیر کے قدم لڑکھڑائے تھے وہ گھٹنوں کے بل گرا تھا زمین پر، گرم سیال مادہ بَھل بَھل کرتے دمیر کی شرٹ کو رنگین کرتے زمین پر گرنے لگا، دمیر زمین بوس ہوا تھا تو منسا ٹرانس کی کیفیت سے جاگتے چیختے بھاگی اسکے پاس گری دمیر وہ اسے پکار رہی تھی مسلسل مگر دمیر کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں وہ گرنے کے سے انداز میں بیٹھی تھی کپکپاتے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو چھوا، دمیر تت۔۔۔ تم ٹھیک ہو دمیر پلیز آنکھیں کھولو وہ مسلسل چیخ رہی تھی اسے اٹھا رہی تھی دمیر کا سر اٹھاتے اپنی گود میں رکھا تھا منسا کے آنسو دمیر پر چہرے پر گر رہے تھے، دمیر پلیز آنکھیں کھولو منسا مسلسل روتے اسے ایک ہی بات کہے جا رہی تھی دمیر کی سماعت منسا کی آواز سن رہی تھی اس نے بمشکل آنکھو کو کھولا تھا، منسا کو سمجھ نہ آ رہی تھی وہ کیا کرے کوئی ہے وہ مدد کے لیے چیختے ساتھ ساتھ اپنا دوپٹہ دمیر کے زخم پر رکھ گئی تھی، سی کی ہلکی آواز دمیر کے لبوں سے نکلی منسا نے اس کے زخم پر کافی دباؤ ڈالا تھا خون روکنے کے لیے، آپ کو کچھ نہیں ہو گا، وہ روتے اسے تسلی دے رہی تھی دمیر مسکرایا تھا وہ خود کپکپا رہی تھی ڈر سے کانپ رہی تھی مگر ساتھ ساتھ اسے تسلی بھی دے رہی تھی کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا، دمیر کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں جنہیں وہ بمشکل کھولے ہوئے تھے منسا کے لیے اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھتے منسا نے اس کا چہرا تھپتھپایا تھا پلیز

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں بند نہیں کرنا وی روتے بولی، مگر دمیر پر غنودگی طاری ہو رہی تھی، ہٹلر پلیز سونا نہیں وہ روتے بولی کوئی ہے وہ اپنی پوری شدت سے چیخی تھی، دمیر نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر اب مشکل ہو رہی تھی، اس نے اپنی پوتی ہمت جمع کرتے گہرا سانس لیتے آنکھوں کو کھولا تو منسا کو کے آنسو سے تر چہرے کو دیکھا جس سے آنسو اس کے چہرے پر گر رہے تھے وہ اس کے لیے رو رہی تھی، بلکہ بہت شدت سے تبھی بھاری قدموں کی آواز قریب آگئی تھی، کوئی ہے پلیز ہماری مدد کرو، منسا اور زور سے چلائی کے اس کے گلے میں خراشیں پڑھ گئی، ذراف کے زمین تلے سے زمین نکل گئی تھی اس کے سر پر جیسے آسمان گرا سامنے کا منظر دیکھتے وہ کچھ پل کو جیسے ٹرانس میں چلا گیا تھا، ہٹلر پلیز آنکھیں کھولیں منسا کی آواز پر ذراف جیسے نیند سے جاگا تو بھاگا ان کی جانب بھائی منسا، ذراف منسا اسے دیکھتے کسی اپنے کو پاتے چلائی، ذراف ان کے پاس گھٹنوں کے بل گرا زمین پر بھائی آپ ٹھیک ہیں یہ کیا ہوا، ذراف بہتے خون کو دیکھتے بوکھلا گیا تھا، تبھی پولیس والے بھاگتے وہاں داخل ہوئے تھے، پلیز ہماری مدد کرو، منسا چیخی سر سبھی دمیر کو ایسی حالت میں دیکھتے ساکت ہوئے، تو دمیر نے آنکھیں کھولیں سرخ لہو رنگ ذراف کو دیکھتے اس نے اپنے لبوں پر زبان پھیرتے تر کیا م۔۔۔ من۔۔۔ منسا کو

۔۔۔ گ۔۔۔۔ گھر۔۔۔۔۔ لے۔۔۔ جاو

دمیر نے ذراف کو دیکھتے بمشکل اپنی ساری ہمت جمع کرتے کہا تھا اس کا رنگ سفید پڑھنے لگا تھا، جبکہ بولنا مشکل ہو رہا تھا، نہیں میں کہی نہیں جاؤ گی آپ کو چھوڑ کر، منسا روتے انکاری ہوئی، ذر۔۔۔ اف

Posted On Kitab Nagri

بھائی پلیز کچھ نہیں بولیں ایمبولینس ذراف نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے فون نکالا دمیر غنودگی میں جا چکا تھا، ذراف سے پہلے ہی پولیس والے ایمبولینس کو کال کر چکے تھے، ہمیں سر کو باہر لے کر جانا ہے

ایمبولینس پہنچنے والی ہوگی شفاقت ذراف اور منسا کو پیچھے ہونے کو بولا تو ذراف ہٹا دمیر کا سر منڈا کی گود سے اٹھالیا گیا منسا کے گلے میں جولتا دوپٹہ جو دمیر کے زخم پر رکھا تھا پیچھے ہونے سے اس سے خون کے قطرے گرنے لگے تھے، منسا کے سارے کپڑے دمیر کے خون سے بھر چکے تھے، جب تک وہ نیچے آئے تب تک ایمبولنس بھی آچکی تھی منسا اور ذراف دمیر کے ساتھ ایمبولنس میں تھے اسے فوراطبی امداد دی جارہی تھی دمیر بے ہوش ہوچکا تھا چہرے پر آکسیجن خون روکنے کے لیے نرس نے زخم پر کاٹن رکھا ہوا تھا، منسا مسلسل ہوتے اس کا ہاتھ تھامے تھی مضبوطی سے، کچھ ہی منٹوں کے بعد دمیر ہاسپٹل میں تھا منسا دیوار سے ٹیک لگائے منہ پر ہاتھ رکھے روئے جا رہی تھی ساتھ ساتھ دمیر کی سلامتی کی دعا مانگ رہی تھی ذراف نے گھر اطلاع دے دی تھی، وہ اضطراب سے چکر کاٹ رہا تھا ساتھ اپنے بھائی کے لیے دعا گو تھا، اس کے پاس منسا کو چپ کروانے کے لیے دو بول تسلی کے نہ تھے وہ خود ڈر گیا تھا دمیر کو ایسے حالت میں دیکھتے، منسا کا وجود کانپ رہا تھا وہ دعا گو تھی اپنے رب سے یہ سب اسی کی وجہ سے ہوا تھا دمیر اس حالت میں اس کی وجہ سے تھا خون بہت بہ چکا تھا دمیر کو آپریشن تھیٹر میں لے گئے تھے کیونکہ وہ خود ایک پولیس آفیسر تھا ڈاکٹرز نے فوراً علاج شروع کر دیا تھا ورنہ کوئی عام انسان ہوتا تو سو تماشے کرتے پولیس کیس ہے، گھر والے پہلے آئیں، پیسے جمع ہوں وغیرہ وغیرہ، منسا؟

Posted On Kitab Nagri

دامان بھاگتا ہوا آیا تھا بلکہ سبھی تھے گرینڈ پا منسا کے رونے میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا اس کی ہچکیاں بلند ہو گئی منسا بھائی کیسے ہیں؟ دامان تفکر سے بولا منسا میرا بچہ کیسا ہے؟ ذراف خون دینے جا چکا تھا درخشندہ بیگم منسا کو بازو سے تھامتے روتے بولیں، منسا کی ہچکیاں بلند ہو رہی تھی گلے میں آنسو کا گولہ سا اٹک گیا تھا اس سے بولا ہی نہ جا رہا تھا، اس کے خون آلود کپڑے شفاقت دمیر کیسا ہے؟ عامر صاحب منسا ہی حالت سمجھے گئے تھے کہ وہ بتانے کی کیفیت میں نہیں وہ سیدھے حوالدار کی طرف بڑھے، سر کو دو گولیاں لگی ہیں ایک بازو میں دوسری سینے پر، خون کافی بہہ گیا ہے، تبھی دروازے کھولا اور نرس بھاگتی آئی، پیشنٹ کے گھر والے آ گئے کیا؟ جی ڈاکٹر بھائی کیسے ہیں دامان جلدی سے نرس کی طرف بڑھے، ہمیں خون کی اور ضرورت ہے اپ کو خون دینا ہو گا ہمارے پاس جو تھا وہ لگ چکا ہے مگر اور خون کی ضرورت ہے، میرا اور بھائی کا خون سیم ہے دامان نے جلدی سے کہا آپ آئیں میرے ساتھ، نرس اسے لے گئی، میرا بچہ کیسا ہے؟ درخشندہ نے نرس کا بازو پکڑا، آپ دعا کریں آپریشن جاری ہے وہ کہتے جلدی سے چلی گئی،

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے مم۔۔۔ میں زمہ دار ہوں منسا روتے یہی الفاظ کہے جا رہی تھی، بچے اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے عاطر صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے سر تھپتھپایا منسا کی آنکھوں کے سامنے دمیر کا خُون میں لَت پَت جسم آ چکا تھا بلکہ اسے خود سے آتی خون کی بُو اس کے کپڑوں پر جا بجا دمیر کا خون لگا تھا اس کا دوپٹہ دمیر کے خون میں ڈوبا ہوا تھا، اس کا جسم کانپ رہا تھا، دادا کے سینے

Posted On Kitab Nagri

سے لگی روئے جارہی تھی، کافی وقت گزر چکا تھا، بھابھی آپ دعا کریں دمیر کو اللہ تعالیٰ زندگی اور صحت عامہ عطاء کرے آمین رافعہ جیٹھانی کو تسلی دیتے خود بھی دعا گو تھی، دشا بھی بھائی کے لیے روئے جارہی تھی زرمین بھی رولیتی کبھی دعا کرلیتی اور کبھی دشا کو چپ کروالیتی دو گھنٹے ہو چکے تھے، کوئی تو پوچھو میرا بچہ کیسا ہے؟ درخشندہ نے روتے کہا، ذراف اور داماں آچکے تھے خون دے کر شفاقت دونوں کے لیے جوس لے آیا تھا مگر ایک گھونٹ بھی کیسے اترتا ان کے گلے سے ان کا بھائی اندر درندگی اور موت سے لڑ رہا تھا، سبھی رو نہیں دعا کرو دمیر میرا بہادر بچہ ہے ایسی چوٹیں لگتی رہتی مردوں کو انیق صاحب کی آنکھیں نم تھیں مگر وہ خود کو مضبوط کرتے بولے تھے، ان شاءاللہ دمیر ٹھیک ہو جائے گا لئیق صاحب نے دوست کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا، آپریشن تھیٹر کی لائٹ آف ہوئی تھی سبھی کی دھڑکنیں تھمی ڈاکٹر اپنا ماسک نیچے کرتے باہر نکلا تھا ڈاکٹر میرا بیٹا کیسا ہے؟ عامر صاحب آگے بڑھے، آپریشن کہاں رہا ہے مگر خون بہت بہہ چکا آپ لوگ دعا کریں ابھی چوبیس گھنٹے کافی کریٹیکل ہیں، باقی جو خدا کی مرضی ڈاکٹر عامر صاحب کا کندھا تھپتھپاتے کہتے آگے بڑھ گیا، اے اللہ میرے بیٹے کی حفاظت فرما اسے میری زندگی بھی لگ جائے عامر صاحب اوپر آسمان کی طرف دیکھتے بھاری گُلوگیر لہجے میں بولے تھے، ان شاءاللہ دمیر جلد پہلے بھی طرح ہو جائے گا بھائی صاحب آپ فکر نہ کریں میرا اللہ ہمارے بچے کو جلد صحت یابی عطا کرے گا تبھی دروازے کھلا اور دمیر کو اسٹیچر پر باہر لایا گیا تھا، وہ بے ہوش تھا چہرے پر آکسیجن سفید کپڑا اس کی گردن تک تھا، اسے آئی سی

Posted On Kitab Nagri

یو میں شفٹ کرنے لگے تھے، ہاتھ پر لگی خون کی نالی اور ایک طرف گلوکوز کی نالی منسا کے آنسو میں اسے دیکھتے روانی آئی تھی، وہ اس حالت میں اس کی وجہ سے تھا، منسا نے ایک ہاتھ سے دادا کی قمیض کو مٹھی میں سختی سے جکڑا تھا، جبکہ دوسرے سے اپنی ہچکی کا گلہ گھونٹا تھا، لئیق صاحب نے منسا کو تھاما دمیرے میرے بچے درخشندہ نے سینے پر ہاتھ رکھا اپنے بچے گبرو جوان بیٹے کو ایسے دیکھنا کیسے ایک ماں برداشت کرتی وہ پیچھے کو گرتی تبھی رافعہ نے اسے تھام لیا، دمیر کو آئی سی یو میں لے گئے تھے، آپ سبھی اب یہاں رک نہیں سکتے ذراف داماں بچے سبھی کو گھر لے جاؤ، میں اپنے بچے کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی، بھابھی آپ گھر جائیں میں اور بھائی صاحب یہاں ہیں، منسا بچی ڈری ہوئی ہے دشازمین آپی کو گھر لے جاؤ آپ گھر جائیں میں اور داماں رکتے ہیں، نہ بچے ہم یہاں ہیں تم لوگ صبح آجانا گھر جاؤ سبھی کا خیال رکھنا، میری انسپیکٹر سے بات ہوگئی ہے گھر پر سکیورٹی کا بندوست کر دیا گیا ہے، منسا بچی کا خیال رکھنا وہ لوگ وہاں سے بھاگ گئے تھے، وہ کون تھے کیوں یہ سب کر رہے ابھی معلوم نہیں اس لیے گھر پر چوکنا رہنا، عاطر صاحب ذراف اور داماں کو الگ کرتے ہدایت کرتے بولے جبکہ ذراف اور داماں نے سر ہلایا، چچا جی آپ لوگ بھی گھر جائیں، منسا بچے چپ کر جاؤ کچھ نہیں ہوا آپ ٹھیک ہوان شاءاللہ دمیر بھی جلد ٹھیک ہو جائے گا، وہ جب سے آئے تھے تب سے منسا ایسے ہی ہچکیوں میں رو رہی تھی، اسکی گردن پر دبوچنے کا نشان تھا انہیں نے دکھ سے منسا کو دیکھا جاؤ گھر چینج کرو جا کر، وہ ضبط کرتے پیچھے ہو گئے، اپنے ملک کے حالات پر انہیں افسوس ہوا تھا جہاں گھر کی بیٹیاں بچیاں محفوظ نہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تھیں، منسا کے اغواء ہونے کا انہیں پتہ چل چکا تھا، کتنے کم ظرف تھے وہ لوگ ایک معصوم کا بھلا کیا قصور تھا دمیر سے انتقام لینا تھا اسے ڈرانے کے لیے اس کے اپنوں کو نقصان دینے کی کوشش کی گئی تھی، منسا جانے سے انکاری تھی مگر ذراف نے اسے سمجھایا تھا کہ وہ پھر اسے لے آئے گا، و۔۔۔وہ ممم۔۔۔میری وجہ۔۔۔سے۔۔۔اس۔۔۔حالت۔۔۔میں۔۔۔

نہیں تمہاری وجہ سے نہیں بھائی اس حالت میں پاگل تم بس دعا کرو بھائی ٹھیک ہو جائیں، اور اللہ کا شکر ہے تم باحفاظت ہو کتنا ڈر گئے تھے بھائی اور میں بھی جب پتہ چلا تھا، ذراف اسے تسلی دیتے بتانے لگا، وہ لوگ گھر آ گئے تھے، ڈری ہوئی تھی ذراف نے زرمین کو اس کے ساتھ رہنے کا کہا تھا دشا تو خود ٹھیک حالت میں نہ تھی

تھی تو زرمین بھی مگر ذراف نے اسے منسا کا خیال رکھنے کا کہا تھا، دونوں حادثے اسے اچھا خاصا ڈرا گئے تھے، منسا نے نہا کر چینج کیا مگر اس کا دماغ دمیر میں ہی اٹکا ہوا تھا، کیا اسے ہوش آیا تھا کہ نہیں وہ ٹھیک تو تھا؟

زرمین ہاسپٹل سے فون آیا زرمین اس کے لیے نیم گرم دودھ کا گلاس لے کر آئی تو منسا نے پوچھا،

د۔۔۔دمیر کک۔۔۔کیسے ہیں؟

ابھی ہوش نہیں آیا، زرمین اپنے آنسو پیتی بولی آپ دودھ پی لیں، منسا نے نفی کی، امی نے کہا ہے آپ دودھ پی کر آرام کر لیں، زرمین نے دوبارہ کہا تو منسا کے حلق میں آنسو کا گولا سا پھنسا جیسے وہ بے دردی

Posted On Kitab Nagri

سے لب کاٹتے ضبط کر رہی تھی، جج۔۔۔جب۔۔۔فون آئے تو مم۔۔۔مجھے بتاتا

جی زرمین سر ہلاتے چلی گئی تو منسا کے آنسو پھر سے بہنے لگے اسے اتنی تکلیف کیوں ہو رہی تھی اتنی تکلیف تو اس آدمی کے اس کی گردن دبانے پر نہیں ہوئی تھی، دمیر کا اس کے سامنے آنا اس کے الفاظ منسا کی سماعت میں گونجے تھے، اسے ہاتھ مت لگنا وہ پن ڈرئیو میرے پاس ہے وہ نہیں جانتی اسے چھوڑ دو میں نے کہا آپ ے غلیظ ہاتھوں سے اسے چھونا مت ورنہ مجھ سے برا ہوئی نہیں ہو گا، دمیر کی ابھری نیلی رگیں دمیر کی دھاڑ گونجی تھی اس کی آنکھوں میں اتراتا خون دیکھتے وہ آدمی خود بخود منسا سے چند قدم دور ہٹا تھا، اس کے لیے دمیر نے خود پر گولی کھائی اس کے لیے دمیر نے ہتھیار ڈالے، وہ اس حالت میں منسا کے لیے گیا تھا، منسا گرینڈ پا منسا دادا کی شفقت بھری آواز سنتے اٹھتے بھاگ کر ان کے سینے سے لگ گئی، میری بچی تم ٹھیک ہو؟ مم۔۔۔میں ٹھیک ہوں مگر میرے لیے اس نے خود پر گولی کھالی وہ روتے بکھرے الفاظ میں بولی، اسے کچھ ہو گا تو نہیں نہ گرینڈ پا؟ وہ روتے معصومیت سے بولی، کچھ نہیں ہو گا ان شاءاللہ جلد دمیر صحت یاب ہوتے گھر آجائے گا، تم نے دودھ نہیں پیا یا؟ مجھے بھوک نہیں، بس دو گھونٹ بچہ انہیں نے منسا کو زبردستی دودھ پلایا منسا لئیق صاحب کی گود میں سر رکھتے لیٹ گئی تو وہ منسا کے بالوں میں آہستہ آہستہ انگلیاں چلانے لگے، بچے میں جب منسا کو نیند نہ آتی تو وہ اسے کہانیاں سناتے ایسے ہی سلاتے تھے آج پھر وہ ڈری ہوئی تھی، لئیق صاحب کے محبت شفقت بھرے لمس پر منسا نیند میں جانے لگی کچھ ہی دیر بعد وہ گہری نیند میں چلی گئی تھی، لئیق صاحب اس پر کمبل

Posted On Kitab Nagri

اوڑھتے لائٹ آف کرتے آہستگی سے باہر نکلے، دمیر کو ہوش آیا؟ رات گہری ہو چکی تھی کسی نے ایک نوالہ نہ کھایا تھا، ملازمہ نے کھانا بناتے سبھی کو باری باری کہا تھا کھانے کا مگر سبھی نے انکار کر دیا تھا خطاکہ انیق صاحب اور لئیق صاحب نے بھی انکار کر دیا تھا انیق ان شاء اللہ دمیر جلد ٹھیک ہو جائے گا ،ذراف اور دامان بار بار ہاسپٹل فون کرتے اطلاع کے رہے تھے وہاں بھی نہ جاسکتے تھے گھر میں سب اکیلے تھے، ساری رات آنکھوں میں کٹ گئی تھی، داداجان آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی آپ آرام کر لیں تھوڑا دامان نے انیق صاحب سے کہا آپ بھی اب آرام کریں نہ بچے مجھے نیند نہ آئے گی انیق صاحب کے ساتھ ساتھ لئیق صاحب نے بھی انکار کر دیا تھا، صبح کا اجالا پھیلنے لگا تھا، ابھی تک دمیر بے ہوش تھا ڈاکٹر نے چوبیس گھنٹے کہے تھے جن میں سے اٹھارہ گھنٹے گزر چکے تھے، دمیر منسا نیند میں بے چین ہو رہی تھی سارا واقع اس کے آنکھوں کے سامنے فلم کی طرف چل رہا تھا خواب میں وہ بے چینی سے گردن کو دائیں بائیں حرکت دے رہی تھی تبھی گولی چلی اور دمیر کے سینے میں پیوست ہوتے خون کا فوارہ سا پھوٹ نکلا تھا جس کے چھینٹے دور تک اڑے منسا نیند میں چیخ کر اٹھی تھی دمیر کا نام پکارتے، اس کا جسم پسینے میں شرابور تھا جبکہ سانس بکھرا ہوا گہرے گہرے سانس لیتے وہ جھٹکے سے اٹھی تو نگاہ سامنے گھڑی پر گئی جہاں سات ہو چکے تھے خود پر سے کمبل کھینچ کر ہٹاتے اٹھتے ننگے پاؤں باہر کی جانب بھاگی بدحواسی میں اتنا وقت ہو چکا تھا رات گزر چکی تھی دمیر کیسا تھا؟ منسا کیا ہوا؟ رافعہ بیگم ڈر گئی اسے بھاگ کر آتے دیکھ ذراف اور دامان ہاسپٹل جا چکے تھے جبکہ درخشندہ بیگم تو صبح سے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مصلے پر بیٹھیں تھیں، رافعہ بیگم نے بھی نماز تلاوت کے بعد سبھی کے لیے ناشتہ بنایا تھا گھر میں دو بزرگ تھے جو رات سے بھی بھوکے تھے ہاسپٹل بھی ناشتہ بیجھا تھا ساتھ ساتھ وہ دمیر کی صحت یابی کے لیے دعا گو تھیں، دشا اور زرمین بھائی کے لیے آیت کریمہ کا ورد کر رہی تھیں، ہاسپٹل سے فون آیا ؟اس نے بے تابی سے پوچھا تو رافعہ چونکی اور پھر سر ہلایا، ہوش آیا دمیر ہو؟ پہلی بار آج رافعہ حیران ہوئی تھی منسا کے لہجے کی بے تابی پر پر شاہد یہ اس کا وہم تھا، نہیں ابھی نہیں منسا کا رنگ سپیڈ پڑا، تمہارے جوتے کہاں ہیں؟ رافعہ کے کہنے پر منسا کی نگاہ اپنے پاؤں کی طرف گئی وہ ننگے سر ننگے پاؤں تھی ، جاؤ جوتے پہنو، منسا سر ہلاتے پلٹ گئی، کئی بار ذراف اور داماں سے بات ہو چکی تھی در خشندہ بیگم ہاسپٹل جانا چاہ رہی تھیں مگر وہاں سب نے کیا کرنا تھا دعا تو گھر سے بھی کی جا سکتی تھی، بڑی مشکل سے چند گھونٹ چائے پی تھی در خشندہ نے رافعہ کے اصرار پر، چوبیں گھنٹے گزر چکے تھے اب ڈاکٹر دمیر کی کنڈیشن پر پریشان تھے، اسے ہوش نہیں آیا تھا، رافعہ نے ذراف کو فون کہتے کہا تھا وہ تائی کو لے جائے در خشندہ کی طبیعت خراب ہو چکی تھی اپنی شام ہونے لگی تھی، دشا کا روتے الگ برا حال تھا زرمین نے بڑی مشکل سے اسے سمبھالا ہوا تھا، منسا سب کو دیکھ دیکھ کر اور روئے جا رہی تھی، کیوں وہ باہر گئی؟ اگر وہ نہ جاتی تو یہ سب نہ ہوتا، اس نے بے دردی سے آنسو کو اپنی کلائی سے پونچھا کون سی پن ڈرائیو کو مانگ رہے تھے وہ لوگ؟ منسا کے دماغ میں کل کے بعد آج ایا تھا یہ سوال کیوں اڈے اغواء کیا گیا تھا دمیر کی حالت دیکھتے نہ اس کا دھیان گیا تھا نہ کسی نے سوال کیا تھا کہ اسے کیوں اغوا کیا گیا کون تھے وہ

Posted On Kitab Nagri

لوگ سبھی دمیر کی حالت کو لیتے پریشان تھے پولیس منسا سے پوچھنا چاہتی تھی مگر سب کی حالت دیکھتے فلوقت سبھی خاموش تھے دمیر کے بیاں کے لیے منسا اس کی ریلیٹو تھی اسلیے پولیس نے منسا سے جیرانہ کی تھی، منسا اٹھتے اپنے بیگ کی تلاشی لینے لگی مگر اس کے پاس کچھ نہ تھا سارا کمرا اس نے بکھیر دیا تھا، منسا بچے کیا ہوا کیا تلاش کر رہی ہو؟ لئیق صاحب اس کے پاس آئے تو حیران رہ گئے کمرے کی بکھری حالت دیکھتے، و۔۔۔وہ پن ڈرائیو مانگ رہے تھے، وہ الماری میں سر دیئے سوں سوں کرتی بولی اپنے آنسو کو دوبارہ صاف کرتے، پن ڈرائیو؟ لئیق صاحب چونکتے خود کلامی سے بولے،

کون سی پن ڈرائیو؟ میں نہیں جانتی مگر وہ لوگ پن ڈرائیو مانگ رہے تھے، اب کی بار لئیق صاحب بھی الجھن گئے تھے، اگر وہ کس پن ڈرائیو کے متعلق بات کر رہی تھی؟ پلیز مل جاؤ اگر میرے پاس ہو تو، اسے ہاتھ مت لگنا وہ میرے پاس ہے، دمیر کے الفاظ گونجے اس کی سماعت میں، وہ۔۔وہ دمیر کے پاس ہے مگر میں نے تو کوئی پن ڈرائیو انہیں نہیں دی، وہ سر ہاتھوں میں تھام کر زمین پر بیٹھتی چلی گئی، منسا بچے سنبھالو خود کو، اگر وہ دمیر کے پاس ہے تو یقیناً اس میں کچھ ایسا ویسا ہو گا اسلیے وہ اسے حاصل کرنا چاہتے لئیق صاحب منسا کو تسلی دیتے سمجھ گئے تھے، مگر سوال یہ تھا وہ منسا کو کیوں لے کر گئے کیا کسی اور کے گمان میں؟ درخشندہ بیگم آئی سی یو کے باہر بیٹھی مسلسل تسبیح پڑھتے دمیر پر پھونک رہی تھی تائی جان آپ کو گھر لے جاؤ؟ نہیں انہیں نے نفی کی، تو پھر تھوڑا سا کچھ کھا لیں، امی ذراف ٹھیک کہہ رہا ہے دوبار نوالے صرف دامان نے نوالہ بناتے ان کے منہ کے قریب کیا، گھر اسے ابھی رات کا کھانا آیا تھا

Posted On Kitab Nagri

ذراف نے زبردستی عامر صاحب اور عاطر صاحب کو گھر بھیج دیا تھا، آج دوسری رات تھی دمیر کی بے ہوشی میں، دامان نے ماں کو زبردستی کھانا کھلا دیا تھا جبکہ گھر میں زرمین نے دشا کو، منسا بچے۔۔۔ لئیق صاحب کہتے رکے منسا جائے نماز پر بیٹھی دعا کی صورت ہاتھ آئے بند آنکھوں سے دعا مانگ رہی تھی، منسا لئیق صاحب کو اپنی جان سے زیادہ لاڈلی تھی مگر نماز کے لیے وہ خفا ہو جاتے اس پر کیونکہ انہیں ہر روز اسے کہنا پڑتا تھا، اسے کھانے پہننے میں مکمل آزادی تھی مگر ان کی پوتی پرائے دیس میں اپنے مہذب سے دور جاتی انہیں یہ گوارہ نہ تھا ہارون پر بھی وہ سختی کرتے تھے مگر وہ پھر بھی کچھ کچھ ان کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا لڑکا تھا مگر منسا کے معاملے میں انہیں نے نگاہ سخت رکھی تھی اس معاملے میں، مگر آج اسے کہے بنا جائے نماز پر بیٹھتے اس کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی، الحمدللہ انہیں نے دل سے کہا اے اللہ میرے بچی کے ہاتھوں کی لاج رکھ لینا انہیں نے دل سے دعا کی تھی، منسا جائے نماز طے کرتے نیچے آئی جہاں دشا صوفے پر ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی، دشا ٹھیک ہو؟ دشا نے بھیگی پلکیں اٹھائیں، تو منسا نے اسے ساتھ لگا لیا سوری دشا میری وجہ سے۔۔۔اپ کی وجہ سے نہیں ہوا آپ گلٹ میں نہ رہیں، دشا بھیگی آواز میں بولی تو منسا نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا وہ تھی تو اس سے کچھ ماہ بڑی مگر اس وقت وہ اس سے بہت بڑی اور سمجھ دار لگ رہی تھی، دشا اس کی گود میں سر رکھتے آنکھیں موند گئی، تو منسا جسے گرینڈ پا اسے سلاتے تھے ویسے اس کے بالوں میں آہستہ آہستہ انگلیاں چلانے لگی دشا کل ساری رات سے سوئی نہ تھی نہ دن میں اسوقت وہ غنودگی میں جانے لگی تھی، شش زرمین

Posted On Kitab Nagri

آتے کچھ کہتی جب منسانے اسے اشارہ کیا تھا، زرمین مسکرائی بھیگی پلکوں سے، دشا گہری نیند میں چلی گئی تھی، رافعہ بیگم کمر سیدھی کرنے کے لیے صوفے پر ہی لیٹی تو وہ بھی وہاں ہی سو گئی تھی، زرمین اور منسا جاگ رہی تھیں جبکہ لئیق صاحب اور انیق صاحب بھی لیٹ گئے تھے مگر جاگتے دمیر کے متعلق بھی باتیں کر رہے تھے، تبھی فون کی اچانک ہونے والی گھنٹی پر منسا اور زمین بوکھلا گئی دشا کی نیند سے ڈر کر جاگی عاطر صاحب نے فون اٹھایا، دمیر بھائی کو ہوش آگیا ہے،

اللہ تیرا شکر الحمد اللہ عاطر صاحب کی خوشی اور خدا کا شکر ادا کرنے پر سبھی نے سکون کا سانس لیا تھا، دمیر کو پورے بتیس گھنٹوں کے بعد ہوش آیا تھا، مگر زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے جو کمزوری تھی اس کی اور دوائیوں کے زیر اثر ہونے سے وہ دوبارہ غنودگی میں چلا گیا تھا مگر اب وہ خطرے سے باہر تھا، جاؤ بچے تینوں آرام کرو اللہ کا شکر ہے رافعہ نے تینوں سے کہا، اور خود بھی آرام کرنے کے لیے چلی گئی،

امی بھائی کو ہوش آگیا ہے چلیں میں آپ کو گھر چھوڑ آؤ آپ کی طبیعت پھر سے خراب ہو جائے گی

ابھی کچھ وقت ہے فجر میں، داماں ٹھیک کہہ رہا ہے

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تائی جان آپ اور دامان جائیں میں ہوں یہاں، میں امی کو چھوڑ کر آجاتا ہوں، نہیں تم آرام کرتے صبح آجانا، ذراف نے اسے روکا، جاؤ تائی جان کو گھر لے جاؤ، میں یہی ٹھیک ہوں، تائی جان ضد نہ کریں بھائی اب ٹھیک ہیں، پھر تم اپنا اور دمیر کا خیال رکھنا. جی درخشندہ ذراف کا ماتھا چومتے چلی گئی، ویسے بھی ایک بجے تو دمیر کو ہوش آیا تھا ابھی اڑھائی کا وقت ہو چکا تھا،

ooo

منسا آپی آپ ہاسپٹل چلیں گی؟ زرمین نے منسا سے پوچھا سبھی جا رہے تھے، عامر صاحب تو صبح فجر کے وقت ہی چلے گئے تھے، ہاں منسا بچے آپ بھی چلو ویسے بھی شفاقت نے کہا ہے آپ کا بھی بیان لینا ہے، جی وہ محض سر ہلا گئی وہ سب پہنچے تو دمیر مکمل ہوش میں آچکا تھا بلکہ نارمل روم میں بھی شفٹ کر دیا گیا

Posted On Kitab Nagri

تھا، دمیر تکیوں کے سہارے بیٹھا ہوا تھا، جب دروازا کھولتے سبھی اندر داخل ہوئے، سب سے آخر میں منسا تھی، پرپل سوٹ میں سر پر پرپل ہی پیور کا دوپٹہ ٹکائے، بالوں کی پونی ٹیل بنائے، کیسا ہے میرا بچہ درخشندہ نے دمیر کے ماتھے کو چومتے نم آنکھوں سے پوچھا، ٹھیک ہوں الحمدللہ امی سبھی نے باری باری اس سے پوچھا تھا دشا کو رونے لگی تھی اس کے ساتھ لگتے، منسا کی پلکیں بھی بھیگ اٹھی، دشا بچے کیا ہو گیا ہے میں ٹھیک ہوں دیکھو الحمدللہ تمہارا بھائی فٹ ہے، اب رونا نہیں اس نے انسو صاف کیے تو دمیر نے اسے ڈانٹ کر کہا، بھائی آپ نے ڈرا دیا تھا، اور میرا بچہ اتنا کمزور دل ہے ڈر گیا ابھی تو ڈاکٹر بننا ہے دونوں نے زرمین کی بات پر اس نے کہا تو زرمین روتے ہنس دی، اور دشا بھی، تبھی دمیر کی نگاہ منسا کی طرف اٹھی جو خاموش ایک طرف بڑھی تھی، مگر وہ ٹھٹکا اس کی آنکھوں کے گوشے نم دیکھتے منسا تم ٹھیک ہو؟ منسا نے اپنے نام کی پکار کر گھنی پلکوں کی جھالر کو اٹھایا تو دونوں کی نظریں ملی تھیں، اس سے پہلے منسا کے آنسو پلکوں کی باڑ کو پار کرتے وہ سر ہلاتے دوبارہ پلکیں جھکا گئی، دمیر بچے کون لوگ تھے وہ ؟ نہیں معلوم، اسنے نفی کی، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے منسا بچی کو اللہ نے اپنی حفاظت میں رکھا مجھے تو سمجھ نہیں آرہی ہمارے ایریا میں ایسا واقع پہلی بار ہوا ہے اب تو اپنے دروازے کے سامنے بھی بندہ محفوظ نہیں اللہ نے شکر ہے کسی بڑے نقصان سے بچا لیا، دمیر تم جیسے پہنچے تھے وہاں؟ تبھی دستک دیتے شفاقت نے دروازہ کھولا، اسلام وَعلیکم سر کیسے ہیں اب؟ الحمدللہ دمیر نے سر ہلایا، سر ہمیں آگے کی کاروائی کے لیے بی بی کا بیاں لینا ہو گا اور آپ کا بھی، دمیر نے منسا کو دیکھا منسا کا رنگ سپیڈ پڑا تھا، تم جاؤ

Posted On Kitab Nagri

منسا سے میں خود پوچھ لوں گا، جی سر وہ سر ہلاتے باہر چلا گیا، منسا بچے یہاں او، انیق صاحب نے اسے اپنے پاس بلایا، وہ ڈری ہوئی تھی، بچے ڈرنا نہیں ہم سب ہیں تم دمیر کو بتاؤ کیا تم نے انہیں پہلے کہی دیکھا تھا؟

منسا نے گھبراتے دمیر کو دیکھا کل کا واقع اس کی آنکھوں کے سامنے گھوما، اور نفی کی، دمیر تم منسا تک کیسے پہنچے ؟لوکیش کے تھرو، لیا تم نے ان کے چہرے دیکھے تھے ؟وہ نقاب پوش تھے، دمیر یاد کرتے بولا کیا ان کی تمہارے ساتھ کوئی رنجشیں ہے ؟کیسی کیس کے سلسلے میں ؟شاہد دمیر بات کو گول کر گیا یعنی گھر والوں کو ہراس کرتے وہ تم پر دباؤ ڈالنا چاہتے تھے، اسلیے منسا کو اٹھایا، دمیر کچھ نہ بولا، سر پلیز آپ ابھی زیادہ باتیں نہیں کریں، نرس نے اندر آتے اسے ٹوکا، آپ لوگ اب پلیز پیشنٹ کے آرام کرنے دیں، نرس نے سبھی کو جانے کا کہا تھا، سب چلے گئے تھے، دمیر نے شفافت کو سارا بیان خود دیا تھا، اور انہیں جلد سے جلد ڈھونڈنے کا کہا تھا منسا کی وجہ سے وہ ان کے چہرے نہ دیکھ پایا تھا اسلیے ان کی ہر بات مانتا گیا ورنہ گن تو اس کے پاس بھی تھی، جسے منسا کے لیے اس نے زمین پر رکھ دیا تھا، وہ ڈرائیو والی بات ابھی گول کر گیا کیونکہ اسے میں منسا سے سوال جواب کیے جاتے جو اسے گوارہ نہ تھا، تین دن بعد اسے ڈسچارج کیا گیا تھا، ان تین دنوں میں منسا دوبارہ نہ آئی،

بھائی اب آپ آرام کریں داماں اسے اس کے کمرے میں چھوڑتے کہتا چلا گیا مگر دمیر کو منسا سے ملنا تھا اس سے جاننا تھا اگر وہ کون سی ڈرائیو تھی جو ان نقاب پوشوں کے لیے اتنی اہم تھی اور منسا کے پاس وہ

Posted On Kitab Nagri

کیسے آئی اور کہاں سے ؟ دمیر اٹھتے باہر نکلا، ایسے اٹھنے سے اس کے سینے کے زخم پر کھچاؤ آیا تھا کندھے کے زخم کے لیے اس کے دائیں بازو پر

Arm sling pouch

کے ساتھ اس کی گردن میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا تاکہ بازو حرکت نہ کرے، دمیر کو چکر آیا مگر اپنے آپ کو کنٹرول کرتے وہ باہر نکلا ہال میں جھانکا تو منسا نہیں تھی بلکہ کوئی بھی نہ تھا وہ منسا اور دشا کے کمرے کی طرف بڑھا، دستک دی دشا دستک پر چونکی کون ؟ اسے لگا ذراف تھا

مگر دروازا کھولنے پر وہ بھائی کو دیکھتے حیران ہوئی بھائی آپ کو کچھ چاہیے تھا؟ وہ فکر بھی ہوئی، اور آپ نے دستک کیوں دی گڑیا وہ چھوڑو یہ بتاؤ منسا کہاں ہے ؟ خیریت بھائی ہوں منسا سے کیا کے سلسلے میں بار کرنی، وہ باتھ لے رہی، اواوکے اسے میرا پیغام دے دینا، جی بھائی آپ جائیں آرام کریں آپ مجھے میسج کر دیتے خود کیوں آئے، گڑیا ٹھیک ہوں میں تم پریشان نہیں ہو، وہ بہن کی فکر مندی پر مسکراتے بولا ورنہ اسے پین کافی ہو رہی تھی،

منسا آپی آپ کو دمیر بھائی بلا رہے تھے، مجھے وہ چونکی بال خشک کرتے اس کے ہاتھ رکے

جی کیس کے سلسلے میں بات کرنی ہے، اچھا منسا نے سر ہلاتے ہلکے نم بالوں کو کیچر لگاتے سر پر دوپٹہ لیا دشا اور زرمین کو دیکھتے وہ بھی سر پر دوپٹہ لینے لگی تھی، منسا نے دمیر کے کمرے کے دروازے پر دستک دی وہ ابھی تک اس کے کمرے میں نہ آئی تھی آجاؤ دوسری دستک پر دمیر نے اجازت دی تو منسا اندر

Posted On Kitab Nagri

داخل ہوئی، دمیر سامنے ہی کھڑا تھا اس کے آتے

دمیر کمرے میں رکھے اف وائٹ کاؤچ پر بیٹھتا، بیٹھتے اسے تکلیف ہوئی مگر دمیر نے ظاہر نہ کی بیٹھو، منسا اسٹول کھینچ کر بیٹھی ہلکے بھیگے بالوں سے پانی کے قطرے گر رہے تھے پنک دوپٹے میں اس کا سفید گلابی چہرا اور نکھرا ہوا تھا، چھوٹی سی باربی ڈال جیسی منسا دمیر کے سامنے خاموش نظریں جھکائے بیٹھی تھی، اس نے لب کاٹا،

? How are you feeling now

الحمدللہ،

آپ نے بلایا؟

ہوں تم ٹھیک ہو؟ منسا سے سر اٹھایا تو دونوں کی نگاہیں ملی تو منسا فوراً سر جھکا گئی نہ جانے کیوں مگر دمیر کے لبوں پر مسکراہٹ اپنی جھلک دکھا کر غائب ہو گئی،

ٹھیک ہوں منسا آہستگی سے جواب دیا،

کیا تم ان لوگوں کو جانتی ہو؟

منسا نے نفی میں گردن ہلائی،

کبھی پہلے دیکھا ہو کہی؟

نہیں

Posted On Kitab Nagri

وہ پولیس والے موڈ میں آچکا تھا،

کبھی دشا لوگوں کے ساتھ باہر جاتے کچھ عجیب محسوس ہوا ہوا اپنے ارد گرد؟

نہیں

وہ کس پین ڈرائیو کے متعلق بات کر رہے تھے؟

میں نہیں جانتی،

دمیر الجھا،

کبھی تمہیں کسی نے کوئی ہیں ڈرائیو دی ہو؟

نہیں یاد کرو منسا

نہیں مجھے نہیں یاد آرہا ایسا کچھ

منسا واقعی پہلی بار پاکستان آئی تھی بھلا اسے یہاں کا کوئی کیسے جانتا ہوگا یا وہ،

یاد کرو اس کے علاوہ انہیں نے تمہیں کچھ کہا ہو کچھ پوچھا ہو؟

نہیں

وہ ہر بات کی نفی کر رہی تھی پھر وہ اتنے یقین سے اسے کیوں وہ ہیں ڈرائیو مانگ رہے تھے؟ کچھ تو تھا جو منسا کو یاد نہ آرہا تھا، اگر دمیر سے دشمنی میں کرتے تو دشا یا زرمین کو نقصان دیتے آخر منسا ہی کیوں؟

وہ تو یہاں کی تھی بھی نہ

Posted On Kitab Nagri

تم نے ان میں سے کسی کا چہرا دیکھا تھا؟

نہیں

میں دشا کا انتظار کر رہی تھی جب ایک گاڑی میرے قریب آتے رکی وہ مجھ سے کوئی ایڈریس پوچھ رہے تھے میں انہیں بتانے گئی تھی کہ مجھے نہیں معلوم تو اچانک انہوں نے میرے چہرے پر رومال رکھ دیا میرا دماغ غنودگی میں جانے لگا تھا جب مجھے ہوش آیا تو میں چیئر پر بندھی ہوئی تھی، منسا اپنے سر پر قابو پاتے اسے انگلیش میں بتانے لگی اتنے لمبے جملے وہ نہیں بول پاتی تھی اُردو میں، وہ ہلکی کپکپا رہی تھی سب یاد کرتے دمیر نے ضبط سے مٹھی بھیجتے اپنے جبڑے سختی سے بھیجے انہوں نے اپنے غلیظ ہاتھوں سے منسا کو چھوا تھا دمیر کے اندر چنگاریاں سی بھڑک اٹھی تھیں،

تھینکس فار کواپریٹنگ اب تم جاؤ دمیر نے اسے جانے کو کہا، منسا اٹھتے دروازے تک گئی مگر رکی، میں نے ان میں سے ایک شخص کی آواز پہلے کہی سنی ہے وہ پلٹی بولی تو دمیر چونکتے اٹھا، مطلب؟ میں نے ان کے چہرے دیکھے نہیں تھے مگر ان میں سے ایک شخص جس نے سیاہ کپڑے پہن رکھے تھے اس کی آواز میں نے کہی پہلے سنی ہے، منسا دوبارہ یقین سے بولی تو دمیر اس کے قریب آیا، تمہیں پورا یقین ہے؟

یس

پاکستان میں؟

ہاں

Posted On Kitab Nagri

منسا آنکھیں بند کرتے اپنے دماغ پر زور دینے لگی، یہ آواز کیا اس نے مری میں سنی تھی؟ نہیں اس کے دماغ نے نفی کی، ائیر پورٹ، منسا نے آنکھیں کھولیں، ائیر پورٹ، ائیر پورٹ؟

دمیر حیرت سے بولا، یس مجھ سے ایک شخص ٹکرایا تھا ائیر پورٹ پر جہاں اس نے مجھ سے سوری کیا تھا، ٹکرایا؟ دمیر کے چہرے کے تاثرات بدلے، تم جاؤ لیکن تم گھر سے باہر نہیں جاؤ گی کہی بھی، اوکے

منسا نے سر ہلایا،

ہیلو دؤاد کیسے ہو؟ الحمدللہ اے ون تم سناؤ، ٹھیک الحمدللہ تم سے ایک کام ہے،

خیریت؟

مجھے پانچ اپریل کی سی سی ٹی وی فوٹیج چاہیے ائیر پورٹ کی، کیوں خیریت؟ دمیر نے اسے زیادہ تفصیل نہیں مگر جو جو اہم تھا وہ بتا دیا، اوکے میں چیک کرتا ہوں تم بتا دو منسا کی فلائیٹ ٹائمنگ کیا تھی؟ قریب بارہ سے تین بجے کے قریب ہوں، دؤاد ائیر پورٹ پولیس میں تھا اور دمیر کا کالج دوست بھی، قریب ایک سے ڈیڑھ گھنٹے میں اسے فوٹیج مل چکی تھی، دمیر غور سے دیکھنے لگا منسا اور لئیق صاحب چیکنگ کروا رہے تھے منسا نے اپنے کندھے پر ڈالے بیگ سے چیونگم نکالتے منہ میں ڈالی اور خود اپنا ویزہ اور پاسپورٹ چیک کروانے لگی وہ بیگ بند کرنا بھول گئی تھی، وہ لوگ باہر آ چکے تھے، تبھی منسا کی نگاہ اپنے لیے آئی گاڑی کے ڈرائیور پر گئی تھی اسی پل پولیس کے کچھ آفیسر بھاگتے ان کے پاس سے گزرے تھے، اور منسا لوگ کے پیچھے آتے شخص کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے اس نے ماتھے پر آیا پسینہ

Posted On Kitab Nagri

صاف کرتے جلدی سے ہاتھ میں پکڑے لٹ پاٹ کی پاکٹ سے کچھ نکالا اس سے پہلے پولیس والے اس تک پہنچتے وہ منسا سے ٹکڑایا، سوری وہ کہتے ایک طرف سے ہوتے بھاگنے لگا مگر پولیس والے اسے گھیر چکے تھے، یہ کیا تھا؟ دمیر نے دوبارہ فوٹیج کو ریوانڈ کیا تھا، وہ منسا سے جان بُوجھ کر ٹکڑایا تھا غلطی سے نہیں منسا مسکرا کر آگے بڑھ گئی اور اپنے لیے آئی گاڑی کی جانب چل دی جبکہ پولیس والے اس شخص کو گرفتار کر چکے تھے گر اس کی جاتے نظریں منسا کی جانب ہی جارہی تھی منسا کے گاڑی میں بیٹھتے اس نے منسا کی نظروں نے گاڑی کا دود تک پیچھا کیا تھا، اسے گرفتار کرتے لے جایا گیا، دمیر نے دؤاد کو فون ملایا، پانچ ایریل کو اسلام آباد ائیر پورٹ سے کیسے گرفتار کیا گیا تھا؟ ڈرگز ڈیلر کو، مگر حیرت ہے اس کے پاس کچھ تھا نہیں، سوائے ایک لیٹ پاٹ کے جس سے کچھ نہیں ملا تھا دمیر کو اب سب سمجھ آ رہا تھا اس نے لیٹ ٹاپ سے وہ ڈرائیو نکالی تھی، خیریت ہے دمیر تم کیوں پوچھ رہے ہو کیا ہوا ہے سب ٹھیک نہ ہے؟

تم جانتے ہو ائیر پورٹ کی سی سی ٹی وی فوٹیج کا فیڈیشل ہوتی ہے مگر تم پولیس والے ہو اور دوست بھی تو تمہیں دی ہے، اگر کچھ ہے تو مجھے بتاؤ، میں جانتا ہوں تم فکر نہیں کرو،

دمیر اسے تسلی دیتے فون بند کرتے اٹھا منسا کے پاس یقیناً وہ پن ڈرائیو تھی مگر وہ انجان تھی اس سے، دمیر کب سے اپنے زخم سے لاپرواہ بنا ہوا تھا مگر اسے اب بے پناہ تکلیف ہو رہی تھی مگر اسے وہ پن ڈرائیو ڈھونڈنی تھی اخر ایسا تھا کیا اس میں؟

Posted On Kitab Nagri

دمیر باہر آیا تو منسا کہی نظر نہ آئی وہ ذراف لوگوں کی طرف گئی ہوئی تھی، بھائی آپ پھر سے باہر گھوم رہے پلیز آرام کریں دشا گڑیا جاؤ منسا کہاں ہے ؟وہ تو ذراف بھائی لوگو کے پورشن میں گئی ہیں، جبکہ دمیر کے تاثرات بدلے مگر وہ کنٹرول کر گیا، ذراف نہ جانے کیوں اسے جیلسی سی ہوئی تھی، ہوں بھائی سب ٹھیک ہے نہ ؟کچھ ہوا ہے اب کی بار دشا پریشان ہو گئی تھی بھائی آپ کچھ چھپا رہے ہیں پھر سے کچھ ہوا ہے ؟دمیر نے بہن کو پریشان دیکھا تو اسے بتا دیا لیکن آپ ابھی یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گی،

تو کیا اس لیے منسا آپی کو اغواء کیا گیا تھا؟ہاں

بھائی وہ لوگ پھر سے منسا آپی کو نقصان دے سکتے

وہ روہانسی ہو گئی، مجھے وہ ڈرائیو دیکھنی ہے اس میں آخر ایسا ہے کیا تم منسا کو لے کر آؤ، جی بھائی دشا نے سر ہلایا، جبکہ دمیر ان کے کمرے میں منسا کا انتظار کرنے لگا،

منسا آپی مجھے آپ سے ایک کام ہے میرے ساتھ آئیں دشا اس کا ہاتھ پکڑتے بولی دشا منسا ابھی آئی ہے کوئی کام ہے کیا؟ جی چچی جان ایک بہت ضروری کام ہے، پھر آ جاتی

میں تو منسا آپی کے لیے چائے بنانے لگی تھی زرمین نے منہ بنایا، تم چائے بناؤ ہم کچھ دیر میں آتے بس، دشا کے کہنے پر منسا الجھی ایسا کیا کام تھا، کہی پھر سے ہٹلر نے تو نہیں بلایا؟رافعہ کو آج دشا کا ایسے منسا کو لے جانا پسند نہ آیا تھا سارا دن تو وہی ہوتی آخر ایسا بھی کیا کام ؟رافعہ نے پہلو بدلہ،

رافعہ دل ہی دل میں منسا کو ذراف کے لیے سوچ چکی تھی دونوں کی اتنی بنتی تھی مگر یہ دشا آج ان کا موڈ

Posted On Kitab Nagri

اچھاخاصا خراب ہوا تھا،

دشا کیا بات ہے؟ آئیں آپ میرے ساتھ وہ اسے سیدھے اوپر لے گئی،

کچھ ہوا ہے دشا کوئی۔۔۔

مگر کمرے میں داخل ہوتے سامنے دمیر کو دیکھتے وہ چونکتے رکی یعنی اس کا اندازہ ٹھیک تھا،

بھائی نے بلایا تھا،

دمیر نے لیپ ٹاپ پر ویڈیو پلے کرتے منسا کے سامنے کی تھی کیا یہی آدمی تھا وہ؟

منسا پہلے تو چونکی پھر سر ہلایا اسے دیکھتے، تمہارا بیگ کہاں ہے یہ والا؟ ایک منٹ منسا نے الماری سے اپنا شولڈر بیگ نکالا اور زیپ کھولتے سارا کچھ بیڈ پر الٹ دیا سب چیزیں بکھر گئی منسا ایک ایک چیز الگ کرتی گئی نہیں ہے اس نے دمیر کو دیکھتے نفی کی، بیگ دو دمیر نے لیتے اسکا اندرونی جائزہ لیا تبھی اس کا ہاتھ رکا بیگ کے اندر ایک چھوٹی زپ تھی جس میں کچھ تھا، دمیر نے اسے کھولتے چیک کیا تو اس کے ہاتھ سے کچھ ٹکڑایا اسکے تاثرات بدلے تھے وہی پین ڈرائیو ہی تھی دمیر نے اسے نکالا تو دشا اور منسا دونوں چونکی تھیں، چیک کیے بنا ہی منسا نے زپ بند کر دی تھی اور پین ڈرائیو اس میں ہی موجود تھی،

دمیر نے جلدی سے ڈرائیو کو لیپ ٹاپ کے ساتھ لگایا وہ پاسپورٹ مانگ رہی تھی اسے ڈی کوڈ کرنا تھا وہ کوئی عام ہیں ڈرائیور نہ تھی یقیناً کچھ بہت بڑا تھا اس میں،

اسے کوڈ لگا ہے منسا نے مایوسی سے کہا اسے بھی اب تجسّس تھا کہ آخر تھا کیا اس میں، ذراف بھائی

Posted On Kitab Nagri

دشا کے منہ سے نکلا،

دمیر نے لیپ ٹاپ اٹھایا، بھائی میں کرتی ہوں دشا نے بھائی کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لے لیا، دمیر نے ذراف کو کال کرتے اپنے پاس بلایا تھا، اسے ڈی کوڈ کرو مگر ڈیٹا محفوظ رہنا چاہیے مجھے جاننا ہے آخر ایسا کیا ہے اس میں، جی ذراف نے سر ہلایا تو پین ڈرائیو کو ڈی کوڈ کرنے لگا دمیر سے بتا چکا تھا ذراف حیران رہ گیا سب سنتے یقینی منسا کو اس یو ایس بی کے لیے اٹھایا گیا تھا، کچھ ہی منٹوں کے بعد ذراف اسے ڈی کوڈ کر چکا تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری،

گریٹ جاب دمیر اس کی تعریف کیے بنا نہ رہ سکا، بس کبھی فخر نہیں کیا وہ فرضی کالر جھٹکتے شرارت سے بولا تو دمیر نے گھورتے ویڈیو کو پلے کیا، مگر اس کے اندر چلنے والی ویڈیو دمیر کے ساتھ ساتھ ذراف کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹی رہ گئی، وہ کوئی ڈرگ ڈیلر نہ تھا نہ اس میں ڈرگ کے متعلق کچھ تھا جو تھا وہ اتنا بڑا پلان تھا انہیں خود یقین نہ آیا تھا کچھ پل، وہ صرف پین ڈرائیو تو نہ تھی ملک کی تباہی کا پروانہ تھی، دمیر کے چہرے کے تاثرات سخت سے سخت ہوتے جا رہے تھے، اس نے ہیں ڈرائیو کو نکالتے مٹھی میں بھینچ لیا، ذراف نے بھائی کو دیکھا جو گہری سوچ میں گم تھا، منسا نے جانے انجانے سب کو اپنا مقروض کر لیا ہے، قسمت تھی جو منسا کو لے آئی پاکستان، ذراف نے مسکراتے کہا مگر دمیر خاموش تھا منسا کی قسمت نے جہاں سب کو بچا لیا تھا وہی اپنے آپ کو خطرے میں ڈال لیا تھا اب یہ خوش قسمتی تھی یا بد قسمتی یہ تو خدا ہی جانتا تھا، ذراف یہ سب مجھ میں اور تم میں رہے، ذراف کے قدم کمرے

Posted On Kitab Nagri

سے باہر جاتے جب دمیر کی آواز نے اس کے قدم روکے تھے اس نے سر ہلاتے منہ پر زپ بند کرنے کا اشارہ کیا وہ جا چکا تھا مگر دمیر پر نئی فکر کے دروازے کھل چکے تھے منسا کا اب یہاں رہنا خطرے سے خالی نہ تھا اسے یہاں سے جانا ہو گا دمیر نے سوچتے فیصلہ کیا، مگر وہ لئیق صاحب کو کیسے کہے کہ وہ واپس چلے جائیں؟ یہ ایک مشکل کام تھا،

مگر منسا کو بچانے کے لیے اسے یہ کہنا ہو گا، وہ لوگ منسا کو پہنچاتے تھے وہ یہ بھی جانتے تھے منسا ایک پولیس والے کے گھر ہے وہ پھر سے منسا کو نقصان دے سکتے تھے، دمیر نے بیشک اپنے سر لے لیا تھا کہ پین ڈرائیو اس کے پاس ہے مگر پھر بھی خطرہ منسا کے سر تھا، اور وہ رسک نہیں لے سکتا تھا، دمیر نے فون نکالتے کچھ سوچتے نمبر ڈال کیا تھا اپنے سینیئر کا،

لئیق صاحب ڈر گئے تھے منسا کو لیتے انہوں نے واپسی کا فیصلہ کر لیا تھا، لئیق کچھ عرصہ تو رک جاتا مزید اتنی جلدی واپسی، انیق اب تو انا جانا لگا رہے گا مگر جو ہوا ایں منسا کو مزید یہاں نہین رکھ سکتا، ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی انیق صاحب نے بھی زیارہ اصرار نہ کیا تھا منسا کا اغواء ہونا کوئی چھوٹی بات نہ تھی یقیناً وہ ڈر گیا تھا اپنی پوتی اکلوتی پوتی کے لیے تو انیق صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا سبھی سنتے بہت اداس ہو گئے تھے،

منسا آپی آپ پھر آئیں گی نہ؟ ان شا اللہ ضرور بہت جلد، اپنے اس بھائی کو بھول تو نہ جاؤ گی بہنہ؟ کسی کو نہیں اپ سبھی مجھے بہت یاد آؤ گے بلکہ میں پھر جلد ملنے اؤ گی،

Posted On Kitab Nagri

منساخود بھی اداس ہو گئ تھی مگر جانا تو تھا،ان کی پانچ دن بعد کی سیٹس کنفرم ہو گئ تھیں،

منسا

جی

وہ جو کچن کے سامنے سے گزر رہی تھی جاو یہ چائے دمیر کو دے او،جی انٹی اس نے حلق تر کرتے مسکر کر کہا انکار کرنا اچھا تھوڑی لگتا تھا،اب مرتی نہ کیا کرتی. وہ چھوٹی سی ٹرے لیتی اوپر ائ باہر دشازرمین دونوں نہ تھیں ورنہ فٹ سے دے دیتی انہیں. دستک دینے کے لیے ہاتھ اٹھاتا تو دروازہ کھلا تھا لگتا ہٹلر اندر نہیں اس کا سانس بحال ہوا جلدی سے رکھ کر چلی جاتی ہوں خود سے کہتے وہ دروازہ کھولتے اندر ائ اور چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے وہ مڑی مگر اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا،دمیر باتھ سے نکلا تھا وہ ٹروزر لے کر جانا بھول گیا تھا ٹاول میں باہر نکلا تو سامنے منسا کو دیکھتے وہ بھی شاک ہوا تھا ایک پل کو وہ کیا کر رہی تھی اس کے کمرے میں؟ تم؟ دمیر کی دھاڑ گونجی کمرے میں جس سے منسا ہوش کی دندگی میں لوٹتے سٹپٹپائی،

سس... سوری منسا کا سانس اٹک گیا دمیر کو ٹاول میں دیکھتے،وہ جلدی سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئ کچھ سمجھ نہ آنے پر،. و.....وہ... مم... میں.... چچ.... چائے

ہکلاتے وہ بڑابڑئ

اسے سمجھ نہ ائ وہ کیا کہے،تو جاؤ اب دمیر ٹیبل پر رکھی چائے دیکھ چکا تھا اس لیے اپنے غصے کو کنٹرول

Posted On Kitab Nagri

کرتے بولا منسا اس کا حکم سنتے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا گئ مگر نگاہ دوبارہ اس کے چٹانی بھیگے سینے سے جا ٹکرائی پھولے مسلز سینے سے نگاہ پھسلتی اس کے سکس پیک ایبس سے جا ٹکرائی منسا کا سانس خشک ہوا وہ بھول گئ اسے جانا تھا وہ جس جگہ سے ائی تھی وہاں سے نارمل تھا مگر اس نے کبھی اتنا مکمل مرد نہ دیکھا تھا اتنا پروفیکٹ اس نے وہاں ارھے مرد ادھی عورتوں کو دیکھا تھا. کانوں میں بالیاں،. عجیب وغریب ٹیٹو سے مزین جسم، اسے خود میں منہمک دیکھتے دمیر کے چہرے پر ناگواری چھائی تھی نکلو وہ اب کی بار اپنی اواز کی ناگواری کو چھپا نہیں پایا تھا اونچی آواز میں غرایا تو منسا اچھلی اپنی جگہ سے اپنی مَحْوِیَت پر خود کو کوستے وہاں سے عجلت میں بھاگی بُرا ہوا جلدی میں بھاگنے کے چکر میں اس کا پاوں ٹکرایا تھا ٹیبل سے اوچ اس کے منہ سے نکلا دمیر جو بیڈ پر رکھی شرٹ اٹھانے لگا تھا وہ چونکتے سیدھا ہوا،. مگر منسا بنا چوٹ کی پرواہ کیسے درد کو سہتے زبان دانتوں تلے دیے لنگڑی لنگڑی سی چلتی باہر نکل گئ،. پاگل دمیر نے اسے دیکھتے کہا اور شرٹ اٹھتے پہنتے ٹروزر لیتے ڈریسنگ روم میں چلا گیا مگر اسے منسا کی فکر ہو رہی تھی،. کپ لیتے نیچے کی طرف بڑھا پاگل کو کہی زیادہ تو نہیں لگ گئ تھی،.

منسا کیا ہوا؟ وہ لنگڑی لنگڑی سی سیڑھیاں اتر رہی تھی جب ہال میں بیٹھتے ذراف کی نگاہ گئ تھی اس پر تو وہ چونکتے اٹھا،. وہ ابھی ایا تھا یونیورسٹی سے،. اور سیدھا ادر ہی آگیا تھا یہ کیا ہوا ذراف نے اس کا ہاتھ تھامے اسے صوفے پر بیٹھایا ناخن ٹوٹ گیا تھا خون نکل رہا تھا،. ذراف اسے بیٹھاتے جلدی سے بھاگ پر فرسٹ ایڈ باکس لے ایا،. کاٹن لیتے خون صاف کرتے اینٹیسپٹک لگانے لگا منسا کی آنکھوں

Posted On Kitab Nagri

میں درد کی وجہ سے نمی اکٹھی ہو گئ تھی دوائی لگنے سے جلن ہونے لگی رو اس کے منہ سے سی کی اواز نکلی سوری ذراف نے اسے دیکھا تو اسے دلھ ہوا اس نے پھونک مارتے جلن کم کرنا چاہی اسی پل دمیر کمرے سے نکلا تھا ہال میں نگاہ پڑھتے ٹھٹکا چہرے کے تاثرات بدلے ارے کیا ہوا منسا اپی کو؟ دشا ایسی وقت ائی تھی زرمین کو کل ہونے والا ٹیسٹ دے کر اور اس کا لے کر وہ ایسے ہی یاد کرتے ایک دوسرے کو سناتی اور ٹیسٹ دیتے چیک کرتے جو کمی بیشی ہوتی وہ یاد کر لیتی ابھی بھی وہاں سے ائی تھی کچھ نہیں چھوٹی سی چوٹ لگ گئ تھی، منسا نے درد کو سہتے بے نام سا مسکرانے کی کوشش کی، یہ تھوڑی سی تھی ناخن ٹوٹ گیا ہے مجھے لگتا ہو سپٹل چلنا چاہیے، ذراف نے پٹی کرتے کہا تو منسا نے نفی کی نہیں، دمیر بھی نیچے اگیا تھا وہ فکر مندی سے منسا کو دیکھنے لگا غلطی اس کی تھی اسی کے غصے سے ڈر کر وہ بھاگی تھی اور چوٹ لگا لی، دمیر کو افسوس ہونے لگا ذراف پٹی کرنے لگا پتہ نہیں کیوں مگر دمیر کو اچھا نہیں لگ رہا تھا ذراف کا منسا کو چھونا وہ کپ پر گرفت مضبوط کر گیا. منسا کی بھیگی پلکیں اس کی نگاہوں کا مرکز تھیں. منسا بچے یہ کیا ہوا؟ درخشندہ نے آتے فکر مندی سے پوچھا. وہ پاؤں ٹکرا گیا تھا، ذراف جاو منسا کو ہاسپٹل لے جاؤ چوٹ زیادہ ہے پٹی کے اوپر سے بھی خون نظر انے لگا تھا. نہیں انٹی اس نے انکار کیا. منسا تائی امی ٹھیک کہہ رہی چلو اٹھو میں تمہیں ہاسپٹل لے جاؤ...

میں لے جاتا ہوں دمیر نے منسا کے کچھ کہنے سے پہلے کہا تھا منسا کے ساتھ ساتھ سبھی چونکے تھے، منسا کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں، رات ہو رہی میں لے جاتا ہوں دمیر کپ رکھتے سنجیدگی سے کہتے گاڑی

Posted On Kitab Nagri

کی کیز لینے چلا گیا جبکہ ذراف نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔. میں ٹھیک ہوں منسا نے انکار کرنا چاہا دمیر کو آتے دیکھ مسٹر اکڑو کی جیلسی اسے سمجھ نہ ائی تھی مگر ذراف سب اچھے سے سمجھ رہا تھا۔. چلی جاؤ چوٹ انفیکشن نہ کر دے۔. دشا بچے اپ چلی جاؤ ساتھ۔. دشا کا کل ٹیسٹ ہے تائی امی اسے یاد کرنا ہو گا۔. میں چلا جاتا ہوں،. جی ذراف بھائی دشا نے سر ہلایا جبکہ دمیر نے دانت پر دانت جمائے، ذراف نے منسا کو اٹھانا چاہا دشا منسا کو باہر لے اؤ دمیر سنجد گی سے کہتے اگے بڑھ گیا۔. ذراف نے اسے اٹھایا تو منسا سے پاؤں پر وزن نہ ڈالنے ہوا۔. وہ سی کر کے رہ گئ، دشا نے اسے لاتے گاڑی میں بیٹھایا ذراف کے بیٹھتے دمیر نے گاڑی اگے بڑھا دی، منسا زیارہ پین تو نہیں ہو رہی؟ نہیں وہ لب دانتوں تلے دباتے درد پیتے نفی میں سر ہلا گئ،

دمیر جو بھی پہلہ کلینک نظر ایا وہی لے ایا کیونکہ منسا تکلیف میں تھی۔. ہاسپٹل جاتے ٹائم لگتا اور پھر شاہد وہاں پر انتظار بھی کرنا پڑتا۔. ناخن ٹوڑ کر جلد میں پیوست ہو گیا ہے نکالنا پڑے گا۔. منسا کا رنگ فق ہوا، ڈاکٹر کی بات پر دمیر نے منسا کے پیلے پڑے رنگ کو دیکھا، ایتھزیا دینے کے بعد بھی پین ہو گا؟ دمیر نے پوچھا تو سر نے نفی کی۔. تو پھر اپ انجیکشن لگالیں جلد سن ہو جائے گی۔. دمیر نے مشورہ دیا۔. مگر ایک مسلہ ہے ہمارے پاس اس وقت انجیکشن نہیں اسٹور سے لانا پڑے گا آپ کو۔. اوکے ڈاکٹر نے انجیکشن کے ساتھ اور دو دوائ اور بھی لکھ کر ڈسکرشپن دمیر کو دیا منسا کو ایمرجینسی روم میں لے گئ نرس جبکہ دمیر ساتھ تھا دمیر سے پرچی ذراف لیتے چلا گیا تھا، مم... مجھے گھر جانا ہے منسا انکاری ہوئی، کچھ نہیں ہو

Posted On Kitab Nagri

گا بس پانچ منٹ کا کام ہے، نہیں مجھے گھر جانا ہے مجھے نہیں ناخن نکلوانا، منسا بچوں کی طرح ضد نہیں کرو کچھ نہیں ہو گا نہیں منسا میں ہوں یہاں کچھ نہیں ہونے دون گا تمہیں دمیر منسا کی آنسو سے لبریز آنکھوں میں دیکھتے بولا تو منسا اس کے الفاظ پر ساکن ہوئی دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے دمیر نہ جانے کس رو میں کہہ گیا جبکہ اب اپنے ہی الفاظ کی بازگشت میں وہ ساکت تھا جبکہ نرس مسکرائی دمیر کے الفاظ پر اس نے رسک بھری نظروں سے منسا کو دیکھا تبھی ڈاکٹر گلوز پہنے آیا تو آہٹ پر دونوں ٹرانس سے نکلے دمیر نظرین پھیر گیا وہ نرس کی موجودگی کو فراموش کر گئے تھے۔ ذراف بھی آچکا تھا۔ ڈاکٹر نے انجیکشن بھرتے ہوا میں اٹھاتے چیک کیا تو منسا کا چہرا خوف کے مارے سفید پڑا ذراف اگے بڑھتے منسا کو ہمت دیتا تبھی سائیڈ پر کھڑے دمیر نے ہاتھ اگے کرتے ہتھیلی سے اس کی آنکھوں کو کور کر دیا۔ ذراف کے ساتھ ساتھ نرس مسکرائے۔ ذراف دو قدم پیچھے ہو گیا، ڈاکٹر نے جیسے ہی منسا کے انگوٹھے میں انجیکشن لگایا وہ سس کرتے دمیر کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام گئ اور دوسرے سے دمیر کی شرٹ کو مٹھی میں دبوچ گئ کچھ نہیں ہوا دمیر نے اسے تسلی دی ڈاکٹر نے پانچ منٹ کے بعد منسا جے انگوٹھے میں سوئی چبھائی تاکہ پتہ کر سکے۔ مگر منسا کو فیل نہ ہوئی درد۔ یعنی اثر ہو چکا تھا۔ ذراف تو خود جھر جھری لے اٹھا۔ منسا ابھی تک دمیر کو مضبوطی سے تھامے کھڑی تھی۔ ڈاکٹر نے کٹ لگاتے اندر گئے ناخن کو نکلا اور پھر کٹ کرتے ایک اسٹیچ لگاتے پٹی کر دی اس سارے عرصے میں منسا کی آنکھوں کو دمیر کور کیے کھڑا رہا۔ ذراف کو کال آرہی تھی گھر سے وہ پک کرتے بتانے لگا ساتھ ہی بنا

Posted On Kitab Nagri

پتہ لگائے دونوں کی تصویر اپنے پاس محفوظ کر گیا۔. کچھ دن احتیاط کرنی ہے زخم بھگے نہیں اور نہ زیارہ چلنا پھیرنا ہے ورنہ زخم مسلہ کرے گا،ڈاکٹر ہدایت کرنے لگا دمیر نے ہاتھ پیچھے کیا تو منسا کے پاوں پر سفید پٹہ ہو چکی تھی۔. مگر انجیکشن کی وجہ سے اسے پتہ نہ چلا تھا کہ کیا کیا ہوا تھا۔.

تم بہت لکی ہو جو اتنا کیرنگ لائف پارٹنر ملا نرس مسکراتے کہتے چیزیں اٹھانے لگی جبکہ منسا کا منہ کھلا اس کی بات پر ذراف نے اپنے قہقہہ کا گلہ گھونٹا دمیر کے بدلتے تاثرات دیکھتے وہ یقیناً نرس کی بات سن چکا تھا، ان کی تردید سے پہلے ہی نرس جا چکی تھی میں ویلچئیر کا بندوبست کرتا ہوں دمیر کہتے جاتے چلا گیا کہ ذراف اس کی ہلپ نہ کرے۔. اس کی جیلسی ذراف کا قہقہے لگانے کا دل کر رہا تھا، جبکہ منسا سٹپٹا گئ تھی نرس کی بات پر اور دمیر کی آواز پر کے کہی اس نے نرس کی بات سن تو نہ لی تھی؟

آہم آہم لڑکی کیا سوچ رہی ہو؟

کک... کچھ.... نہیں منسا گھبرا گئ جیسے کوئی چوری پکڑی گئ ہو۔.

منسا کو لے آؤ دمیر نے دروازے کے سامنے ویل چیئر کی طرف اشارہ کرتے کہتے چلا گیا جو ڈاکٹر نے دوائیاں لکھی تھی ان کی پرچی لیتے اور ڈاکٹر کی فیس ادا کرتے تب تک ذراف منسا کو ویل چیئر پر باہر لا چکا تھا وہ باہر آیا تو منسا کو ذراف گاڑی میں بیٹھاتے ویل چیئر سائیڈ پر کرتے خود خود بھی بیٹھ چکا تھا،

منسا ایک بات پوچھو؟

جی

Posted On Kitab Nagri

یو لائک دمیر ؟

کک... کیا مطلب ؟

وہ حیرت کے مارے بے یقینی سے نہ سمجھی سے بولی

کیا تم دمیر بھائی کو پسند کرتی ہو ؟

اب کی بار ذراف سیدھے صاف الفاظ میں بولا تھا پیچھے گردن گھماتے منسا کی آنکھوں میں جھانکتے،

کچھ پل تو منسا بول ہی نہ پائی

ذراف مزید کچھ کہتا تبھی دروازہ کھولتے دمیر اندر بیٹھا تو ذراف سیدھا ہو گیا،. اس نے ہاتھ میں پکڑا شاپر پیچھے دیا یہ تمہاری میڈیشن دمیر کہتے گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا مگر منسا تو ذراف کے الفاظ میں ہی الجھی ہوئی تھی اسے اور کچھ سنائی ہی نہ دے رہا تھا، سارے رستے وہ خاموش رہی دمیر کو لگا شاہد اسے درد ہو رہا تھا زیارہ اسے خود پر غصہ انے لگا منسا کو چوٹ اسی کی وجہ سے ائی تھی، منسا کی خاموشی ذراف کے ہوتے وہ حیران اور فکر مند تھا، گاڑی جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوئی دشا بھاگتے ائی منسا اپی آپ ٹھیک ہو؟ ہوں ہاں وہ غائب دماغی سے بولی، منسا آپی اپ ٹھیک ہیں دشا نے فکر مندی سے پوچھا تو دمیر نے بہن کو دیکھا شاہد نیند کے انجیکشن کا اثر ہے منسا کو کمرے میں لے جاؤ آرام کرے۔. جی

منسا کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی دشا نے اسے لٹاتے لائٹ آف کر دی تھی تا کہ وہ ارام کرے مگر منسا کے دل کی دھڑکن منتشر ہو رہی تھی، ذراف کے الفاظ اس کی سماعت میں گونج رہے تھے۔. وہ

Posted On Kitab Nagri

گرم ہوتے چہرے پر کشش رکھتے چہرا اچھپا گئ، کیا واقعی وہ اس سڑو کھڑوس کو پسند کرنے لگی تھی؟ اس نے ڈرتے ڈرتے دل سے سوال کیا تھاہاں، اندر سے اتی آواز اس کے حواس منتشر کر گئ،

اسے وہ سڑو کھروس شخص اندر ہی اندر اچھا لگنے لگا تھا، وہ نہیں جانتی تھی یہ محبت تھی یا کیا مگر منسا کو دمیر نیازی اپنے غصے اور سڑو انداز سمیت اچھا لگنے لگا تھا، اس کے لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ دور گئ،

منسا کی چوٹ کی وجہ سے لئیق صاحب کو سیٹس اگے کروانا پڑی منسا سے چلا نہ جارہا تھا ایسے میں وہ سفر کیسے کر سکتی تھی،

مگر نہیں جانتے تھے قسمت میں تو کچھ اور ہی لکھا ہوا تھا پھر وہ کیسے چلے جاتے،

ان کی دوبارہ دس دن کے بعد کی فلائٹ تھی،

اسلام علیکم

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

جب رات کو وہ ٹھیک سوئے تھے مگر ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی،

بس بچہ کچھ نہیں ہوا آپ کے گرینڈ پا کو، انیق صاحب منسا کو اپنے ساتھ لگائے تسلی دے رہے تھے جو ہچکیوں میں روئے جا رہی تھی دمیر کیا کہا ڈاکٹر نے؟ عامر صاحب نے اسے آتے دیکھ پوچھا، دمیر نے ایک نگاہ روتی بلکتی منسا پر ڈالی، کیا ہوا ہے میرے گرینڈ پا کو؟ وہ عامر صاحب کی آواز سنتے بے تابی سے اسے دیکھتے بولی، مسلسل رونے سے ناک گلابی ہو چکا تھا جبکہ آنکھیں سرخ گال گلابی ہوتے دہک رہے تھے، مائینز اٹیک تھا الحمدللہ اب بہتر ہیں، شکر اللہ کا، مم۔۔۔ مجھے ملنا ہے گرینڈ پا سے، کچھ دیر تک ابھی وہ ہوش میں نہیں، دمیر نے اسے روکا، گرینڈ پا ٹھیک ہیں نہ؟ وہ کسی خدشہ کے تحت دمیر کو دیکھتے بولی آواز کپکپائی تھی ڈر سے کہ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو؟ دمیر نے بے ساختہ نظریں چرائی، منسا کی دھڑکن تیز ہوئی، کک۔۔۔ کچھ۔۔۔ چھپا۔۔۔ رہے۔۔۔ اپ وہ انیق صاحب سے الگ ہوتے اس کے قریب آتے مشکوک نظروں سے دیکھتے بولی آنسو لڑ کھڑاتے رخسار سے زمین پر گرا، عامر

Posted On Kitab Nagri

صاحب بھی چونکے تھے اور انیق صاحب بھی، دمیر۔۔۔عامر صاحب نے بیٹے کو پکارہ چچا جی ٹھیک ہیں دمیر ؟جی بتایا تو ہے وہ ٹھیک ہیں مگر آج رات یہی رکھنا ہو گا، ان شاء اللہ کل ڈسچارج کریں گے، وہ ٹھیک ہیں منسا، دمیر اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تو منسا کار کا سانس بحال ہوا، میں یہی ہوں آپ منسا کو گھر لیں جائیں، نہیں میں کہی نہیں جاؤ گی، وہ انکاری ہوئی، منسا بچے آپ ایسے کیسے یہاں رہو گی چچا جی ٹھیک ہیں بس دوا کی وجہ سے نیند میں ہیں تم صبح آ جانا ویسے بھی انہیں نے گھر ہی آ جانا کل چلو آپ میرے ساتھ گھر، مگر انکل۔۔۔وہ ٹھیک ہے گھبراؤ نہیں دمیر یہی ہے ان کے پاس دادا جان آپ بھی چلیں جائیں، ذراف تم سبھی کو گھر چھوڑ آؤ، جی بھائی، گرینڈ پا کا خیال رکھنا، وہ بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی تو دمیر نے گردن ہلائی، چلو بچے انیق صاحب منسا کو بازو کے حصار میں لیے اپنے ساتھ لے گئے وہ انہیں زرمین اور دشا کے جتنی ہی عزیز ہو گئی تھی، دمیر کیا بات ہے چچا جی ٹھیک ہیں نہ ؟عامر صاحب کو بیٹے کا نظریں چرانا کھٹک رہا تھا، ان کے دل کے دو وال بند ہیں ڈاکٹر نے سرجری کا کہا ہے تو پھر دیر کیسی دمیر، یہ رسکی ہے میں اتنا بڑا فیصلہ کیسے لے سکتا تھا جب تک وہ خود اجازت نہ دیں یا منسا، تو تم منسا سے بات کرتے، آپ کو اس کی حالت لگ رہی تھی بات کرنے والی رو رو کر اس نے حالت خراب کر رکھی ہے یہ بتاتا تو ان سے پہلے اس کی سرجری کروانی پڑھ جاتی، ایک بار لئیق صاحب ٹھیک ہوتے گھر جاتے پھر بات کرتے ان سے وہ خود منسا سے بات کریں گے کوئی مسلہ تو نہیں ہو گا؟ ہے بھی اور نہیں بھی ڈاکٹر نے کہا اس عرصے میں انہیں کسی قسم کا کوئی سٹریس نہ دیا جائے، اور جلد سے جلد

Posted On Kitab Nagri

سرجری کی جائے، خیر آپ جائیں وہ لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے، ہوں، اگر کوئی بھی مسلہ ہو تو کال کرنا، جی وہ بیٹے کا کندھا تھپتھپا کر چلے گئے،

صبح کے وقت جا کے لئیق صاحب کو ہوش آیا تھا، اب کیسے ہیں آپ؟ ٹھیک ہوں بچے منسا کیسی ہے اور کہاں ہے؟ وہ ٹھیک ہے گھر ہی گھر بیجھ دیا تھا اسے یہاں رہنا مناسب نہ تھا، لئیق صاحب ہلکے سے مسکرائے، رو رہی ہو گی، جی بہت فجر مند تھی آپ کے لیے مگر داداجان سے سنبل لیا، میں گھر کال کرتے بتاتا ہوں، دمیر کہتے باہر نکل گیا، کچھ دیر میں دامان اور انیق صاحب آ گئے تھے ساتھ منسا بھی تھی آتے داداجان کے گلے سے لگتے زور زور سے رونے لگی، آپ نے مجھے ڈرا دیا تھا کیوں کیا آپ نے ایسا، وہ مسکرائے میں ٹھیک ہوں میری گڑیا، منسا بچے چپ ہو جاؤ،

مگر وہ کہا خاموش ہو رہی تھی، منسا اب تم انہیں اور پریشان کر رہی ہو اب کی بار دمیر کی سنجیدگی سی آواز گونجی تھی کمرے میں تو منسا کی آواز کو بریک لگا، بس گڑیا لئیق صاحب نے اس کے آنسو صاف کیے آپ کے علاوہ میرا اور کوئی نہیں آج کے بعد آپ مجھے ایسے نہیں ڈرائے گے نہ گرینڈپا وہ نم سہمی آنکھو سے بولی تو اب کی بار اس کی بات پر دمیر نے بھی اسے دیکھا تھا اس کی آواز میں ڈر خوف اسے افسوس ہوا اپنے ڈانٹنے پر، لئیق صاحب اسے ساتھ لگا گئے، انیق صاحب نے آگے بڑھتے منسا کے سر پر ہاتھ رکھا، ہم سب ہیں گڑیا آپ کے ساتھ آپ کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو آپ کے داداجان کو کچھ نہیں ہو گا، دامان کو بھی اس کی بات رنجیدہ کر گئی،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دادا کے سینے سے لگتے منسا کے بے آواز آنسو گرے جنھوں وہ صاف کر گئی ہاتھ سے،

ٹیسٹ آ چکے تھے لئیق صاحب کو ڈسچارج کر دیا گیا، مگر ڈاکٹر نے جلد از جلد سرجری کا کہا تھا دمیر سے،

منسا بچے میں نے ویجیٹیبل سوٹ بنایا ہے چچا جی کے لیے اگر اٹھ گئے ہیں تو پلا دو، جی آنٹی منسا نے سر ہلایا

،درخشندہ چاول دھو رہی تھی جب منسا آتے ان کے ساتھ لگی تو وہ چونکی، کیا ہوا بچہ ؟ آپ بہت اچھی

ہیں میری مما نہیں ہیں اگر وہ ہوتی تو آپ کے جتنی اچھی ہوتی، درخشندہ کی آنکھیں میں نمی اتر آئی اس

کی بات پر درخشندہ نے نل بند کرتے گھومتے اسے ساتھ لگایا ایک احساس محرومی سی تھی اس کے لہجے

میں ماں کی کمی شاہد بہت شدت سے اسے محسوس ہوتی تھی، واہ بھئی یہاں کیا سین چل رہا دشا کچن میں

داخل ہوتے بولی دونوں کو دیکھتے تو منسا نے الگ ہوتے اپنے آنسو صاف کیے، منسا آپی آپ رو رہی ؟ کیا

ہوا؟ منسا نے نفی کی، درخشندہ نے بھی اپنی آنکھیں صاف کی، خیریت ہے امی ؟ وہ پریشان ہو گئی، منسا کو

اپنی امی کی یاد آ رہی، اودشا نے اسے ساتھ لگایا، ایک آئیڈیا دو؟ دشا نے اسے دیکھتے کہا تو منسا نے سر

ہلایا، آپ میری امی کو اپنی امی بنا لو پھر ہم دو بہنیں ہو گئی، منسا مسکرائی، آپ امی کو امی، مما، مام جو دل

چاہیں کہہ لیا کریں، کیوں امی ؟ بلکل، ایسے روتے نہیں ہم سبھی نے ایک نہ ایک دن جانا ہے، اپنے

وقت پر تم مجھے جو دل چاہے کہہ لیا کرو،

اوکے منسا نے سر ہلایا،

کہا کہیں گی پھر ؟

Posted On Kitab Nagri

دشا جو اشتیاق ہوا جاننے کا،

مماوہ کہتے ہچکچائی تو درخشندہ نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر دشا کے، بھئی میں بھی ہوں مجھے بھی کوئی یاد کرلو، دامان ابھی آیا تھا مارکیٹ سے کچھ چیز لیتے اندر کا ماحول لیتے دوہائی دیتے بولا افسردگی سے تو دشا اور منسا ہنسنے لگی،

مما میں لاتی ہوں،

درخشندہ اٹھنے لگی تو منسا کے الفاظ پر جہاں سب نے حیرت سے اسے دیکھا وہی دمیر کا ہاتھ رکا منہ کی طرف جاتا، وہ جگ لیتے پانی لینے چلی گئی، منسا آج بہت افسردہ تھی اپنی ماں کو یاد کرتے تو بابا میں نے کہا کہ آپ امی کو امی کہہ لیا کریں، درخشندہ کی بات دشا نے مکمل کی،

شاباش بچے عامر صاحب نے بیٹی کے سر پر ساتھ رکھے کہا،

بھئی اگر درخشندہ مما ہوئی تو مجھے بھی پھر اصولاً بابا یا ڈیڈ کہنا چاہیے عامر صاحب منسا کو دیکھتے خفگی سے بولے تو وہ مسکرائی، تو میں آپ کو کیا کہو؟ جو آپ کا دل چاہیے،

ڈیڈ چلے گا؟ بھئی دوڑے گا،

خوش آمدید ہماری فیملی میں، بابا ڈیڈ امی مما اور دمیر بھائی بڑے بھائی۔۔۔ دشا اپنی ہی رو میں بولے جا رہی تھی جب اس کی بات سنتے دمیر کو پانی کا ٹھسکا لگا آرام سے، درخشندہ نے بیٹے کی پیٹھ تھپتپائی، آرام سے برو ذراف ابھی آیا تھا مگر باتیں سن چکا تھا سب کی، لگتا دشا تمہاری بات دمیر بھائی کو پسند نہیں آئی،

Posted On Kitab Nagri

وہ شرارت سے پلٹ اٹھاتے بولا، جبکہ دشانے نا سمجھی سے اسے دیکھا مگر دمیر نے اسے گھوراغصے سے،

کچھ نہیں تائی جان کیابناہے، وہ اپنی آنے والی شامت سے بچنے کے لیے بات بدلتے جلدی سے بولا،

زبان کی جگہ آنکھیں بھی چلالیاکروتوسامنے رکھابھی نظرآئے، ذراف نے مسکراہٹ دبائی، وہ اسی کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھا تھا، دمیر کیوں ڈانٹ رہے ہو بچے کو یہ کو ذراف بریانی، درخشندہ نے چاولوں کی ٹرے اٹھاتے اسے دی، بعد میں کھاناخاموشی سے کھایاگیا،

منسادادا جان اب کیسے؟ ٹھیک ہیں، اچھامیں زدہ ان سے مل لوں، ذراف کہتے ان کے کمرے میں چلا گیا جہاں انیق صاحب اور لئیق صاحب باتیں کررہے تھے،

لئیق تم ٹھیک ہو؟ انیق صاحب نے لائیو صاحب کو خاموشی کسی سوچ میں گم پاتے پوچھا،

تووہ چونکے کیابتاہے لئیق کچھ کہناچاہتے ہو؟ ہاں انیق صاحب نے اخبارطہ کرتے ایک طرف رکھی، کہو کیابات ہے؟

انیق منسانے اپنی زندگی میں میرے علاوہ کسی رشتے کو نہیں پایااس کاہر رشتہ مجھے سے منسلک ہے مگر یہاں آتے میں نے منساکو اتناخوش دیکھاتومیرے دل میں ایک خواہش سراٹھانے لگی ہے، کیا؟ وہ سمجھ تورہے تھے مگر تصدیق چاہی، انیق میں چاہتاہوں منساہمیشہ اسی گھر میں رہے وہ انیق صاحب کو دیکھتے بولے توانیق صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ کھلی، اس سے بڑی اور کیاخوشی کی بات ہوگی لئیق منسا مجھے دشااور زرمین کی طرح ہے،

Posted On Kitab Nagri

انیق میری خواہش ہے کہ منسا اس گھر کی بہو بنے اس سے بڑی اور کیا خوشی کی بات ہو گی کہ منسا بیٹی ہمارے گھر کی رونق بنے میں آج ہی عاطر اور رافعہ سے بات کرتا ہوں انیق صاحب نے خوش دلی سے کہا تو ان کی آخری بات پر لئیق صاحب چونکے، عاطر اور رافعہ سے کیوں؟ وہ نہ سمجھی سے انیق کو دیکھتے بولے تھے، منسا بیٹی اور زراف کے سلسلے میں انہی سے بات کرنی ہو گی ماں باپ ہیں،

تم غلط سمجھے ہو انیق میں زراف کے لیے نہیں بلکہ دمیر کے لیے کہہ رہا ہوں، انیق صاحب چونکے اب کی بار حیرت سے دمیر وہ حیران تھے، مگر لئیق دمیر منسا بیٹی سے بڑا ہے وہ بھی دس سال، اگلے ماہ وہ اٹھائیس کا ہو جائے گا، اور منسا بیٹی ابھی محض سترہ سال کی ہے، وہ سنجیدگی سے بولے، وہ بھی دو ماہ بعد اٹھارہ کی ہو جائے گی، مگر منسا بیٹی اور زراف کی اچھی دوستی ہے، منسا بیٹی اور دمیر وہ کچھ فکر مند ہو گئے تھے، دمیر نہیں مانے گا وہ اپنے پوتے کو جانتے تھے، لئیق نے انہیں کشمکش میں ڈال دیا تھا، دیکھو انیق دمیر ایک سلجھا ہوا سمجدار لڑکا ہے عمروں کا فرق معنی نہیں رکھتا تم نے منسا اور زراف کی دوستی دیکھتی ہے مگر میں نے دمیر کا کلیئرنگ انداز بیشک وہ خاموش طبیعت کا ہے تھوڑا سا غصے کا تیز ہے مگر جیسے وہ میری منسا کو سمبھال سکتا ہے کوئی اور نہیں، لئیق کی بات پر انیق صاحب جہاں فکر مند تھے وہی پوتے کی تعریف پر دل سے مسکرائے بھی تھے وہ جانتے تھے ان کا پوتا کتنے نرم دل کا تھا بس اسے ہر کسی کی طرح جتانا نہیں آتا اپنی فکر ظاہر کرنا کلیئر کرنا شاہد یہ اس کی نوکری کی وجہ سے تھا بلکہ کچھ وہ پہلے بھی ایسا ہی تھا زراف اور دامان کے مقابل وہ سنجیدہ طبیعت کا حامل تھا، مجھے اپنی منسا کے لیے دمیر جیسا لائف

Posted On Kitab Nagri

پارٹنر چاہیے جو اسے اس کے بچپنے سمیٹ سمبھال سکے، وہ اپنے بات جاتی رکھے تھے جبکہ انیق صاحب دمیر کے متعلق سوچ رہے تھے کہ اگر دمیر نے انکار کر دیا تو؟ لئیق صاحب نے دوست کے چہرے کو دیکھتا رکتے انیق تمہاری خاموشی کی وجہ میں جانتا ہوں اگر دمیر نے انکار کر دیا تو، انیق صاحب چونکے وہ ان کے اندر کا ڈر کیسے بھانپ گئے تھے، یہ میری خواہش ہے مگر دمیر کی اپنی زندگی اپنی پسند نہ پسند بھی ہے اسے وقت دینا اگر وہ انکار کرے گا تو یہ اس کی مرضی ہو گی میں اپنی بچی کسی پر مسلط نہیں کرو گا، یہاں پر اپنوں کا پیار خلوص اپنا پن جو منسا کو ملا ہے اتنی خوش وہ اپنی سترہ سالہ زندگی میں وہاں نہیں رہی جتنی یہاں ہے، میں صرف خواہش ہے وہ ہمیشہ اسی محبت اپنائیت میں رہے، ذراف بھی مجھے دمیر جتنا ہی پیارا ہے مگر وہ ابھی بچہ ہے خود اس میں وہ میچورٹی وہ سنجیدگی نہیں جو میں نے منسا کے شریکِ سفر میں چاہی ہے، جو منسا کے ہر قدم پر اس کے ساتھ کھڑا رہے اس کے صحیح غلط میں، جبکہ دمیر جو دادا جان کی طبیعت پوچھنے آ رہا تھا مگر اندر سے آتی آواز پر رک گیا اپنے نام کی پکار پر اس کا ہاتھ ہینڈل پر ہی رکھا رہا اندر ہوتی گفتگو سنتے وہ بنا آواز کیے پلٹ گیا دمیر کی جاتے رکا منسا کے ہنسنے کی آواز سنتے اس کے قدم خود بخود ہی ریلنگ کی جانب بڑھے نیچے دیکھا تو پانچوں ٹیم بنائے کیرم بورڈ پر کیرم کھیل رہے تھے لڑکیاں ایک طرف جبکہ دامان اور ذراف ایک طرف، ایک طرف کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا تھا، دمیر سینے پر ہاتھ باندھے منسا کو دیکھنے لگا ہم رنگ پرنٹڈ کیپری شرٹ میں گلے میں جھولتا دوپٹہ بالوں کی پونی ٹیل کیے جس میں سے کچھ آوارہ بال باہر نکلے ہوئے تھے وہ لاپرواہ سی کھیلنے میں مصروف تھی، دو

Posted On Kitab Nagri

دن پہلے وہ جتنی رنجیدہ تھی روئی تھی اس وقت اتنی ہی خوش اور مسکرا رہی تھی، کیا اس نے جو اپنی لائف پارٹنر کو سوچا تھا وہ ایسی تھی؟ ہم جیت گئیں منسا اور دشا کی آواز گونجی تھی ہال میں، وہ اور دشا خوشی سے چہکتی ہائی فائی کرتے ایک دوسرے کے گلے لگی تھی شٹ یار داماں نے منہ بنایا جبکہ ذراف مسکرا رہا تھا اپنی ہار سے زیارہ وہ ان کے جیتنے پر خوش ہو رہا تھا، دمیر کی نظروں سے منظر چھپا نہ رہا، دمیر منسا سے نظریں ہٹاتے پلٹ گیا، جبکہ ذراف کی نگاہ اوپر گئی تو اس نے جاتے ہوئے دمیر کو دیکھا تھا،

لئیق صاحب خاموش تھے جب سے انہیں پتہ چلا تھا کہ ان کے دل کی سرجری کونی ہو گی چچا جی ان شاء اللہ آپ صحت مند ہوں جائیں گے، آپ ایسے پریشان نہ ہوں، عامر صاحب نے انہیں تسلی دی، تو لئیق صاحب نے گہرا سانس بھرا، عامر بچے موت تو ایک نہ ایک دن آنی ہی ہے مگر میں اپنی منسا کے لیے فکر مند ہوں اگر مجھے کچھ ہو گیا تو وہ خود کو سنبھل نہیں پائے گی بکھر جائے گی، چچا جی آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں اللہ سے بہتر کی امید رکھیں اور منسا بیٹی اکیلی کیوں ہے ہم سب ہیں اس کے اپنے اس کے پاس آپ منسا کی فکر مت کریں، آپ ان شاء اللہ جلد صحت یاب ہوتے گھر آئیں گے اور منسا بیٹی کو ہم سبھی سمبھل لے گے، ویسے بھی اب سے وہ میری اور درخشندہ کی بیٹی ہے، ہمیں دشا کی طرح عزیز ہے، ہاں منسا سے بات کرنا مشکل ہو گا وہ آپ سے بہت اٹیچ ہے ہم اسے خود بات کریں تو زیارہ بہتر رہے گا، عامر ٹھیک کہہ رہا ہے لئیق منسا بیٹی تمہاری نہیں میری بھی ہوتی ہے انیق مجھ سے وعدہ کرو اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میری منسا کا خیال رکھو گے، چچا جی کیسی ناامیدی کی باتیں کر رہے آپ اپ کو کچھ

Posted On Kitab Nagri

نہیں ہو گا، نہیں انیق مجھ سے وعدہ کرو میرے بعد میری منسا کا خیال رکھو گے، وہ انیق صاحب کا ہاتھ تھام گئے، میں وعدہ کرتا ہوں لئیق منسا تمہاری نہیں میری پوتی ہے مجھے دشا اور زرمین کی طرح عزیز ہے، لئیق صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ کھلی، وہ مزید کچھ کہتے اس سے پہلے منسا کمرے میں داخل ہوئی تھی ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے، وہ لوگ اسے دیکھتے خاموش ہوئے تو منسا نے ان کی خاموشی کو نوٹ کیا تھا شدت سے، اس نے گلاس رکھتے پہلے گرینڈ پا پھر انیق صاحب کو دیکھتے عامر صاحب کو دیکھا، منسا کو ان کی خاموشی ٹھٹکی، کچھ ہوا تھا کیا؟

آپ لوگ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں؟ وہ انہیں دیکھتے بولی تو وہ تینوں چونکے، نہیں تو بچے آپ کو کیوں لگا؟ آپ لوگ اتنے خاموش کیوں ہیں؟ ایسے ہی عامر صاحب اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اٹھتے نکل گئے انہیں فون آ رہا تھا،

درخشندہ بہو میں آج تم سے کچھ مانگنے آیا ہوں، سسر کی بات پر درخشندہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا ایسا کیا تھا جس کے لئے وہ تمہید باندھ رہے تھے، انہیں نے شوہر کو دیکھا، مجھ سے؟ ہاں تم سے، ابا جی اگر میرے بس میں ہوا تو ضرور، درخشندہ بہو میری اور لئیق دونوں کی خواہش ہے کہ منسا اس گھر کی بہو بنے درخشندہ چونکی، یہ تو بہت خوشی کی بات ہے ابا جی مگر میں سمجھی نہیں آپ مجھ سے یہ بات کیوں کر رہے؟ منسا اور ذراف کی دوستی کسی سے چھپی نہ تھی، مگر یہ بات وہ اس سے کیوں کر رہے تھے، وہ مسکرائے، دمیر کے لیے، انہیں نے بات واضح کی، ابا جی؟ وہ حیران تھی، ہاں درخشندہ بہو میں چاہتا

Posted On Kitab Nagri

ہوں منسا دمیر کی دلہن بنے اور لئیق کی بھی یہی خواہش ہے، اباجی یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے منسا دمیر سے بہت چھوٹی ہے اوپر سے منسا اور ذراف۔۔۔ درخشندہ بہو ذراف اور منسا کی دوستی کو غلط مت سمجھنا منسا ذراف کو بھائی سمجھتی ہے اپنا میں بھی یہی سمجھا تھا مگر لئیق نے میری غلطی فہمی دور کی ذراف کی اور اس کی عادات ملتی ہیں جس وجہ سے دونوں کی زیادہ لگتی اس کا کوئی بہن بھائی نہیں تو ذراف میں اسے اپنا بھائی مل گیا ہے، باقی عمروں کا کیا ہے تم بھی تو عامر سے چھ سال چھوٹی ہو، درخشندہ نے شوہر کو دیکھا جو مسکرائے تھے، اباجی سچ کہو تو مجھے منسا بہت پسند ہے ہاں دمیر کے لیے میں نے کبھی سوچا نہیں تھا میری داماں کے لیے خواہش جاگی تھی مگر پھر منسا اور ذراف کو دیکھتے میں خاموش ہو گئی، داماں ابھی چھوٹا ہے پڑھ رہا ہے، لئیق اپنی بیماری کی وجہ سے گھبرا گیا ہے اس کی خواہش ہے دمیر اور منسا کی شادی کر دی جائے،

شادی؟ درخشندہ بیگم حیرت زدہ تھیں، اباجی شادی اتنی جلدی اوپر سے ابھی دمیر سے بات نہیں ہوئی آپ اس کے مزاج سے واقف ہیں وہ ہاں کر تا یا ناں یہ بھی معلوم نہیں شادی کیسے؟ بہو تم فکر نہیں کرو دمیر کی رضامندی کی جائے گی یہ شادی ہے ساری عمر کا ساتھ کوئی دو دن کا کھیل نہیں کوئی زور زبردستی نہیں ہو گی بچوں کی مرضی اولین ترجیح ہو گی لئیق منسا سے رائے لے گا جبکہ تم لوگ دمیر سے اگر دمیر مانا تو ہی اگلی کاروائی ہو گی نہیں تو بات خاموشی سے ختم، لیکن اس سے پہلے تم اپنی مرضی بتاؤ، مجھے منسا پسند ہے مجھے خوشی ہو گی اگر وہ میرے دمیر کی دلہن بنے تو، انہیں نے مسکراتے سسر کو ہاں

Posted On Kitab Nagri

کہہ دی،

آپ نے مجھے یاد کیا؟ دمیر بیشک ان کی باتیں سن چکا تھا مگر اس نے ظاہر نہ کیا وہ ابھی اسٹیشن سے آیا تھا جب دشا نے اسے پیغام دیا تھا کہ لئیق دادا اسے بلا رہے ہے، ہاں بیٹھو، آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟ ہوں میڈیشن وقت پر لے رہے ہے؟ میں تو بھول بھی جاؤ پر یہاں لوگ ہیں جنہیں مجھے سے زیارہ میری دوائیوں کا خیال ہوتا، دمیر سمجھ گیا ایک تو منسا تھی جبکہ دوسرے اس کے دادا جان،

دمیر میں بات کو زیارہ گھماؤ گا نہیں سیدھے کہو گا

دمیر میں چاہتا ہوں تم میری منسا کا ہاتھ تھامو جب وہ گرنے لگے تو تم اسے تھام لو وہ روئے تو تم اسے اپنا کندھا دو وہ مسکرائے تو تم اس کی مسکراہٹ کی وجہ بنو، دمیر کو اندازہ نہ تھا وہ اتنے صاف الفاظ میں بات کریں گے، منسا مجھ سے چھوٹی ہے بہت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اماں عائشہ چھوٹی تھیں جب اسلام اس کی اجازت دیتا تو یہ کہنا بے معنی ہے، دمیر لاجواب ہوا، لیکن اگر تم ویسے انکار کرنا چاہو تو کرسکتے ہو اگر تمہاری پہلے سے کسی سے کمنٹمنٹ ہے تو، دمیر کا چہرا سرخ ہوا، آپ نے منسا کی رائے جانتی شاہد آپ نہیں جانتے مگر وہ ذراف کو۔۔۔ بھائی سمجھتی ہے اس کی بات مکمل ہوتی اس سے پہلے لئیق صاحب بول اٹھتے تو دمیر چونکا، منسا ذراف کو اپنا بھائی سمجھتی ہے ذراف ایک اچھا لڑکا ہے اگر منسا اسے پسند کرتی ہوتی تو میں ایک پل نہ لگاتا سوچنے میں مگر ان کے درمیان ایسا کچھ نہیں ہے منسا کا کوئی بہن بھائی نہیں ذراف اور اس کی بہت ساری عادات ملتی تو ذراف کے روپ میں منسا کو ایک بھائی مل گیا

Posted On Kitab Nagri

ہے، لئیق صاحب نے ساری بات کلئیر کر دی تھی، نہ جانے کیوں ان کی بات سنتے دمیر کے دل سے ایک بوجھ سا سرکا تھا سکون سا ملا تھا، اس کے چہرے کے تاثر نرم ہوئے تھے،

لیکن میں کیوں؟ وہ یہ بات سمجھ نہ پایا تھا لئیق صاحب مسکرائے، کیونکہ جو کئیر اس کی تم کر سکتے ہو کوئی اور نہیں کر سکتا، دمیر ان کی بات پر چونکا تھا اور آپ کو اتنا یقین کیوں ہے مجھ پر؟ کیونکہ میرا دل گوائی دیتا ہے اس کی میں نے دیکھا ہے تمہیں منسا کی کئیر کرتے تم غصے کے تیز ہو، پھر بھی آپ اپنی پوتی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دینا چاہتے؟ وہ حیران ہوا، ہاں کیونکہ تم سے بہتر اسے کوئی سمبھل نہیں سکتا، دمیر حیران تھا ان کی باتوں پر اگر وقت لینا چاہو تو اچھے سے سوچ کر مجھے بتا دینا، کیا آپ نے منسا کی رائے لی؟ کچھ سوچتے دمیر نے پوچھا تو لئیق صاحب نے مسکراتے سر ہلایا تو دمیر چونکا تھا کیا وہ راضی تھی؟ دمیر میری منسا بہت معصوم ہے میں نے ہمیشہ اسے چھپا کر رکھا ہر سرد و گرم سے اس کا خیال رکھنا اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میرے بعد تم اس کا خیال رکھنا لئیق صاحب کی آواز میں نمی گھی تھی، دمیر نے انہیں دیکھا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں منسا کی آنکھیں کبھی نم نہیں ہونے دوں گا وہ پل میں اقرار کر گیا تھا لئیق صاحب کے چہرے پر مسکراتے بکھر گئی،

ہمیشہ خوش رہو،

انہوں نے دمیر کے کندھے پر ہاتھ پھیرتے دعا دی،

مبارک ہو میرے یار انیق صاحب نے اندر آتے کہتے لئیق کو گلے لگایا تھا، تو آپ باہر تھے؟ دمیر نے

Posted On Kitab Nagri

دادا کو دیکھتے پوچھا تو وہ ہنستے سر ہلا گئے، میں جانتا تھا میرا پوتا اپنے دادا کی بات کا مان رکھے گا ہمیشہ خوش رہو،

انیق صاحب نے کہتے دمیر کو گلے لگایا تھا،

چلو یہ خوش خبری سبھی کو دی جائے انیق صاحب نے لئیق سے کہا تو وہ سر ہلاتے اٹھے، آپ کو آرام کرنا چاہیے، ارے گولی مارو آرام کو میں تو اپنے ہاتھوں سے تیاریاں کروں گا، تیاریاں؟ دمیر نے نہ سمجھی سے کہا،

بھئی شادی کی

شادی؟ وہ حیرت بے یقینی سے گنگنا گیا وہ تو گویا ہتھیلی پر سرسوں جمائے بیٹھے تھے،

ہاں شادی میں چاہتا ہوں میری سرجری سے پہلے میں منسا کو محفوظ ہاتھوں میں سونپتے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤ، مطلب وہ ابھی شادی کے خواہشمند تھے مگر اتنی جلدی کیسے؟ سبھی سنتے شاک ہو گئے تھے دمیر اور منسا؟ یہ خبر نہیں دھماکہ تھا جو انیق صاحب نے ہال میں کیا تھا منسا کے تو پانی پیتے اچھوت لگ گیا جبکہ دمیر نارمل تھا اس کی نگاہ منسا کے چہرے پر گئی جس کو ٹھسکا لگ گیا تھا ابا جان یہ کیا کہہ رہے آپ؟ رافعہ نے حیرانگی سے پوچھا، مطلب منسا بیٹی تو بہت چھوٹی دمیر سے رافعہ نے سنبھلتے پوچھا تھا، رافعہ بہو یہ لئیق کی خواہش ہے، رافعہ پہلو بدل کر رہ گئی دل میں ابالے اٹھنے لگے تھے، وہ ایسا کیسے کر سکتے تھے، منسا آپی میری بھابھی بنے گی ہائے اللہ کتنا مزہ آئے گا، جبکہ منسا نے گرینڈ پا کو دیکھا وہ ابھی

Posted On Kitab Nagri

رات تو بات کر رہے تھے ابھی اتنی جلدی انہوں نے شادی کا کہہ دیا تھا یہ کیسے ہو سکتا تھا رات تو ان کی ایسی کوئی بات نہ ہوئی تھی آپ نے تو سیدھے چھکا لگا دیا بھائی ذراف دمیر کے پاس بیٹھتے بولا تو دمیر نے اسے گھورا، اب ان گھوریوں کا فائدہ نہیں میں تو پہلے دن ہی سمجھ گیا تھا یہ آپ دل دے بیٹھے منسا ہارون کو، بکواس مت کرو، اور یہ جو سیدھے شادی کا فیصلہ ہوا ہے یہ تو آپ سے بناء پوچھے کیا گیا ہو گا ہے نہ؟

وہ طنزیہ بولا تو دمیر نے وہاں سے اٹھنا ہی مناسب سمجھا،

میں بھی کہو یہ بھابھی اتنی آگے پیچھے کیوں گھوم رہی تھیں بھلا دمیر اور منسا کا کیا جوڑ ہوا مگر انہیں تو منسا کی نیشنلٹی دیکھ رہی تھی ویسے تو دمیر بڑا غصے والا بنتا اسے سنجیدگی پسند ہے مگر اب دیکھو کیسے جھٹ سے مان گیا کانوں کان خبر نہ ہونے دی کسی نے، ذراف کی ماں کیا باتیں کے کر بیٹھ گئی ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے دمیر بھی اپنا بچہ ہے ذراف بھی اپنا ہی ہے وہ کسی کو نظر نہیں آیا ویسے تو بڑی دوستی ہے منسا کی اس سے مگر شادی کے لیے اس نے دمیر کو چنا اور آپ کے ابا حضور انہیں بھی نظر نہیں آیا منسا کا دمیر سے نہیں ذراف سے جوڑ تھا، رافعہ کا تو غصہ اور صدمہ ہی کم نہ ہو رہا تھا، میں نے کبھی منسا کو ایسی نظر سے نہیں دیکھا تھا امی ذراف جو مسلسل ماں کی آواز پر رکا تھا وہ پانی لینے آیا تھا نیچے مگر ماں کی آواز پر وہ رک گیا ابھی ان کے کمرے میں آیا دروازہ کھلا ہوا تھا عاطر صاحب کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے جبکہ رافعہ مسلسل چیزیں ادگر در کھتے بولے جا رہی تھی ذراف کی آواز پر دونوں چونکے تھے، امی منسا میرے لیے زرمین کی طرح ہے ہمیشہ اسے بہن سمجھا آپ نے میرے اور اس کے رشتے کو غلط سمجھ لیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہم دونوں ایک دوسرے کو بہن بھائی سمجھتے ہیں اس سے آگے کچھ نہیں ہمارے رشتے کو پاکیزہ رہنے دیں، داداجان کا فیصلہ بلکل ٹھیک ہے منسا اور دمیر بھائی ایک دوسرے کے لیے بنے، آپ ان کی خوشی میں خوش ہوں، ذراف کی سنجیدگی سے کہی باتوں پر رافعہ کا منہ کھل گیا تھا، جبکہ عاطر صاحب مسکرائے، سن لیا اب تم مزید کوئی بات نہیں کروگی، بلکہ درخشندہ بھابھی کے ساتھ دمیر اور منسا کی شادی کی تیاریاں کروگی، خوشی کا ماحول ہے خوشی سے رہو، عاطر صاحب کہتے کتاب کھول گئے ذراف جاچکا تھا، جبکہ رافعہ کا دل ابھی بھی اندر سے جل رہا تھا کہاں اس نے سوچ لیا تھا منسا اس کی بہو بنے گی، مگر خواب خواب ہی رہ گیا، ہونہہ وہ پاؤں پٹختی باتھ روم میں چلی گئی، عاطر صاحب نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیے گلاسز ٹھیک کرتے کتاب کی طرف متوجہ ہوگئے،

منسا میری ایک بات مانو گی؟ وہ دادا کے ساتھ بیڈ پر اس کے کندھے پر سر رکھے لیٹی تھی جب لئیق صاحب نے سنجیدگی سے کہا تو منسا چونکی، منسا بچے انسان کی زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے، منسا نے سر اٹھاتے انہیں دیکھا گرینڈپا آپ ایسی باتیں کیوں کررہے ہے؟ وہ گھبرا اٹھی تھی آج سے پہلے تو انہیں نے ایسی بات نہ کی تھی، منسا میں جو کہنے جارہا ہوں بچے میری بات کو سمجھنا اور انکار مت کرنا، گرینڈپا آپ ٹھیک ہیں نہ؟ وہ گھبرا گئی تھی کچھ تھا کیا اسے کل دن کی بات یاد آئی آپ کو کچھ ہوا ہے جو آپ مجھے نہیں بتارہے ہے؟ اس کی آنکھوں میں نمی آچکی تھی، منسا آپ دمیر سے شادی کرلو، لئیق صاحب گویا منسا کے سر پر دھماکا کر گئے تھے منسا کی آنکھیں حیرت سے پھٹی، الفاظ گنگنا گئے منسا

Posted On Kitab Nagri

۔۔۔لئیق صاحب نے اسے پکارا تو وہ ٹرانس کی کیفیت سے جاگی، منسا اپنے دادا کی خواہش پوری کرو گی؟ وہ امید سے اسے دیکھ رہے تھے، آ۔۔۔اپ ٹھیک ہیں نہ گرینڈ پا؟ منسا کی آنکھو سے لڑکھڑاتے آنسو گرا کچھ ایسا تھا جو وہ اسے بتا نہیں تہے تھے، ان کی پوتی انہیں ان سے زیادہ جانتی تھی، گرینڈ پا مجھے سب سچ بتائیں کیا ہوا ہے؟ منسا کچھ نہیں ہوا یہ میری خواہشیں ہے، آپ کو میری شادی جس سے بھی کرنی ہے کر دیں مگر مجھے سچ بتائیں وہ رونے لگی تھی لئیق صاحب اسے ساتھ لگا گئے تم تو میرا بہادر بچہ ہو نہ منسا زندگی کا بھروسہ نہیں ہے میں ڈر گیا ہوں اپنے اچانک بیمار ہونے سے اگر مجھے کچھ ہو گیا تو آپ کا کون ہے، ان کی اپنی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں، آپ مجھے چھوڑ کر کہی نہیں جاسکتے آپ جس سے کہے گے میں شادی کر لوں گی، وہ روتے اقرار کر گئی، جاسے نہیں دمیر سے، کیا تم دمیر سے شادی کرو گی؟ انہیں نے منسا کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے پوچھا تو منسا خاموش ہوئی، آنکھیں گلابی ہو گئی تھی،

اسلام علیکم

Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

دیکھو منسا مجھے تمہارے لیے جیسا انسان چاہیے تھا وہ ساری خوبیاں ہیں دمیر میں، لیکن اگر تمہیں کوئی عتراض ہے تو تم بتا سکتی ہو میں تمہیں فورس نہیں کرو گا، اگر تم ذراف۔۔۔ذراف میرا بھائی ہے منسا تیزی سے بولی تو لئیق صاحب مسکرائے اور دمیر ؟

انہوں نے پوتی کو دیکھتے پوچھا وہ غصہ کرتے بہت وہ منہ بناتی بولی تو لئیق صاحب کی مسکراہٹ گہری ہوئی، غصے والا تو ہے مگر دل کا بہت اچھا بہت کیئر کرنے والا ہے اپنوں کی، مجھے نہیں پتہ مگر انہیں میں پسند نہیں وہ اس کا ہر رشتہ لئیق صاحب تھے وہ ان سے ہر بات شئیر کرتی تھی اسلیے ابھی بھی ان کے کندھے پر سر رکھتے بولی صاف گوئی سے، تم سے کس نے کہا ایسا؟ کسی نے نہیں مگر میں نے نوٹ کیا اتنا غصہ رہتے کبھی مجھ سے بات نہیں کی ذراف اور دامان بھی تو ہیں، وہ اس کی شکایت کر رہی تھی، تو تمہیں اس سے شکایت ہے کہ وہ تم سے بات نہیں کرتا؟ نہیں ایسا تو نہیں کہا میں نے مگر وہ اپنی بڑی

Posted On Kitab Nagri

بڑی سرخ آنکھوں سے گھور گھور کر دیکھتے جیسے جن ہوں کوئی، اب کی بار لئیق صاحب کا قہقہہ لگا تھا،

جن اگر اسے پتہ چل گیا نہ کہ تم اسے جن کہتی ہو تو پھر اس کا غصہ دیکھنا، بنائے گا کون؟ وہ اٹھتے دادا کو دیکھتے بولی تو لئیق صاحب نے کندھے اچکاتے،

گرینڈ پا آپ ٹھیک ہیں نہ؟ کچھ دیر بعد منسا نے ان سے پوچھا، ہوں پھر میں ہاں سمجھو منسا؟ وہ خاموش ہوئی، آپ کو اتنی جلدی کیا ہے گرینڈ پا پہلے تو کبھی آپ نے یہ بات نہیں کی؟ وہ اس کی گود میں سر رکھ چکی تھی،

بس ایسے ہی مجھے تمہیں دلہن بنا دیکھنے کی خواہش ہو رہی، وہ تو میں آپ کو کل تیار ہوتے دیکھا دوں گی، اس نے معصومیت سے کہا تو لئیق صاحب مسکرائے اس کی بات پر، میں کل انیق سے بات کرو؟ مگر وہ مجھ سے بڑے ہیں گرینڈ پا منسا نے آنکھیں بند کی تو دمیر اس کے سامنے آتے خود سے سینے پر گولی کھانا یاد آنے لگا، اس کی سرخ آنکھیں ماتھے کی شکنیں سپاٹ لہجہ، اسکی گرم سانس جو ہوٹل میں اس کے قریب آنے پر منسا نے محسوس کی تھیں وہ بند آنکھوں سے مسکرائی "جن" دل نے چپکے سے سرگوشی کی،

میرا جن دل میں کھلکھلا کر ہنس دی،

بڑا تو ہے مگر اتنا نہیں لئیق صاحب اپنی پوتی کے ہر ہر انداز سے واقف تھے، وہ جانتے تھے ذراف کو وہ اپنا بھائی سمجھتی ہے جبکہ دمیر کے لیے اس کا ہاسپٹل میں سسک سسک کر رونا اس کی تڑپ ان پر

Posted On Kitab Nagri

انکشاف ہوا تھا جس سے وہ خود بھی انجان تھی کہ منسا دمیر کے لیے کوئی سافٹ کانر رکھتی تھی دل میں ،اسکا دمیر کو دیکھتے کھلنا اس کے غصہ ہونے پر اداس ہونا سبھی سے نظریں چراتے اسے دیکھنا لئیق صاحب نے کچھ دن پہلے ہی فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جانے سے پہلے انیق سے بات کریں گے مگر پھر ان کا اچانک بیمار ہونا شاید یہی مناسب وقت تھا، ویسے بھی وہ سب میں منسا کے لیے ڈر گئے تھے پریشان ہو گئے تھے کہ اگر اچانک کبھی انہیں کچھ ہو گیا تو کون تھا اس معصوم کا ان کے بناء اس بھری دنیا میں اسلیے بہتر تھا وہ منسا کا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں تھما دیں جو اسے اپنی باہوں میں چھپا لے اس دنیا سے فریبوں اور دہرے چہروں سے،

منسا شاید سوچکی تھی،

گرینڈ پا آپ یہ کیسے کر سکتے؟ وہ کمرے میں چکر لگاتے بولی کیا مطلب کیا کیسے کیا؟ گرینڈ پا آپ نے سیدھے شادی رکھ دی وہ بھی ہٹلر سے اتنی جلدی؟ وہ روہانسی ہوتے بولی، تو میری گڑیا نے پہلے انگیجمنٹ کرنی تھی؟ گرینڈ پا وہ منہ بناتے چڑتے بولی تو لئیا صاحب ہنسے منسا کیا بات ہے بچے؟ میں نے آپ کی رائے جانی تھی نہ رات کو پھر اب کیا مسلہ ہے؟ آپ نے رائے جانی تھی مگر شادی کا نہیں بتایا تھا ،وہ ان کے پاس بیٹھتے بولی اپنی بات پر روز دیتے، تو ابھی تو پتہ چل گیا نہ، گرینڈ پا ایسے نہیں ہوتا، وہ منہ پھلائے بولی منسا کیا آپ کو کوئی عتراض ہے شادی سے؟ ہاں ہے لئیق صاحب کا چہرا تاریک پڑا، وہ سب کے بیچ بات کر چکے تھے اور وہ یہ کیا کہہ رہی تھی، گرینڈ پا مانا وہ مجھے اچھا لگتا ہے مگر وہ مجھ پر اتنا غصہ

Posted On Kitab Nagri

ہوتا اپنی سرخ آنکھوں سے گھورتے مم۔۔۔مجھے نہیں ابھی شادی کرنی مجھے وقت چاہیے، منسا کہتے اس کے سینے پر سر رکھ گئی، منسا گڑیا وہ آپ کی کلئیر بھی تو کرتا اس کا نیچر ایسا ہے تھوڑا سنجیدہ ٹائپ آپ نے اسے سبھی کے ساتھ نہیں دیکھا کیا زیارہ فرینک نہیں ہوتا، باقی میری گڑیا اپنے دادا کی اتنی سی خواہش پوری نہیں کرے گی میں اپنی گڑیا کے ہاتھوں پر مہندی دیکھنا چاہتا ہوں آپ کو دلہن بنے دیکھتا چاہتا ہوں ہنستے مسکراتے میں چاہتا ہوں میری گڑیا کو کوئی مجھ سے بھی زیارہ خوش رکھے تمہاری چھوٹی چھوٹی خواہشات کا خیال رکھے تم اداس ہو تو تمہیں ہنسائے تم رو تو تمہیں چپ کرانے اور جب تم ہنسو تو تمہارا ساتھ دے، میں اپنی زندگی میں تمہیں خوش آباد دیکھنا چاہتا ہوں گرینڈپا؟ منسا نے ان کی آخری بات پر سر اٹھایا، ٹھیک ہوں میں مگر زندگی کا بھروسہ تو نہیں نہ، منسا خاموش رہی دمیر تمہیں بہت خوش رکھے گا یہ تمہارے دادا کی گارنٹی ہے منسا نے گرینڈپا کو دیکھا تو انہیں نے معصوم سا چہرا بناتے اسے دیکھا، گرینڈپا اتنی جلدی کیسے سب؟ وہ روہانسی ہوتے بولی ہو جائے گا ویسے بھی ابھی کچھ دن ہیں درمیان میں تم دشا لوگوں کے ساتھ اپنی تیاری کرو باقی سبھی تو بڑوں نے دیکھنا، وہ کمرے میں آئی تو دشا آتے اس سے پلٹ گئی، مجھے یقین نہیں آرہا آپ میری بھابھی بننے والی ہو، وہ بے پناہ خوش تھی، منسا کو سمجھ نہ آئی کیا ری ایکٹ کرے اس کے لیے تو خود سب شاکنگ تھا گرینڈپا کی اتنی جلدی اسے بھی سمجھ نہ آرہی تھی شاہد وہ اس کے لیے فکر مند تھے اچانک بیمار ہوتے، اپ خوش نہیں ہو؟ دشا نے الگ ہوتے اسے دیکھتے پوچھا اس کے کچھ نہ کہنے پر، تو منسا نے اسے دیکھا نہیں ایسی بات نہیں مگر یہ

Posted On Kitab Nagri

سب بہت جلدی ہے، وہ صاف گوئی سے بولی، اففف تو آپ کو یہ پریشانی کہ سب کیسے ہو گا آپ کی شاپنگ وغیرہ تو اس کی آپ ٹینشن نہ لیں ہم سبھی ہیں نہ، منسا سر ہلا کے رہ گئی، دشانہ جانے کیا کیا کہہ رہی تھی،

اپنی پلاننگ بتا رہی تھی جبکہ منسا کے دماغ میں دمیر کا سنجیدہ سا چہرا گھوما کیا وہ اس شادی سے خوش نہیں تھا؟ وہ اتنی جلدی مان کیسے گیا تھا؟ منسا کے لیے یہ ایک شاکنگ بات تھی ہر وقت تو اس پر غصہ دیکھتا رہتا تھا پھر اچانک شادی کے لیے ہاں کہہ دی وہ بھی اس سے یہ سرپرائزنگ ہی تھا، منسا بچے آج ہم شاپنگ پر چلیں گے، وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے جب درخشندہ نے منسا نے سے کہا تو بھلا اختیار منسا کی نگاہ دمیر کی طرف اٹھی مگر وہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھا فل تو یونیفارم میں ملبوس چہرے پر سنجیدگی وہ فون پر کوئی خبر دیکھ رہا تھا اسے دیکھتے منسا کے رخسار تپ اٹھے دل کی دھڑکن بڑی تو پلکیں خود ہی جھک گئی چہرے پر ایک شرمیلی مسکراہٹ در آئی وہ جن سنجیدگی میں بھی اتنا ڈیشنگ لگتا تھا کہ منسا سے دیکھا نہ گیا، ٹھیک ہے درخشندہ نے دوبارہ پوچھا؟ جی وہ آہستگی سے سر ہلا گئی، دمیر تم آج جلدی آجانا انیق صاحب نے چائے کا کپ رکھتے کہا، تو اس نے سوالیہ نظروں سے دادا کو دیکھا، بھئی تمہاری بھی شادی ہے تم بھی شاپنگ کر لینا، انہیں نے دمیر کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے کہا تھا، سوری دادا جان میں آج بہت بڑی ہوں نہیں آسکو گا، وہ واقعی بہت مصروف تھا آج اسلیے انکار کر گیا، وہ تو تم زور ہی ہوتے ہو مگر آج کوشش کرنا جلدی آنے کی، اب کی بار عامر صاحب نے کہا تھا، تو دمیر نے باپ کو دیکھا جس پر

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے مزید کچھ کہنے سے روکا تھا،جی کوشش کروگا کہتے وہ اٹھ گیا،میں چلتا ہوں اللہ حافظ، وہ کہتے اپنی کیپ اور اسٹک اٹھاتے نکل گیا،

امی مجھے آلینے دیجیے گا پھر چلیں گے دشا بیگ اٹھاتے بولتے بھاگی اس کی گاڑی آچکی تھی،

مبارک ہو بھئی لڑکی یہ کون سا جادو کیا ہٹلر پر، ذراف نے آتے منسا کو دیکھتے شرارت سے کہا تو وہ جھنیپ گئی، کہاں تو مسٹر اکڑو کھڑوس اور اب سیدھے پیا جی، ذراف نے نسا کو تنگ کیا تو منسا اسے گھورتے کشن اٹھاتے اسے مارا، ارے بھئی کیوں تنگ کر رہے ہو ہماری بچی کو انیق صاحب اسی وقت ہال میں داخل ہوئے مگر وہ ذراف کی بات سن چکے تھے، منسا بچے تیار ہو آپ چلیں، لیڈی کہاں جانے کی تیاری ہے؟مارکیٹ دن ہم ہیں ابھی سے تیاریاں شروع کرنی ہوں گی، میں لے چلو؟ہاں چلو، اچھا ابا جی ہم لوگ جارہے کھانا تیار ہے جاؤ بچے تم لوگ فکر نہ کرو ہم کھالے گے، جی

میں گاڑی کی کیز لے کر آتا ہوں،

رافعہ کو بھی کہنا تائی امی بلا رہی کہ آجاؤ، جی ذراف اور عاطر صاحب کے سمجھانے کے بعد رافعہ دل میں تو بہت تلملائی تھی مگر منہ پر مسکراہٹ تھی

تیاریاں شروع ہوگئی تھیں،

جب لئیق صاحب کی شام کے وقت اچانک طبیعت بہت بگڑ گئی انہیں ایمرجنسی میں سبھی ہاسپٹل لے کر بھاگے تھے کیونکہ ان کی طبیعت بہت ہی زیادہ ناساز ہوگئی تھی، منسا کا روتے بُرا حال تھا، درخشندہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بیگم اسے بمشکل سنبھالے ہوئے تھی، ذراف نے دمیر کو کال کر دی کہ لئیق صاحب کی اچانک طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی،

وہ پولیس اسٹیشن سے سیدھا ہاسپٹل پہنچا تھا، جہاں لوگ لوگ لئیق صاحب کو لے کر آئے ہوئے تھے، دمیر نے منسا کو دیکھا جب سے گھر میں شادی کی بات چلی تھی اس دن سے اس نے منسا کو زیادہ دیکھا نہ تھا وہ اس کے سامنے کم ہی آتی، درخشندہ بیگم نے دمیر سے کہا تھا کہ وہ اب لیوز لے لیں اور ان کے ساتھ چلا کرے شاپنگ پر مگر دمیر نے انکار کر دیا تھا کہ ابھی اس کے پاس وقت نہیں، ویسے بھی یہ عورتوں کے کرنے کے کام تھے اس کا بھلا کیا کام، مگر اب اسے منسا کو دیکھتے تکلیف ہوئی تھی اس کا ایسے شدت سے رونا، دمیر سے دیکھا نہیں جا رہا تھا،

لئیق صاحب کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی تھی سارے ہاسپٹل میں موجود تھے، منسا روتے بے حال ہو رہی تھی ڈاکٹر دادا جان کیسے ہیں ذراف کی نگاہ گئی تھی اندر سے نکلتے ڈاکٹر پر ابھی تو ٹھیک ہیں مگر کل صبح ہمیں سرجری کرنی ہو گی آپ سے کہا بھی تھا کہ جلد از جلد سرجری کروالیں، منسا نے نہ سمجھی سے سبھی کو دیکھا تھا، کک۔۔۔ کیا ہے۔۔۔۔ میرے گرینڈ پا کو، وہ روتے جھٹکے سے اٹھتی بولی تھی، ڈاکٹر نے اسے دیکھتے عامر صاحب کو دیکھا، ان کی ہارٹ سرجری کرنی ہو گی، تت۔۔۔ تو کریں ڈاکٹر مم۔۔۔ میرے گرینڈ پا کو کچھ نہیں ہونا چاہیے وہ ہچکیوں میں روتے بولی تھی،

درخشندہ بیگم نے منسا کو تھاما بچے چپ ہو جاؤ کچھ نہیں ہو گا تمہارے دادا جان کو، وہ انکا سہارہ ملتے اس

Posted On Kitab Nagri

سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تو کیا یہی بات تھی جو داداجان اسے بتا نہیں رہے تھے اس کی سماعت میں ان کے دو تین دن پہلے کے الفاظ گونجنے لگے تھے کیا اسے لیے وہ اس کی جلد از جلد شادی چاہتے تھے،

بس بچے عاطر صاحب نے منسا پر سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا، انکل اپ دعا کریں گرینڈ پا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے میرا پہلے منسا شدت سے رونے لگی تو سبھی کی آنکھیں نم ہو اٹھی، پیشنٹ کو ہوش آ گیا ہے وہ انیق اور دمیر نے ملنا چاہتے،

نرس نے باہر آتے اطلاع دی تھی انیق صاحب چھڑی کے سہارے اٹھے دمیر بھی چونکا تھا وہ اس سے کیوں ملنا چاہتے تھے وہ ٹھیک تو تھے، منسا جہاں نرس کی بات سنتے خوش ہوئی وہی پریشان بھی، اسے ملنا تھا گرینڈ پا سے مگر انہوں نے اسے کیوں نہ بلایا تھا،

انیق صاحب اور دمیر اندر داخل ہوئے،

انیق---مجھے---زندگی---کا اب---بھروسہ---نہیں---میں---مرنے سے---پہلے---مم---منسا کا---ہاتھ---دمیر---کے ہاتھ میں---دینا چاہتا ہوں ---میں---چچ---چاہتا ہوں---ابھی---نن---نکاح ہو،

وہ پھولی سانس سے بولے تھے، دمیر میری منسا سے ابھی نکاح کر لو میری آنکھوں کے سامنے، داداجان کچھ نہیں ہو گا آپ کو، آپ کی سرجری ہو گی تو آپ ٹھیک ہو جائیں گے، دمیر نے ان کا ہاتھ

Posted On Kitab Nagri

تھامتے کہا تھا،

سس۔۔۔ سرجری۔۔۔۔پپ۔۔۔پہلے۔۔۔نن۔۔۔۔نکاح

وہ رکتے بولے آنکھوں میں نمی تھی جو بہہ نکلی ٹھیک ہے لئیق منسا بیٹی اور دمیر کا نکاح ابھی ہو گا، اور جب تو ٹھیک ہو جائے گا تب رخصتی دھوم دھام سے کریں گے،

نن۔۔۔نہیں۔۔۔ آج ہی۔۔۔ نکاح۔۔۔ اور۔۔۔ رخصتی۔۔۔ ہو گی۔۔۔

ہاں۔۔۔وو۔۔۔ولیمہ۔۔۔ تم لوگ کرتے۔۔۔رہنا میں رہو۔۔۔یا نہ۔۔۔ میری منسا کو ۔۔۔ سنبھال۔۔۔لینا

تجھے کچھ نہیں ہو گا باقی جو تو کہے گا وہی ہو گا،

دمیر جاؤ مولوی صاحب کا بندوست کرو، انیق صاحب نے پوتے کو حکم دیا دمیر نے لئیق صاحب کی بگڑتی صورتحال کے پیش نظر کچھ کہے بنا باہر نکلا، مم۔۔۔میرے گرینڈ پا کک۔۔۔کیسے ہیں منسا دمیر کو باہر آتے دیکھ روتے بولی اس کا بازو تھامتے سبھی کی سوالیہ نظریں اسی پر تھیں دمیر کا سنجیدہ چہرا، ٹھیک ہیں وہ دمیر نے آنسو سے تر چہرے کو دیکھتے کہا، سس۔۔۔سچ کک۔۔۔کہ رہے۔۔۔ہیں؟ اس نے ڈرتے تصدیق چاہی،

ہاں وہ ٹھیک ہیں، دمیر نے منسا کو تسلی دی اس کا متواتر رونے سے سرخ پڑتا چہرا، گلابی آنکھیں جن کے پپوٹے پھولے ہوئے تھے رونے سے سرخ پڑتا ناک، وہ نظریں چرا گیا، منسا کا دل کہہ رہا تھا کہ وہ کچھ

Posted On Kitab Nagri

چھپا رہا ہے مم۔۔۔مجھے گرینڈ پا سے ملنا ہے منسا کہتے اگر بڑھی، میم آپ اندر نہیں جا سکتی نرس نے اسے روکنا چاہا منسا جیسے ہی دروازا کھولا اندر داخل ہوئی تو، نرس آنے دو انیق صاحب نے روکا، سر مگر، وہ پوتی ہے ملنے دو، نرس نے بے بسی سے دیکھا انہیں جبکہ منسا بھاگتے دادا کے پاس آئی، نہ۔۔۔مم۔۔۔میری ۔۔۔بچی لئیق صاحب نے اس کے آنسو دیکھتے بمشکل کہا، پلیز آپ ایسے روتے پیشنٹ کو اور ڈسٹرب کر رہی، منسا نے نرس کی بات سنتے جلدی سے آنسو صاف کیے۔۔مم۔۔۔میں۔۔۔نہیں۔۔۔رو۔۔۔رہی اس نے مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے کہا آنکھوں میں آنسو جبکہ چہرے پر مسکراہٹ، منسا۔۔۔لئیق صاحب نے منسا کو پکارا، جج۔۔جی وہ جھکی ان پر میں آپ کے پاس ہو گرینڈ پا، منسا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے بولی، منسا

۔۔۔مم۔۔۔میں۔۔۔نے۔۔۔دمیر۔۔۔سے۔۔۔کہا۔۔۔ہے۔۔۔ابھی۔۔۔نکاح۔۔۔کا۔۔۔یہی

۔۔۔تت۔۔۔تم۔۔۔کرو۔۔۔گی۔۔۔نہ انہوں نے امید سے پوچھا سانس بھاری ہو رہا تھا،

آپ جو کہیں گے میں کروگی، وہ روتے سر ہلا گئی، لئیا صاحب نے اپنا کپکپاہاتھ اٹھنا چاہا تو منسا ان کے سینے پر سر رکھ گئی لئیق صاحب نے اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا،

ہمیشہ خوش رہنا، آپ لوگ پلیز ابھی باہر جائیں،

نرس نے انیق صاحب اور منسا سے کہا تو انیق صاحب نے اٹھتے منسا کو تھاما بچے چلو باہر، نہیں میں گرینڈ پا کے پاس رہو گی، نہیں آپ یہاں نہیں تک سکتی پیشنٹ کو آرام کریں دیں پلیز،

Posted On Kitab Nagri

نرس نے ریکویسٹ کی تو منسا نے دادا کو دیکھا جن کی آنکھیں نم تھیں، منسا نے گرینڈ پا کے ہاتھ پر بوسہ دیا تو انیق صاحب اسے باہر لے آئے،

لیکن منسا بچی کیا مانے گی عاطر صاحب نے دمیر کی بات سنتے کہا منسا کے جانے کے بعد دمیر نے بتا دیا تھا لئیق صاحب کی خواہش کا، ایسے ہاسپٹل میں نکاح؟ عامر صاحب پہلے تو سنتے پریشان ہوئے، کیا چچا جان کی طبیعت زیادہ خراب ہے دمیر؟ کچھ کہا نہیں جاسکتا مگر سرجری ابھی کرنی ہو گی، مگر وہ چاہتے سرجری سے پہلے نکاح ہو،

پھر ان کی خواہش کا احترام کرتے اچھی نکاح کرنا ہو گا بھائی صاحب زندگی کا بھروسہ نہیں ہوتا وہ منسا کی طرف سے مطمئن ہونا چاہتے تو ذرا ف مولوی صاحب کا بندوست کرو، جی، ہماری مسجد کے امام صاحب کو میں کال کر دیتا ہوں تم لے آؤ اور ہاں گھر سے آتے پیسے لے آنا حق مہر کے لیے، جی اس نے سر ہلایا ، مٹھائی بھی لیتے آنا، وہ میں لے آتا ہوں داماں نے کہا تو عامر صاحب نے سر ہلایا، وہ نہیں چاہتے تھے لئیق صاحب کو کمی لگے کسی چیز کی،

دونوں اکٹھے نکلے تھے،

ہاسپٹل میں نکاح؟ دشا اور زمین نے حیرت سے کہا، ہاں چچا جی کی طبیعت زیادہ خراب ہے ان کی خواہش ہے، درخشندہ بیگم نے فون کر دیا تھا منسا کے لیے سرخ دوپٹہ لے آئیں، وہ تو سبھی دھوم دھام سے کرنا چاہتے تھے مگر جو اللہ کو منظور گھر میں تیاریاں شروع ہو چکی تھیں،

Posted On Kitab Nagri

رافعہ بیگم نے شاپر بیگ اٹھاتے دشا کو دیتے گھر لاک کیا وہ تینوں بھی ذراف کے ساتھ ہاسپٹل جا رہی تھیں، جو گھر پر ہی تھیں،

دمیر اضطرابی کیفیت میں چکر لگا رہا تھا یہ سب اتنا جلدی، بہت مشکل سے ڈاکٹر نے پرمیشن دی تھی اندر جانے کی اندر اتنے لوگ تو نہ جا سکتے تھے مگر انیق صاحب، عامر صاحب تھے مولوی صاحب کے ساتھ، جبکہ انیق صاحب کے ساتھ منسا بیٹھی ہوئی تھی انہی کپڑوں میں سر پر سرخ دوپٹہ اوڑھے آنسو بے نام قطرہ قطرہ اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے، جبکہ دمیر باہر تھا، باقی سبھی شیشے کی کھڑی کے سامنے موجود تھے باہر راہداری میں، کاغذی کاروائی باہر ہی مکمل ہو چکی تھی، مولوی صاحب شروع کریں نکاح، انیق صاحب نے اجازت دی،

د۔۔۔دمیر

لئیق صاحب نے دمیر کو نہ پاتے پکارا تھا، آپ نے کچھ کہا چاچا جی؟ عامر صاحب چونکہ کھڑے تھے انہی کے قریب تو انہیں سنائی دیا، انہوں نے آنکھو سے اشارہ کیا تھا،

دمیر۔۔۔

وہ باہر ہے

اسے۔۔۔بلاؤ،

جی

Posted On Kitab Nagri

عامر صاحب نے کہتے دمیر کو بلایا تھا،

اب ٹھیک ہے، دمیر جوان کے قریب آتے جھکا تھا کہ شاہد کچھ کہنا ہے انہوں نے اجازت دی تو عامر صاحب نے مولوی صاحب کو دیکھتے سر ہلایا، نکاح شروع ہو چکا تھا،

منسا ہارون ولد ہارون لئیق نیازی کیا آپ کو دمیر نیازی سے سکہ رائج الوقت ایک لاکھ نکاح قبول ہے،

منسا کے آنسو تیزی سے بہنے لگے، اس نے لب کاٹتے اپنی ہچکی کا گلہ گھونٹتے، منسا بچے مولوی صاحب کو جواب دو، انیق صاحب نے روتی ہوئی منسا کا سر تھپتھپاتے کہا تو منسا نے سر ہلایا، لئیق صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری، مولوی صاحب مزید دو بار پوچھتے رجسٹر منسا کے سامنے رکھ گئے بیٹا یہاں دستخط کر دو، انہوں نے رجسٹر پر پین سے بتاتے اسے پین دیا منسا نے کپکپاتے ہاتھوں سے پڑھتے دستخط کر دیے اسکے بعد مولوی صاحب دمیر کی طرف مڑے جو لئیق صاحب کے ساتھ کھڑا تھا عامر صاحب نے اسے چیئر دی، دمیر بیٹھو،

دمیر کی نگاہیں منسا کے چہرے پر گئی انیق صاحب اسے ساتھ لگا گئے تھے، دمیر نیازی ولد عامر نیازی کیا آپ کو سکہ رائج الوقت ایک لاکھ منسا ہارون سے نکاح قبول ہے؟

قبول ہے،

دمیر کے قبول کرتے مولوی صاحب نے اس کے دستخط لیتے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے دعا خیر کرتے وہ منسا کے سر پر ہاتھ رکھتے دمیر سے ملتے نکل گئے، لئیق مبارک ہو اب تو خوش ہے نہ؟ گرینڈ پا منسا دادا

Posted On Kitab Nagri

کے سینے سے لگ گئی نکاح ہو چکا تھا لئیق صاحب نے منسا کا ہاتھ تھامتے دمیر کو اشارہ کیا تو اس نے اپنا ہاتھ سامنے کیا لئیق صاحب نے منسا کا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا اب سے منسا تمہاری ہوئی میری منسا کو ہمیشہ خوش رکھنا،

دمیر نے سر ہلایا، تیاری مکمل ہو چکی ہے سر جری کی ڈاکٹر نے آتے کہا تو منسا رونے لگی، بس بچے کچھ نہیں ہو گا آپ کے دادا کو، دمیر منسا کو باہر لے جاؤ،

نہیں میں نہیں جاؤ گی، وہ انکاری ہوئی،

منسا تمہارے ایسے رونے سے ان کی طبیعت مزید خراب ہو گی نکاح کے بعد یہ پہلی گفتگو تھی ان کے درمیان منسا نے بھیگی پلکوں سے اسے دیکھا تھا گرینڈ پا کو کچھ ہو گا تو نہیں نہ؟ وہ معصومیت سے بولی تو دمیر چند پل کو ٹھہر سا گیا اسکی بھیگی پلکوں کو دیکھتے، اور پھر اس کی امید بھری آنکھو کو دیکھتے نفی کی، کچھ نہیں ہو گا، وہ دونوں باہر نکلے تو درخشندہ بیگم منسا کو ساتھ لگا گئی بس بچہ چچا جان جلد ٹھیک ہو جائیں گی درخشندہ نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا رافعہ نے اسے ساتھ لگا یا بھابھی ان شاء اللہ دادا جلد ٹھیک ہو جائیں گے، دشا نے ملتے کہا تو منسا چونکی اس کی بات پر ذراف نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا، ذراف اور داماں دونوں دمیر سے ملے، اس کے بعد دشا اور زرمین دونوں بھائی سے ملی، لئیق صاحب کو آپریشن کے لیے لینے آ گئے تھے، منسا کے آنسو میں تیزی آ گئی دمیر ڈاکٹر سے بات کرنے لگا تھا، منسا دعا کرو، آپریشن شروع ہو چکا تھا سبھی ہاسپٹل میں ہی تھے، وقت تھا کہ جیسے رک رک کر چل رہا تھا، منسا

Posted On Kitab Nagri

درخشندہ بیگم کے کندھے پر سر رکھے آنکھیں بند کیے تھی، سبھی مسلسل لئیق صاحب کے لیے دعا گو تھے تین ساڑھے تین گھنٹوں کے بعد جا کر آپریشن تھیٹر کی لائٹ آف ہوئی تھی،ڈاکٹر کیسے ہیں دادا جان؟ دعا کریں آپریشن کامیاب رہا ہے،ڈاکٹر کہتے چلا گیا تو سبھی کا رکا سانس بحال ہوا تھا،

آپ میں سے کوئی ایک یہاں رکے جبکہ باقی سبھی گھر جا سکتے ہاسپٹل میں اتنے لوگوں کو رکنے کی اجازت نہیں نرس نے آتے پیغام دیا تھا،

مم۔۔۔میں رکو گی،بچے آپ کل آجانا ابھی دمیر ہے یہاں، آپ ہمارے ساتھ چلو،

ہاں منسا بچے سبھی کے کہنے پر وہ چلی گئی،

ملازمہ کھانا بنا چکی تھی،زراف اور دامان واپس گئے تھے دمیر کے لیے کھانا لے کر جبکہ باقی سبھی کھاتے آرام کرنے چلے گئے،منسا کی آنکھو سے نیند دور تھی اس کی آنکھوں کے سامنے آج دن کے مناظر چل رہے تھے، صبح تک وہ منسا ہارون تھی اور اس وقت وہ منسا دمیر تھی،اس نے ہاں خود کہی تھی مگر ایسے اچانک ہو گا سب اس نے سوچا نہ تھا،

وہ کنفیوژن تھی سوچتے سوچتے نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی،

"ایک ہفتے بعد"

منسا بچے میں نے آپ کا سامان دمیر کے کمرے میں شفٹ کروا دیا ہے،وہ ابھی ہاسپٹل سے آئی تھی درخشندہ بیگم کی بات پر حیران ہوئی، جاؤ چینج کر لوں پھر کھانا کھاتے،وہ کہتے چلی گئی جبکہ منسا کے قدم

Posted On Kitab Nagri

بھاری ہو گئے، اوپر آتے کمرے کے باہر رکتے اس نے گہرا سانس لیا دمیر گھر نہ تھا منسا دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی نفاست سے سجا سمپل روم منسا کی دھڑکن کی آواز باہر تک سنائی دے رہی تھی، کمرے میں دمیر کے پرفیوم کی مہک پھیلی ہوئی تھی، منسا کمرے کے وسط میں کھڑی سمجھ نہ پا رہی تھی کہ وہ کیا کرے، کچھ دیر دیکھنے کے بعد وہ لب کاٹتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی جہاں اس کا سامان سیٹ تھا، منسا کپڑے لیتے چینج کرنے چلی گئی، بھابھی آجائیں دشا کی آواز گونجی تھی روم میں، منسا چینج کرتے نیچے آگئی، جو سامان رہ گیا ہے وہ دشا اور تم مل کر اپنے روم میں لے جانا، جی کھانا کھاتے منسا نے سر ہلایا،

دمیر چونکا کمرے میں داخل ہوتے ہلکی روشنی میں بیڈ پر کمبل میں دبا سویا وجود وہ حیران ہوا تھا منسا کو وہاں دیکھتے مطلب وہ شفٹ ہو گئی تھی دمیر سر جھٹکتے باتھ میں چلا گیا اسے سے درخشندہ بیگم پہلے ہی بات کر چکی تھیں نکاح ہو چکا تھا لائق صاحب کی اجازت مل چکی تھی، باقی تو دنیاوی رسومات ہیں، دمیر چینج کرتے بستر پر آیا منسا کی موجودگی اسے کافی ڈسٹرب کر گئی تھی وہ کروٹ لیتے آنکھوں پر ہاتھ رکھ گیا،

منسا کی آہٹ پر آنکھ کھلی تھی پہلے تو اسے سمجھ نہ آئی مگر پھر پٹ سے آنکھیں وا کیں، وہ دمیر کے کمرے میں موجود تھی، جھٹکے سے اٹھی جو دمیر پر نگاہ گئی سیدھے وہ مکمل یونیفارم میں صوفے پر بیٹھے جھکے بوٹ پہن رہا تھا، سیدھا ہوا تو منسا پر نگاہ گئی،

Posted On Kitab Nagri

دمیر اٹھتے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑا ہوا،

وو۔۔۔وہ۔۔۔ مم۔۔۔ ماما نے مم۔۔۔ مطلب آپ کی امی نے کہا تھا کہ۔۔۔ منسا کو سمجھ نہ آئی کہ کیا کہے، دمیر نے آئینے میں سے اسے دیکھا جو اس کنفیوز گھبرائے الجھن کا شکار دیکھتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری،

وہ صبح صبح اتنی کیوٹ لگ رہی تھی، دمیر کے لبوں پر تبسم بکھرا، جانتا ہوں،

اگر۔۔۔ آپ کو۔۔۔ اا۔۔۔ اچھا نہیں لگا۔۔۔ تو میں شفٹ ہو جاؤں گی

وہ اپنی طرف سے اسے مشورہ دیتی بولی اب کی بار دمیر گھوما اس کی طرف،

یہ روم اب تمہارا بھی ہے سو ایسا کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، اس سے توقع نہ تھی کہ وہ کوئی ایسی حماقت کرتے اسے سب کے سامنے شرمندہ کروا دیتی، جج۔۔۔ جی منسا فرمانبرداری سے سر ہلا گئی،

تو دمیر چلا گیا، منسا کچھ دیر میں چینج کرتے نیچے آگئی،

دن مزید آگے بڑھنے لگے، لئیق صاحب کے گھر آنے کے بعد منسا زیادہ وقت ان کے پاس رکھتی، لئیق صاحب خوش اور مطمئن تھے منسا کو خوش دیکھتے،

دمیر آجکل اسی کیس پر کام کر رہا تھا جو پین ڈرائیور اسے ملی تھی، وہ کوئی عام گروہ نہ تھا بلکہ کچھ جگہ پر بلاسٹ کرنے کا پلان بنائے ہوئے تھے منسا کو ان سے دوبارہ خطرہ ہو سکتا تھا، دمیر نے گھر کی سیکیورٹی بڑھا دی تھی، سبھی کو محتاط رہنے کا بھی کہا تھا، منسا کو اسپیشلی تلقین کی تھی کہ وہ باہر نہ جائے جس پر وہ

Posted On Kitab Nagri

سر ہلا گئی تھی،

دمیر اکثر رات لیٹ آتا اور صبح جلدی نکل جاتا منسا اور اس کے درمیان سبھی نارمل تھا، منسا گرینڈ پا کے بعد ذراف لوگوں کے ساتھ خوف مستی کرتی مووی دیکھنا، کیرم کھیلنا لڈو کھیلنا اور دمیر کے خوف سارے نام رکھے ہوئے تھے، دن بہت اچھے جا رہے تھے، دمیر نے فلحال ولیمہ کرنے سے ابھی منع کر دیا تھا اسے پہلے یہ کیس حل کرنا تھا جس سے اسکے ملک اور اس کی فیملی کو خطرہ تھا منسا کو خطرہ تھا جانے انجانے میں وہ اس میں involve ہو گئی تھی،

منسا کہاں ہے امی؟

وہ تو باہر گی ہے دشا کے ساتھ،

واٹ وہ دونوں اکیلی گئ ہیں؟

ڈرائیور کے ساتھ،

تم کہاں مرے تھے ساتھ نہیں جا سکتے تھے؟

دمیر نے غصے سے ذراف اور دامان کو دیکھتے کہا، بھائی انہیں شاپنگ کرنی تھی تو دونوں اسے غصے میں دیکھتے سنجیدہ ہوئے.

مم... میں تو ابھی ایا ہوں یونیورسٹی سے ذراف نے ممناتے کہا، سنڈے کو کون سا ماما تمہارا یونیورسٹی کھولتا ہے؟ ذراف نے زبان دانتوں تلے دبائی آج تو سنڈے تھا، مارا گیا

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے دمیر؟

سب ٹھیک ہے؟

جبکہ وہ واپس مڑا،.

تم چلے جاتے ساتھ

ذراف نے دامان کو گھورتے کہا،

میں بھی یونیورسٹی سے ہی ایا تھا تھکا ہارا، او بھائی سنڈے ہے اج

ہیں

دونوں ہر روز یہی بہانہ لگاتے جب بھی کوئی کام کہتا تو جس میں انہی یہ تک نہ یاد رہا اج سنڈے تھا،

پر ہلا کو خان تو یونیفارم میں

بیوقوف بھائی بچے نہیں جو اسکول یونیفارم میں تھے پولیس یونیفارم تھا سنڈے کو بھی جاتے ہیں،.

میٹنگ تھی اج ان کی شاہد کوئی،.

تبھی کہو پچھلے سنڈے تو گھر تھے،

دمیر اک ہاتھ سے ڈرائیونگ کرتے دوسرے سے منسا کی لوکیشن چیک کر رہا تھا، وہ مال تھیں،

پندرہ منٹ کا رستہ وہ پانچ منٹ میں طہ کرتا ایا،.

گاڑی پارک کرتے وہ جلدی سے اندر کی جانب بڑھا، جب منع کیا تھا باہر نہیں جانا تو کیوں ائی؟ دمیر کا

Posted On Kitab Nagri

دماغ پھٹنے لگا تھا منسا کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ ائی وہ ڈریس دیکھتے اسے عہ اچھا لگا تھا ابھی وہ

ہاتھ بڑھتے اسے چیک کرتی دمیر نے اسے بازو سے پکڑتے جھٹکے سے کھینچ کر دیوار کے ساتھ پٹخا تو منسا کی

سانس رک گئ اسے دیکھتے۔

تمہارے دماغ میں اک چیز گھستی کیوں نہیں منسا کی آنکھوں میں نمی اکٹھی ہونے لگی جبکہ کچھ لوگ بھی

رک گئے انہیں دیکھتے، منسا نے زرد چہرے سے سب کو دیکھا،

زیارہ لوگ تو نہیں تھے مگر جو تھے وہ سب رک گئے تھے۔

اوپر سے وہ تھا بھی یونیفارم میں ملبوس، کسی کی ہمت نہ تھی اگے آ کر بازپرس کرنے کی۔ کے کیوں وہ

لڑکی پر غصہ ہو رہا تھا۔

منسا کو اپنی تذلیل محسوس ہوئ، اگر کچھ چاہیے تھا یا اتنا گھومنے کا شوق ہو رہا تھا تو کسی سے کہتی یا امی کو

ساتھ لے اتی مگر نہیں تمہیں تو بچگانہ حرکتوں سے فرصت نہیں ہوتی، منسا کی آنکھوں سے دو موتی

لڑکھڑاتے رخساروں پر بہہ نکلے۔

بھائ میں لائ تھی انہیں یہاں زبردستی،

دشا کی اواز پر وہ حیرت سے پلٹا۔

اب تم اسے بچانے کے لیے جھوٹ بولو گی؟

نہیں بھائ قسم سے منسا بھابھی... دمیر کا غصے سے سرخ چہرا دیکھتے دشا کے الفاظ خلق میں ہی اٹک گئے،

Posted On Kitab Nagri

بھابھی نہیں انا چاہتی تھیں میری دوست...

کوی ضرورت نہیں دشا غلطی میری ہی تھی، وہ بھیگی پلکوں سے اسے دیکھتے بولی اور اگے بڑھ گئ.

دمیر نے اب کی بار حیرت سے اسے دیکھا اتنا ایٹیٹیوڈ؟ اک تو اس کی جان نکال دی تھی کتنا پریشان ہو گیا تھا وہ اور اب؟

وہ اسے ہی ایٹیٹیوڈ دکھا رہی تھی.

دشا نے افسوس سے بھائ کو دیکھا.

منسا بھابھی رکیں تو. دشا اس کے پیچھے بھاگی.

جبکہ وہ ڈرائیور کے وہ گاڑی میں بیٹھ گئ وہ ستم گر ہر بار ایسے ہی اسے سنتا تھا کبھی اس کی پرواہ نہ کی.

اس کی آنکھوں سے برسات جاری تھی.

ڈرائیور گاڑی چلاؤ،

مگر...

گاڑی چلاؤ

دشا جب تک پہنچی گاڑی وہاں سے نکل گی دمیر بھی پیچھے ہی ایا تھا. اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی جاتی گاڑی کو دیکھتے. دشا وہی کھری تھی. دشا بیٹھو، اس کی آواز سنجیدہ تھی، دشا نے اک نگاہ بھای کے غصے بھرے چہرے پر ڈالی،

Posted On Kitab Nagri

بھای میری دوست کی سالگرہ تھی تو مجھے گفٹ لینا تھا اور...وہ رکی

اور منسا بھابھی کو بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا تھا اپ نے دوبار ان کی جان بچائ تو وہ آپ کے لیے گفٹ لینا چاہتی تھیں،. مگر آپ کے منع کرنے کی وجہ سے وہ مان نہیں رہی تھی مجھے لگا اپ لیٹ اؤ گے تو زبردستی لے ائ،.

جبکہ دمیر کے دماغ میں دشا کے الفاظ گونج رہے تھے،. انہیں اپ کے لیے گفٹ لینا تھا. پاگل اس نے دل میں کہا،

اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی بھیگی انکھیں گھومی،

اس کے گلابی شفاف رخساروں پر بہتے موتی،

اسے اچانک اپنے سرد لہجے کا احساس ہوا وہ اسے نرمی سے بھی تو سمجھا سکتا تھا مگر اس کا غصہ،اس نے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا،.

اپ نے بہت ہارش لہجے میں بات کی ہے بھابھی سے بھائ مجھے اچھا نہیں لگا،وہاں سب آپ کو دیکھ رہے تھے بھابھی کو کتنی انسلٹ فیل ہوئ ہو گی،لوگ کیا سوچ رہے ہوں گے،. دمیر لب بھینچ گیا،

اسے خود پر غصہ آنے لگا،

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

منسا آتے سیدھی اوپر چلی گئی تھی آنکھوں سے آنسو بہنے کو بے تاب تھے جنھوں وہ بڑی مشکل سے کنٹرول کر رہی تھی، کمرے میں داخل ہوتے آنسو اس کی پلکوں کی دہلیز پار کرتے تیزی سے بہنے لگے، وہ صوفے پر بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رونی لگی اسے رتی بھر بھی اس کی پرواہ نہ تھی کتنے لوگ تھے وہاں ایک بار دمیر نے اس کی بات نہ سنی تھی اور اتنا سب سنا دیا، اسے کبھی اس کی آنکھوں میں محبت نظر نہ آئی تھی منسا کا چوری چوری اسے دیکھنا دمیر کے آنے ہونے پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ کھلنا اسے کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا، وہ ہٹلر جن پتھر دل تھا منسا کو دمیر کے ایسے غصہ ہونے پر شدت سے رونا آرہا

Posted On Kitab Nagri

تھاوہ گھٹنوں پر سر رکھتے گھٹنوں کے گرد بازو باندھے رونے میں مشغول تھی کتنے پیار سے اس نے دمیر کے لیے گفٹ لیا تھا اور وہ، دشا منسا کہاں ہے تم اکیلی ؟ درخشندہ بیگم ابھی کچن سے نکلی تھیں تو دشا اور دمیر کو دیکھتے فکر مندی سے پوچھا، دشا نے ناراضگی سے بھائی کو دیکھا، بھائی سے پوچھ لیں، دشا خفگی سے کہتے اوپر چلی گئی، دمیر کیا ہوا؟ درخشندہ نے بیٹے سے پوچھا تو اس نے گہرا سانس بھرا،

دمیر تم نے منسا کو ڈانٹ تو نہیں دیا کہی ؟

دمیر نے معصوم سی شکل بناتے سر ہلایا، دمیر دشا زبردستی لے گئی تھی اسے تم بھی نہ، وہ بیٹے کو دیکھتے اوپر گئی، جہاں دشا منسا کے پاس بیٹھی اسے سوری کر رہی تھی، منسا بچے کیا ہوا اور آپ کب آئی؟ منسا نے ساس کی آواز پر جلدی سے آنسو صاف کیے،

منسا تم رو رہی ہو ؟ وہ حیران ہوئی، نن۔۔۔ نہیں تو

امی بھابھی رو رہی تھی ابھی دشا نے شکایت کی، بچہ وہ فکر مند ہو گیا تھا میری غلطی ہے مجھے تم دونوں کو جانے نہیں دینا چاہیے تھا ساتھ خود جانا چاہیے تھا یا دامان ذراف کو بھیجنا چاہیے تھا،

منسا نے سر ہلایا اسی وقت دمیر کمرے میں داخل ہوا تھا، بھائی آپ کی وجہ سے بھابھی نے اتنے آنسو بہائے درخشندہ نے خفگی سے دمیر کو دیکھا اور تم میرے ساتھ، وہ دشا سے کہتی چلی گئی تو دمیر نے منسا کو دیکھا وہ ناراضگی سے منہ دوسری طرف کر گئی، دمیر آتے اس کے پاس صوفے پر بیٹھا، تو منسا نے اسے نہ دیکھا، ناراضگی جتائی جا رہی تھی صاف دمیر کو اس کا روٹھنا اچھا لگا، اسے ایک نگاہ دیکھا وہ ہر بار

Posted On Kitab Nagri

جانے انجانے میں اسے روکا دیتا تھا، اس کی بھیگی پلکیں دمیر کو بہت اٹریکٹ کرتی تھیں کچھ پلوں کی خاموشی رہی،

سوری منسا مجھے تم پر ایسے غصہ نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن تمہیں میں نے منع کیا تھا ایسے کہی بھی جانے سے، جب تک وہ پورہ گروپکڑا نہیں جاتا تب تک تمہارا ایسے باہر جانا سیف نہیں تھا، دمیر کی بات پر منسا کے آنسو تھمے اس نے دمیر کو دیکھا جو سنجیدہ تھا، مجھے تمہاری فکر ہوگئی تھی جو سب پہلے ہوا میں نہیں چاہتا دوبارہ ہو اسلیے تمہیں کہی جانے سے منع کیا تھا، میرا ارادہ تمہیں ڈانٹنے کا نہ تھا سبھی کے سامنے مگر ---وہ رکا، پر ڈانٹ دیا؟ منسانے سوں سوں کرتے شکوہ کیا تو دمیر نے اسے دیکھا، اُسکی کے لیے سوری مجھے گھر آکر ڈانٹنا چاہیے تھا، وہ لبوں پر اُمڈ آنی والی مسکراہٹ کو بمشکل روکتے بولا تو منسانے حیرات بے یقینی سے اسے دیکھا اس کا منہ کھلا تھا، مطلب ڈانٹنا ضرور تھا؟ مزاق کر رہا ہوں، آپ مزاق بھی کرتے ؟وہ خفگی سے بولی تو دمیر مسکرایا، بلکل، منسا کو بھی اب احساس ہوا تھا وہ واقعی میں غلطی کر چکی تھی جب دمیر نے اسے منع کیا تھا تو اسے نہیں جانا چاہیے تھا دشا جو بچی تھی اسے دمیر کا کہا سننا چاہیے تھا یا کم از کم جانے سے پہلے فون کرتے انفارم کر دینا چاہیے تھا، شاہد کہی نہ کہی آج اس کا غصہ ہونا بجا تھا،

ایم سوری

وہ مدھم آواز میں بولی تو دمیر نے اسے دیکھا،

آج کے بعد نہیں جاؤ گی،

Posted On Kitab Nagri

ایسا بھی نہیں کہ تم گھر میں ہی بند رہو جاؤ مگر دشا، زرمین یا ڈرائیور کے ساتھ نہیں بلکہ میرے یا اپنے بھائی کے ساتھ دمیر نے بھائی لفظ پر زور دیتے کہا تھا منسا چونکی مگر اس نے دھیان نہ دیا، دمیر کی جیلسی دن بدن بڑھتی ہی جا رہی تھی، ویسے میں نے سنا ہے تم میرے لیے کچھ لائی تھی؟ دمیر آج پہلی بار ایسے منسا نے نارملی بات کر رہا تھا، منسا کو یاد آیا، جی نہیں وہ نفی کر گئی،

چہرے پر روتے مسکراہٹ بہت پیاری لگی اس کے،

اوکے

دمیر اٹھا،

وہ گاڑی میں ہی رہ گیا،

منسا جلدی سے بولی کہ شاہد وہ بُرا مان گیا تھا،

میں لے کر آتی ہوں وہ بہت سویٹ تھی بہت زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی تھی وہ کسی سے،

منسا جا چکی تھی دمیر فریش ہونے کے لیے کپڑے نکالنے لگا تو ٹھٹھکا اس کی ماہ اس پین کے باکس پر گئی جو کچھ ماہ پہلے منسا نے اسے دیکھا تھا، دمیر نے ہاتھ بڑھاتے اسے اٹھالیا، وہ تو اسے بھول ہی گیا تھا اس دن اسے بہت غصہ آیا تھا منسا پر مگر آج ایسے ہی وہ اسے کھولنے لگا اندر سے ایک انتہائی خوبصورت طین نکلا تھا دمیر چونکا اسے دیکھتے،

منسا جو بیگ لیتے اپنے دھیان میں اندر انٹر ہوئی وہ رکی دمیر کے ہاتھ میں پین دیکھتے، آپ نے اسے کھولا

Posted On Kitab Nagri

نہیں تھا؟ منسا نے حیرت سے پوچھا، دمیر منسا کی حیرت بھری آواز پر چونکا، نہیں میرے زہین سے نکل گیا تھا، او منسا اس کی بات سچ سمجھ گئی،

کیسا لگا؟ مجھے آپ کی پرسنلٹی کے حساب سے یہ بیسٹ لگا تھا، اچھا ہے مگر شاہد یہ تم نے کسی اور کے لیے خریدہ تھا،

وہ اپنے اندر کی جلن کو لبوں پر لے آیا،

کس کے لیے ؟ یہ تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے،

دمیر نے کہتے منسا کو دیکھا، وہ الجھ گئی تھی،

مگر میں نے تو آپ کے لیے ہی خریدہ تھا، مجھے لگا آپ کو شاہد شرٹس پر فیوم وغیرہ دینا اچھا نہ لگے تو میں نے یہ کے لیا تھا آپ کو پسند نہیں آیا؟ وہ معصومیت سے اسے دیکھتے بولی تو دمیر اس کی آنکھوں میں نظر آتی سچائی پر چونکا، مطلب یہ تم نے میرے لیے لیا تھا؟ یس

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سر ہلا گئی تو دمیر کو اپنے اوپر غصہ آیا، وہ اتنا سٹوپڈ کیسے ہو سکتا تھا، مگر یہ؟ دمیر نے کاڈر اس کے سامنے کیا تو منسا نے کٹ کیے زیڈ کو دیکھا، اور پھر ہنسنے لگی، اور اسے سادگی سے ساری بات بتانے لگی جبکہ دمیر کا دل چاہا اپنا سر دے مارے دیوار پر وہ اتنی چھوٹی سی غلطی ہے لیے اتنا عرصہ بلاوجہ کڑتا رہا جیلسی میں اس نے منسا کا اتنی محبت سے دیا پہلہ تحفہ کھول کر نہ دیکھا، اینڈ بائی داوے یہ آپ کا آج کا گفت، منسا نے بیگ اوپر کیا تو دمیر نے مسکراتے پکڑا، اینڈ تھینکس اگین میری اس دن جان بچانے کے

Posted On Kitab Nagri

لیے،

منسامزید کچھ کہتی کہ کمرے میں رکھا اس کا فون گلہ پھاڑتے چیخنے لگا، تو منسا اسے گفٹ تھماتے چلی گئی، دمیر کتنی دیر خود ساختہ سوچ پر ہنستا رہا، منسا آج اس کے لیے پرفیوم لے کر آئی تھی، اتنا تو دمیر سمجھ گیا تھا کہ منسا کو گفٹ دینا بہت پسند تھا، کچھ سوچتے دمیر دونوں چیزوں کو رکھتے وہی کاؤچ پر بیٹھتے کچھ ریسرچ کرتے دیکھنے لگا،

دن مزید کچھ اگے بڑھ گئے دمیر اب کوشش کرتا منسا کے ساتھ نارملی رہے، یوں کہنا مناسب تھا کہ دوستی ہونے لگی تھی، عائشہ کو جب پتہ چلا تھا کہ منسا کی شادی ہو گئی ہے تو وہ پہلے تو ناراض ہوئی اس نے سوچ رکھا تھا کہ وہ منسا کو اپنی بھابھی بنائے گی مگر جہاں قسمت، وہ خوش تھی دمیر اسے جیجو کے روپ میں پسند ایا تھا ڈیسنٹ سا، ہینڈسم سنجیدہ سا، ویسے ایک بات تو بتاؤ

دمیر بھائی کتنے رومینٹک ہیں؟ عائشہ نے شرارت سے پوچھا تو منسا سٹپٹائی اس کی بات سنتے اوہو کوئی شرمارہا، عائشہ نے شرارت سے کہا تھا، مم۔۔۔مجھے کیا پتہ، وہ شرم سے گلابی پڑتے مگر معصومیت سے بولی، کیا مطلب تمہیں کیسے نہیں پتہ، وہ شوہر ہیں تمہارے، تو شوہر ہونے سے میں کیسے بتا سکتی ہوں، وہ منہ بناتے بولی اب کی بار عائشہ ٹھٹھکی، منسا تم لوگوں کے بیچ میاں بیوی والا کچھ نہیں ہوا وہ کچھ سوچتے کھوجتی نظروں سے دیکھتے بولی تو منسا نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا کیا میاں بیوی والا؟ عائشہ نے اپنا ماتھا پیٹ لیا کہنے کو وہ کینیڈین تھی مگر معصومیت اس کی نیکسٹ لیول کی تھی، اتنا معصوم کون

Posted On Kitab Nagri

ہوتا ہے پاگل، کیا مطلب عائشہ تم کیا کہنا چاہتی ہو منسا کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی،

مطلب تم میں اور دمیر بھائی میں کچھ نہیں ہوا ہسبینڈ وائف والا وہ جھنجلا اٹھی تو عائشہ کا منہ کھلا، ایک منٹ کچھ کہتے وہ رکی اور فون اٹھاتے کچھ ریسرچ کرتے اسے ویڈیو سینڈ کی، اب اسے دیکھ پاگل کیا ہوتا ہے بدھو منسا،

عائشہ ہنستے کہتے فون بند کر گئی،

منسا نے الجھتے لنک کو اوپن کیا تو ایک کپل کس کر رہا تھا منسا کا چہرا سرخ ہوا یہ سب تو وہ کینیڈا میں دیکھ چکی تھی مگر آگے پل وہ سٹپٹائی جب اس لڑکے کے ہاتھوں کی بے باک حرکات دیکھی اور پھر منسا کی آنکھیں نہ صرف پھٹی بلکہ آگے آنے والے سین دیکھتے اس کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر گرا صوفے پر اس کا چہرا گرم ہوتے وہ کپکپاتے چہرے کو ہاتھوں سے چھپا گئی، یہ سب کیا تھا؟ فون سے آنے والی آوازوں پر اس نے گھبراتے دیکھا تو سامنے کا منظر اس نے جلدی سے ویڈیو کو لرزتے ہاتھوں سے بند کیا تھا وہ کپکپا رہی تھی جب فون بجنے لگا، یہ۔۔ کک۔۔ کیاں ہے وہ لڑکھڑاتی آواز سے بولی اس سے بولا نہ گیا، اتنا گندہ سب پاگل یہی سب ہوتا ہر کپل میں مطلب اتنے ماہ ہوگئے تم لوگوں کی شادی کو اور یہ سب نہیں ہوا،

منسا کی آنکھو کے سامنے وہ منظر گھوما تو وہ سٹپٹائی، کس وس بھی نہیں ہوئی ابھی تک؟ نن۔۔ نہیں وہ تھوک نگلتے بمشکل بولی، منسا دمیر بھائی کسی اور کو تو پسند نہیں کرتے کہی ورنہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ

Posted On Kitab Nagri

ہسبینڈ بیوی کی موجودگی میں اس سے دور رہے جب بیوی اتنی پیاری اتنی کیوٹ اور معصوم ہو تو
،کک۔۔۔ کیا مطلب منسا کا رنگ اڑا، تم لوگ ایک کمرے میں رہتے ہو؟ ہاں
ایک بستر شئیر کرتے ہو؟ ہاں منسا نے سادگی سے کہا، پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کیا کبھی وہ تیرے قریب آئے ہوں اور تو ڈر گئی ہو جیسے انہیں جھٹکا ہو یا انکار کیا ہو؟ نہیں وہ گھبراۓ لہجے میں بولی تھی، منسا کے رنگ سپیڈ پڑ تا جا رہا تھا، عائشہ کے الفاظ کیا وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے؟ دل نے اس سے پوچھا تھا، گرینڈ پا نے دمیر بھائی کی مرضی جانی تھی تم نے جانی کہی ان کے گھر والوں نے زبردستی تو یہ شادی نہیں کی ورنہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے عائشہ منسا کی ہوائیاں اڑا چکی تھی، کبھی انہوں نے تجھے ایسا ویسا ٹچ کیا ہو کس کرنی چاہی ہو؟ نن۔۔۔ نہیں منسا رونے والی ہوتی جا رہی تھی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھی، اسکی نہ ماں تھی نہ بہن نہ کوئی اور دوست نانا نے شروع سے اسے اسلامی تعلیم دی تھی لڑکیوں سے دوست اسلام نے منع فرمائی وہ اس سب سے دور رہی تھی، ہاں اس نے کس کرتے اکثر لڑکے لڑکیوں کو دیکھا تھا نہ وہ آج تک کلب گئی تھی نہ کبھی عائشہ سے اس موضوع پر بات ہوئی، پھر وہ کیسے جانتی سب اس کا دل بیٹھنے لگا تھا، تت۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے ڈرا رہی ہو عائشہ
منسا نم آواز سے بولی تو عائشہ کو احساس ہوا،
منسا جان رو تو مت شاہد یہ میرا وہم ہو عائشہ نے اس کی نم آنکھو کو دیکھتے کہا، اچھا شاہد دمیر بھائی ٹائم چاہیے ہوں، مم۔۔۔ مجھے کیا کرنا ہو گا اب؟

Posted On Kitab Nagri

اس نے عائشہ سے مشورہ چاہا یہاں وہ کس سے پوچھتی،

سوچنے دو،

تم ایسا کرو آج رات دمیر بھائی کے آنے سے پہلے مکمل تیار ہو جانا اور ہاں اچھی سی نائٹی پہننا،

منسا نے سر ہلایا،

ریڈ پہننا،

مم۔۔۔میرے پاس ریڈ کلر نہیں ہے،

چلو جو بھی ہے، ایک کام کرو مجھے دکھاؤ کون کون سی ہے،

اچھا منسا تیرا دماغ کام کرتا میں اس کا کہہ رہی تھی؟ عائشہ نے ماتھا پیٹ لیا وہ شرٹس اور ٹروزار دکھا رہی تھی،

تت۔۔۔تو کون سی یہی تو ہے نائٹ ڈریس،

منسا کون سی دنیا کی ہے تو میں اس کی بات کر رہی،

مم میں یہ کک کیوں

پہنو گی ہاٹ سی ریڈ نائٹی جو اس لڑکی کے خدوخال بمشکل چھپا رہی تھی منسا سے تو دیکھا نہ گیا، توبہ استغفار

،

اس سے تو سبھی دکھ رہا ہے،

Posted On Kitab Nagri

توچھپا کیا ہے پاگل شوہر سے وہ تو دکھے گا ہی، ویڈیو میں نہیں دیکھا یہ پہن یا نہ مگر وہ سب دیکھے گا، منسا کے گال سرخ کشمیری سیب کی طرف دہکنے لگے تھے،

مگر میرے پاس یہ نہیں ہے، اس نے اپنی مشکل بتائی،

چلو آج انہی کو پہن لو پھر لے لینا یا میں بھیج دوں گی،

اوکے، منسا سر ہلا گئی، اچھی چلو اچھے سے فریش ہوتے خود کو خوشبوؤں میں بساتے تیار ہو ریڈ لپ اسٹک لگاؤ اور اپنے دمیر صاحب کا اچھا سا ویلکم کرو، اور وہ قریب آئیں تو ڈرنا گھبرا نہیں نہ دور ہونا تم بیوی ہو ان کی انہیں حق حاصل ہے سب کرنے کا، عائشہ اسے سمجھاتے فون رکھ گئی منسا کے دل کی دھڑکن سو کی اسپیڈ سے اوپر جا رہی تھی عائشہ نے جیسا کہا تھا وہ ویسے ویسے تیار ہوئی،

کھانا وہ کچھ دیر پہلے کھا آئی تھی،

منسا اندر ہی اندر کنفیوز ہو رہی تھی عائشہ کے کہنے پر وہ تیار تو ہو گئی تھی مگر اب اسے یہ سب عجیب لگ رہا تھا، گھبراہٹ ہونے لگی تھی، اس نے گہری ریڈ لپ اسٹک سے سجے زیریں لب کو دانتوں تلے کاٹا، منسا یہ سب اوور لگ رہا ہے۔۔۔ مجھے منہ دھو لینا چاہیے وہ خود سے کہتے اٹھی مگر عائشہ کے الفاظ اس کی سماعت میں گونجے تو اس کے قدموں کو بریک لگا، تبھی دمیر کی گاڑی کی آواز سنائی دی تھی نیچے منسا کے دل کی دھڑکن دھک دھک کرنے لگی وہ آ گیا تھا، آجکل دمیر کافی لیٹ آتا تھا، سبھی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے منسا نے خود کو مضبوط کیا کہ نہیں وہ ایسے ہی رہے گی، دمیر کھانا لگاؤ؟ امی آپ جاگ

Posted On Kitab Nagri

رہی؟ہاں ابھی اگیارہ ہی تو ہوئے، چینج کرو گے یا پہلے کھانا کھاؤ گے ؟ کھانا کھالیتا ہوں وہ وہی ہاتھ دھوتے بیٹھا تھا کا ہوا تھا کھانے کے بعد سونے کا ارادہ تھا، آپ سو جاتیں صبح فجر کے وقت سے اٹھیں ہیں میں خود کھالیتا یا اپنی بہو سے کہتی، درخشندہ بیگم مسکرائی مجھے اچھا لگتا ویسے بھی منسا ابھی بچی ہے آہستہ آہستہ سیکھ جائے گی سب عمر بھی تو کم ہے، دمیر ہنسا، کھانے کے بعد وہ اوپر آیا مگر نہیں جانتا تھا اوپر وہ اس کے لیے کڑا امتحان بنے اس کا صبر آزمائے والی تھی،

دمیر نے جیسے ہی ہینڈل گھمایا تو اندر لائٹ آن تھی وہ ٹھٹکا کیا منسا جاگ رہی تھی؟ پہلے تو وہ جب لیٹ آتا تو منسا اکثر سو چکی ہوتی بہت کم وہ جاگ رہی ہوتی تھی، آگئے آپ منسا نے تیز دھڑکتے دل سے پوچھا اس کی آواز کپکپائی تھی یا دمیر کو لگی وہ دروازا بند کرتے پلٹا مگر سامنے کا منظر دیکھتے وہ مبہوت رہ گیا منسا ہلکا میک اپ کیے گہری ریڈ لپسٹک لگائے بالوں کو ایک کندھے پر ڈالے سیاہ نائٹ سوٹ میں کھڑی تھی، دمیر تو گویا اس سے نگاہ ہٹانا ہی بھول گیا وہ کوئی اپسرا تھی جو رستہ بھولے زمین پر اتر آئی تھی شہد رنگ بال شاید سٹریٹ کر رکھے تھے آج وہ پہلے سے لمبے لگ رہے تھے، چہرے پر پھیلی معصومیت اور دو آتشہ روپ اس کی قاتلانہ نگاہیں دمیر کو اپنے سینے میں دل تیزی سے پھڑ پھڑاتے محسوس ہوا جیسے ابھی وہ زینہ چیرتے نکل آئے گا باہر اس کے خون کی روانی تیز ہوئی تھی اتنی کہ مساموں سے پسینہ پھوٹ نکلا اس کی نگاہیں اس پر جم سی گئی تھی وہ ایسے کیوں تیار ہوئی تھی پہلے کیا کم از کے لیے مشکلات کرتی تھی اپنی معصومیت سے جو آج ایسے مارنے کا ارادہ تھا دمیر نے خود کر کنٹرول کے کڑے پہرے

Posted On Kitab Nagri

بیٹھار کھے تھے اسے چھوٹی سمجھتے وہ اپنے بے لگام ہوتے جزبات کو تھپتھپا کر سلاتا تھا بڑی مشکل سے اور وہ اس کے لیے آج تیل کا کام کر گئی تھی وہ کہاں جاتا اس کے گلے کی گلی معدوم ہوئی ابھرتے دمیر نے خود کی نظروں کو کنٹرول کرنا چاہا مگر وہ کہاں اس کے بس میں تھیں، پیاس نگاہیں بھٹکتے اس کے سرخ لبوں پر جارہی تھی طلب تھی کہ بڑھنے لگی مردانہ جزبات انگڑائی لیتے بیدار ہوئے تھے دمیر کے لیے مشکل ہونے لگی اس کا دم گھٹنے لگا جیسے کمرے میں آکسیجن ختم ہونے لگا تھا کمرے میں تپش سی محسوس ہونے لگی،بی۔۔۔یہ سب کیا ہے؟دمیر نے نگاہوں کو کنٹرول کرتے پوچھا مدہوش ہوتے اس کے الفاظ بے ربط ہوئے رات کا پہر تنہائی حق ملکیت کا احساس اسے بے بس کرنے لگے ان مہینوں میں منسا کی معصومیت اور اپنے بے لگام ہوتے جزبات کی وجہ سے وہ رات گئے آنے لگا تھا کہ کہی وہ ہر حد سے تجاوز نہ کرتے منسا کو ہرٹ کردے وہ ابھی چھوٹی تھی اس کی معصومیت اور باتیں وہ بیشک اٹھارہ سال کی تین ماہ پہلے ہوگئی تھی مگر دمیر ابھی بھی اسے کچھ وقت دینا چاہتا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ اڈے ان زمہ داریوں میں الجھنا نہیں چاہتا تھا وہ خود بچی تھی اگر ماں بننے والی ہو گئی تو وہ خود کو سنبھالے گی یا بچے کو، منسا کے لیے وہ اپنے جزبات کی قربانی دے رہا تھا خود کو اذیت میں رکھا ہوا تھا اکثر رات سوتے وہ دمیر کے قریب آجاتی تو دمیر کے لیے مشکلات کا باعث بن جاتی اس کے صندل کو مل مرمری نازک بدن سے نظریں چرانا مشکل ہو جاتا مگر وہ خود کو اذیت دے لیتا کروٹ کر لیتا یا اٹھتے بالکونی میں چلا جاتا رات دیر تک سٹڈی میں رہتا تاکہ جیسے ہی بستر پر آئے تو نیند اسے اپنی آغوش میں لے لے مگر وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی آج کیوں چاہتی تھی آج وہ ہر چیز بھول جائے وہ اس جتنا ان ماہ میں خود پر پہرے بیٹھا چکا تھا خود کو حد بندیوں میں جکڑ چکا تھا ایک جزبات کا سیلاب آنا تھا اب منسا اس کی شدتیں کی اس کے جنون کی تاب نہ لا سکے گی وہ جانتا تھا، دمیر نے ماتھے کے ساتھ ساتھ

Posted On Kitab Nagri

سارے جسم پر پسینہ ابھر آیا تھا ٹھنڈے موسم میں بھی وہ پسینے میں شرابور ہو چکا تھا، موسم چینج ہو چکا تھا دسمبر کی آمد آمد تھی منسا کا حلق خشک ہوا دمیر کے سختی سے پوچھنے پر اس کا رنگ پھیکا پڑا کہی وہ سچ میں کسی کو چاہتا تو نہیں تھا؟ منسا کی آنکھو میں نمی اتری دمیر اسے دیکھ تک نہ رہا تھا، منسا کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا،

و۔۔۔وہ مم۔۔۔میں سس۔۔۔۔سیکھ رہی تھی مم۔۔۔میک اپ کرنا ٹٹ۔۔۔ٹٹوریل سے منسا نے بھیگی آنکھوں سے بمشکل کہا اور بھاگتے باتھ میں جا بند ہوتے دروازے سے ٹیک لگا گئی، دونوں کی ایک دوسرے کی کیفیت سے انجان خود کو سزا دے رہے تھے دمیر بالکونی میں جاتے گھرے سانس لینے لگا اس نے اپنی غیر ہوتی حالت کے پیشِ نظر منسا کا بھیگا لہجہ محسوس ہی نہ لیا تھا اور نہ منسا نے ٹھنڈے موسم میں دمیر کے ماتھے پر ابھرتے پانے کے قطرے اور اس کے بکھرتے الفاظ، نظریں چرانا

منسا نے اپنی آنکھو سے بہنے والے پانی کو بے دردی سے صاف کرتے منہ دھوتے ٹاول سے خشک کرتے وہ کافی دیر بعد باہر آئی تو دمیر ابھی تک کمرے میں نہ آیا تھا، وہ تازہ ٹھنڈی ہوا میں اپنے بے لگام جزبات کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش میں کئی سگریٹ پی چکا تھا جو اس نے کچھ ہی دن پہلے شروع کیے تھے، اپنی کیفیت کو سہارا دینے کو، نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی کتنا وقت بیت گیا جب دمیر اپنے درد سے پھٹتے سر کے ساتھ اندر آیا کمرے میں اندھیرا تھا ہلکی روشنی تھی مگر اس سے منسا کی طرف دیکھنے کی غلطی نہ کی وہ ابھی تک پولیس یونیفارم میں تھا چینج کرتے باہر آیا تو منسا کروٹ کے بل اوپر تک

Posted On Kitab Nagri

کمبل اوڑھے سوچکی تھی دمیر نے غور نہ کیا تھا ورنہ دیکھتا اس کا چہرا آنسو سے تر تھا وہ روتے روتے سو گئی تھی دمیر آتے دوسری طرف کروٹ کرتے لیٹ گیا کچھ ہی دیر میں صبح ہو جانی تھی، نیند تو نہ آئی اسے فجر کے وقت وہ اٹھتے نماز پڑھنے چلا گیا واپس آتے تیار ہوتے منسا کے اٹھنے سے پہلے وہ اسٹیشن کے لیے چلا گیا، منسا بچی کیا سوچتی ہو گی کیا کرتا ہے یہ لڑکا رات گئے آتا ہے اور یہ وقت ہے ابھی جانے کا وہ شاہد اچھی اٹھی بھی نہیں اور یہ چلا گیا عامر صاحب اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے جب درخشندہ نے چائے کا کپ رکھتے ان سے کہا، تو تم ماں ہو بات کرو سمجھاؤ، آپ کو لگتا میں نے نہیں سمجھایا کہتا آجکل شہر کے حالات ٹھیک نہیں تو وقت نہیں مل رہا، بھلا بتائے حالات صحیح کب ہوتے؟ میں کرتا ہوں بات اس سے تم فکر نہیں کرو، شادی کے بعد منسا بچی کو لے کر کہی نہیں گیا کچھ دنوں کی چھٹی لے کر دونوں کہی گھوم آئیں، جی کریں بات،

منسا کیا بات ہے؟ تم بہت خاموش ہو کچھ دنوں سے ذراف نے اس کے چہرے کو باغور دیکھتے پوچھا تو منسا چونکی، کیا ہوا دمیر بھائی نے کچھ کہا ہے؟ ذراف نے سنجیدگی سے پوچھا تو منسا نے نفی کی، پھر کیا بات ہے بتاؤ منسا تمہیں بہن کہا نہیں مانا بھی ہے بتاؤ مجھے چھپاؤ نہیں کچھ بھی، وہ کچھ دنوں سے اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا مگر پھر اس کا پرسنل میٹر کہتے بات نہیں کر رہا تھا کافی دن سے ذراف دیکھ رہا تھا منسا بے نام سا مسکرانے کی کوشش کرتی اس کی آنکھیں اس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہ دیتی، دشا اور زرمین کوئی بات کرتی تو وہ بے دھیانی سے سنتی، کوئی خاص ری ایکٹ نہ کرتی، آج سنڈے تھا دمیر آج بھی گھر نہ تھا

Posted On Kitab Nagri

ذراف نے صبح سے گہرا مشاہدہ کیا تھا کہ منسا اداس تھی وہ بھی بے حد اس نے ایک صاف بات کرنے کی ٹھان لی تھی، اس کی نہ ماں تھی نہ کوئی بہن جس سے وہ اپنے دل کی بات کہتی،

دمیر بھائی نے ڈانٹا یا کسی اور نے کچھ کہا؟ نہیں سبھی بہت محبت کرتے مجھ سے اس نے جلدی سے کہا،

پھر تم اتنی خاموش اور اداس کیوں ہو صبح میں جلدی میں تھا مگر میں نے دیکھا ہے تم ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کر رہی تھی بتاؤ کیا کہا دمیر بھائی نے، منسا کی آنکھوں میں نمی اکٹھی ہونے لگی،

منسا!

ذراف چونکا

کیا ہوا منسا بتاؤ مجھے اس نے نفی کی رو آنکھ سے ایک آنسو گرا جسے ذراف نے دیکھ لیا وہ پریشان ہو گیا مجھے نہیں تو میں ابھی سب کو اکٹھا کرنے لگا ہوں،

ذراف نے دھمکی دی،

د۔۔۔دمیر۔۔۔کک۔۔۔کسی۔۔۔اور۔۔۔کو۔۔۔پسند۔۔۔کرتے

واٹ؟ ذراف چونکا تھا،

ہاں

وہ روتے سر ہلا گئی

منسا یہ کیا کہہ رہی ہو اچھا رونا بند کرو، ذراف الجھ گیا یہ کس نے کہا کیا دمیر بھائی نے خود؟

Posted On Kitab Nagri

منسانے نفی کی

پھر کس نے کہا؟

مم۔۔۔میری دوست نے

ذراف نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا

اور تمہاری دوست سے یہ کس نے کہا؟

کیونکہ ہمارے درمیان م۔۔۔وہ کچھ کہتے کہتے زبان دانتوں تلے دے گئی اپنی معصومیت سے روانی میں وہ کیا کہنے لگی تھی، ذراف نے حیرت سے اسے دیکھا کیا مطلب؟وہ سمجھا نہ تھا، کک۔۔۔کچھ نہیں وہ اپنے سرخ پڑتے چہرے سے نفی کر گئی،

دیکھو منسا میں نہیں جانتا تمہاری دوست نے ایسا کیوں کہا لیکن ایسا کچھ نہیں ہے تم خامخواہ میں روتے خود کو ہلکان کر رہی ہو اگر ایسا کچھ ہوتا تو دمیر بھائی تم سے کبھی شادی نہ کرتے، وہ پڑھے لکھے انڈیپینڈنٹ ہیں کون سا کسی نے ان کے ساتھ زبردستی کر لینی تھی اگر وہ انکار کرتے تو، تمہیں اور تمہاری دوست جو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ایسے رومت تم دمیر بھائی سے سیدھے بات کرو،

ذراف نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے بھائیوں کی طرح تسلی دیتے سمجھایا، منسانے آنسو صاف کیے، مگر وہ کھل کر ذراف کو کیسے بتاتی کہ دمیر نے ابھی تک اس کے ساتھ بیوی والا رشتہ قائم نہ کیا تھا تو اس کا تو یہی مطلب تھا نہ،

Posted On Kitab Nagri

دمیر بھائی تھوڑے غصے والے ہیں باقیوں سے الگ وہ expressive نہیں ہیں ورنہ وہ نارمل جیسے باہر سے سڑو اکڑو کھڑوس مگر اندر سے بہت اچھے بہت محبت کرنے والے، ذراف اپنے بھائی سے بہت محبت کرتا تھا وہ اس کی خوبیاں بتانے لگا منسا کو مگر منسا کا دھیان تو کہی اور ہی تھا،

منسا کو لگتا آپ کسی اور سے محبت کرتے، دمیر کے قدم رکے تھے ذراف کی آواز پر، واٹ؟ وہ گھوما اس کی طرف کیا کہا تم نے؟ جو آپ نے سنا اسے لگتا آپ کسی اور سے محبت کرتے، دمیر کا رنگ تیزی سے بدلا، یہ اسنے تم سے کہا؟ بھائی ہوں میں اس کا ذراف نے جتایا، تم سے بہتر تھا مجھے کہتی جو بھی کہنا تھا دمیر کے چہرے پر ناگواری تھی اسے منسا پر غصہ آیا کہ وہ اپنی پرسنل باتیں اس کے بجائے ذراف سے شئیر کرتی تھی، اس پر غصہ مت ہوئیے گا اس نے نہیں بتایا مجھے میں کیا سبھی نوٹ کر رہے آپ کے سوائے وہ کری اداس رہنے لگی ہے آپ نے دیکھا ہے کبھی وہ اب پہلے کی طرح بولتی نہیں مسکراتی نہیں آج میں نے اصرار کیا اسے کہا کہ اگر اس نے اپنے دل کی بات نہ بتاتی تو میں سبھی کو اکٹھا کرلوں گا اس کی ماں بہن نہیں ہے جس کے ساتھ وہ یہ سب شئیر کرے دشا اور زرمین چھوٹی ہیں جن سے وہ نہیں شئیر کر سکتی نہ تائی جان سے مجبوراً مجھے ایسا کہنا پڑا تو وہ رونے لگی، دمیر نے چونکتے بے ساختہ ذراف کو دیکھا،

منسا روئی تھی؟ اپنے کام کے علاوہ بھی دیکھ لیں کوئی اداس تو نہیں کسی کو آپ کی ضرورت تو نہیں ذراف غصے میں تھا وہ سچ میں اس وقت منسا کا بڑا بھائی ہی لگ رہا تھا، دمیر نے گہرا سانس بھرا، میں نہیں جانتا

Posted On Kitab Nagri

اسے یہ غلط فہمی کیونکر ہوئی مگر جلد دور کریں اسے گھر میں سبھی کو پتہ لگنے سے پہلے، ورنہ دادا جان کے غصے کو آپ جانتے منسا صرف آپ کی بیوی نہیں ہے، ذراف نے جتایا تو دمیر نے اسے غصے سے دیکھا، اپنے اس غصے کو کنٹرول کریں بیچاری کی مسکراہٹ آپ کے اس غصے کی نذر ہو گئی اپنا غصہ اور یہ جلالی روپ وہی پولیس اسٹیشن میں چھوڑ کر آیا کریں، ورنہ میں اپنی بہن کو اپنے گھر لے آؤ گا آخر میں ذراف نے اسے دھمکی دی تو دمیر نے غصے سے اسے گھورا،

جائیں اب ذراف دمیر کا ہی انتظار کر رہا تھا پچھلے دو گھنٹوں سے سیڑھیوں پر بیٹھے، دمیر اندر جلا گیا تو ذراف مسکراہٹ دباتے اپنے پورشن کی طرف چلا گیا،

دمیر نے لبوں پر مسکراہٹ آئی اسے کس نے کہا تھا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا پاگل لٹل فیری، منسا کو سوچتے دمیر کمرے میں داخل ہوا تو منسا جو جلدی سے آنکھو پر بازو رکھ گئی، دمیر نے اسے دیکھا وہ جاگ رہی تھی دمیر سمجھ گیا،

منسا میرے کپڑے نکلواُٹھتے دمیر نے سنجیدگی سے کہا تو منسا چونکی آج سے پہلے تو اس نے کبھی نہ کہا تھا، منسا کچھ کہا ہے تم سے وہ سنجیدہ تھا منسا نے ڈرتے ڈرتے بازو ہٹایا دمیر شرٹ کے بٹن کھولتے باتھ کی طرف بڑھا، تو منسا خشک ہوتے لبوں کو تر کرتے بھیگی پلکوں سے اٹھی وہ پھر سے رونے میں مشغول تھی ، جس سے آنکھیں گلابی ہو رہی تھی، تم رو رہی تھی؟ اچانک دمیر اس کے سامنے آتے بولا تو اچانک دمیر کے سامنے آنے سے منسا ڈرتے پیچھے ہٹی، رو کیوں رہی تھی دمیر نے اس کی طرف قدم بڑھائے،

Posted On Kitab Nagri

تو منسا الٹے قدم پیچھے کی طرف چلتے دیوار سے جا لگی،

رو کیوں رہی تھی؟

دمیر نے منسا کے اد گرد دیوار پر ہاتھ رکھتے پوچھا تو وہ سٹپٹائی، نن۔۔۔ نہیں تو

منسا

اب کی بار اس کی آواز میں سختی تھی،

منسا کا سانس خشک ہوا،

بتاو کیا بات تھی؟

منسا نے بے دردی سے لب کاٹا،

اا۔۔۔ ایسے ہی

منسا اب تم مجھے سختی کرنے پر مجبور کر رہی ہو پھر شکوے کرتی ہو کہ میں تمہیں ڈانٹا ہوں، منسا پلکیں جھکا گئی، رخسار گلابی ہونے لگے، دمیر نے حیاء کی سرخی کسی کے چہرے پر پھیلتی پہلی بار دیکھی تھی، بتاؤ کیا بات ہے؟ دمیر نے نرمی سے پوچھا تو منسا کے آنسو میں تیزی آ گئی، منسا۔۔۔ دمیر جھنجھلا اٹھا اس کے ایسے بچوں کی طرح رونے سے، کیا کسی نے کچھ کہا ہے؟ وہ نفی میں سر ہلا گئی، پھر کیا ہوا؟

آ آ آپ۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ مجھ۔۔۔۔ سے۔۔۔۔ پپ۔۔۔۔ پیار۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کرتے

وہ سوں سوں کرتی بکھرے الفاظ میں بولی تو دمیر حیرت سے اسے دیکھنے لگا سمجھنے کی کوشش کرتا رہا اس

Posted On Kitab Nagri

بات کے لیے اتنی شدت سے روتی رہی تھی، تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ کھلی مگر وہ ضبط کر گیا، اور یہ خنّاس تمہارے دماغ میں کیونکر آیا؟ کس نے کہا تم سے یہ؟ خنّاس مطلب؟ وہ نہ سمجھی سے بولی، لٹل فیری یہ خیال کیسے آیا تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں دمیر اس کے آنسو انگوٹھے سے صاف کرتے بولا تو منسا کے گال اس کے لمس پر گلابی پڑے، کس نے کہا کہ میں تم سے محبت نہیں کرتا؟ دمیر اس کی آنکھوں میں جھانکتے بولا تو منسا نے گردن نفی میں ہلائی، یعنی یہ تمہارے اپنے دماغ کا فطور ہے، منسا نے لب کاٹا، تمہیں پتہ ایسا کرتے تم کتنی کیوٹ لگتی ہو دل کرتا تمہیں کھا جاؤ، دمیر اس کے لبوں کو دیکھتے معنی خیزی سے سرگوشی میں بولا تو منسا سٹپٹائی اس کے کھانے والی بات پر، میں نہیں جانتا تمہیں کیونکر یہ غلط فہمی ہوئی مگر تمہیں اگر ایسا کچھ لگا تھا تو مجھ سے بات کرتی خود کو ہلکان کرنے سے بہتر تھا، تو کرتے ہیں؟ وہ بھیگی پلکوں سے بولی تھی آواز میں حیرت تھی، تمہیں کیا لگتا ہے؟ وہ الٹا اس سے پوچھ گیا ، مم۔۔۔مجھے کیا پتہ وہ پھولے منہ سے بولی تھی، دمیر نے مسکراہٹ ضبط کی، اوپر سے وہ اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ دل بے ایمان ہونے لگا، مگر آج اس کی الجھن دور کرنا فرض تھا، اس نے اس پریشانی میں کتنے انمول آنسو ضائع کیے تھے کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا،

دیکھو منسا مجھے محبت کا اظہار کرنا نہیں آتا نہ مجھے محبت کو جتانا آتا ہے شاہد وقت کے ساتھ تمہیں میرا محبت کرنے کا انداز سمجھ اجائے، اس لئے فصول سوچیں دماغ پر مت سوار کیا کرو لٹل فیری دمیر نے اس کے ناک کو چھوتے کہا تو منسا کی آنکھیں بڑی ہوئی اس کے دیے نام پر، لٹل فیری اس نے دوہرایا،

Posted On Kitab Nagri

یس تم لٹل فیری ہو میرے لیے تمہیں جب پہلی بار دیکھا تو لگا کوئی اپسرا زمین پر رستہ بھول کر آ گئی ہو پہلے دن بھی تمہاری پلکیں ایسے ہی بھیگی تھیں دمیر یاد کرتے ہلکے سے مسکرایا منسا کا بھاگتے آ کر اس سے لگنا اسے دور نہ ہونا، دمیر نے اس کا چہرا اوپر کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تو وہ دوبارہ نظریں جھکا گئی، ہر وقت تو غصہ کرتے ہیں اور۔۔۔ وہ کچھ کہتے کہتے زبان دانتوں تلے دبا گئی، بب۔۔۔ بھلا مم۔۔۔ محبت کی سمجھ کہاں سے آئے گی؟ وہ اپنی بات کو کور کرتے خفگی سے بولی اس کے شکوے پر دمیر مسکرایا، میرا غصہ ہی میری محبت ہوتی ہے پاگل اگر تم سمجھو تو، وہ اس کے کان کے پاس جھکتے سرگوشی میں بولا میں غصہ بھی انہی پر ہوتا ہوں جو اپنے ہوں جن کی مجھے فکر ہو، منسا نے بھیگی پلکیں اٹھاتے اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں متحیر تھا، دمیر نے جھکتے اس کی بھیگی آنکھوں پر لب رکھے باری باری، منسا ساکت ہو گئی اس کی پیش قدمی پر، دمیر اس کی آنکھوں کے بعد رخساروں پر لب رکھتے دمیر نے منسا کا چہرا اٹھاتے اس کے لبوں کو اپنے عنابی لبوں کی دسترس میں لے لیا، منسا پہلی بار کسی کے لبوں کا لمس اپنے نازک لبوں پر محسوس کرتے سرخ ہوئی، وہ بیشک آزار معاشرے کی پیدائش تھی مگر اس نے ہمیشہ اپنی حفاظت کی تھی، لڑکوں سے دور رہی، اسے اپنے مذہب اپنے رسموں رواج کا پتہ تھا وہ جانتی تھی اسلام نے کن چیزوں سے منع کیا تھا، اس کا پُر حدت جھلساتا لمس منسا اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ گئی جبکہ دمیر اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے دوسرے بازو سے اسے سہارے دیتے اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے اسے خود کے قریب کر گیا اس کے لبوں کو چومتے وہ پیچھے ہوا منسا کے

Posted On Kitab Nagri

لیے یہ سب پہلی بار تھا اس کے گال سرخ ہوتے گرم ہو چکے تھے،اسلیے تو وہ نہ جانے کیا کیا سوچ رہی تھی کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا مگر اب جب قریب آیا تھا تو اس کی حالت غیر ہونے لگی تھی وہ کپکپانے لگی تھی اس دو پل کی قربت میں پہلے لمس پر یہ حال تھا ابھی تو مزید مرحل طہ کرنا تھے،ابھی تو قربت کے وہ پل آنا تھا جہاں دو بدن ایک جان ہونا تھے اور منسا کی جان مشکل میں آنے والی تھی،بکھرا سانس وہ لرز رہی تھی اس کی باہوں میں،اگر دمیر نے تھامانہ ہوتا تو یقیناً زمین بوس ہو جاتی،دمیر نے دوبارہ جھکتے اس کے لبوں کو چھوا اب کی بار پہلے سے تھوڑی زیارہ شدت اس کے لمس میں شامل تھی اس کی سانس چراتے اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں انھیل کرتے وہ اسے باہوں میں بھرتے بستر پر آیا،

منسا کی سانسیں دھوکنی کی مانند سنائی دے رہی تھی دل نے الگ شور مچا رکھا تھا،دمیر کو شرٹ اتارتے دیکھ منسا کا سانس رکا،چہرا زرد ہوا،دمیر اس پر سایہ فگن ہوتے اس کی گردن پر اپنا لمس بکھرنے لگا جب منسا سرعت سے رخ موڑ گئی،

پپ۔۔۔پلیز نن۔۔۔نہیں،کہاں وہ ان لمحات کی دوری کے لیے سوگ میں تھی کہ وہ اس کے قریب نہیں آیا تو مطلب اسے اس سے محبت نہیں اور اب جب آیا تھا تو انکاری ہو رہی تھی،

وہ لرزتے بولی دمیر کے ماتھے پر شکن پڑی،

منسا کیا ہوا؟

Posted On Kitab Nagri

دمیر نے اس کے زرد چہرے کو دیکھتے نرمی سے پوچھا، وہ کپکپا رہی تھی،

مم۔۔۔مجھے۔۔۔ڈ۔۔۔ڈر لگ رہا ہے

وہ ہراساں نظروں سے ہرنی کی مانند سہمی آواز میں بولی زبان سے خشک پڑتے لبوں کو تر کرتی دمیر چونکا، اس کی گھبراہٹ اس کا ڈر نا دمیر نے جھکتے اس نے ماتھے پر لب رکھے، دمیر اس کا ڈر سمجھ گیا اگر اس کے رونے اور اداسی کے پیچھے کی وجہ جان جاتا تو اس وقت اس کا ڈر دور کرنے کے بجائے اسے اپنی جنونی شدتیں سے بتاتا کہ جسموں کے ملنے سے ہی محبت نہیں ماپی جاسکتی محبت جسم کی چاہ سے الگ ہوتی ہے ہاں محبوب کا جسم سکون گاہ ہو سکتا ہے تسکین ملتی ہے محبوب کی قربت میں گزرے پلوں میں، ضروری نہیں کہ جسم نہ ملیں تو محبت نہ ہو یا محبت چھوڑ دی جائے، محبت ایک پاکیزہ جزبہ ہے جبکہ قربت جسم کی تسکین،

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

منسا کا نازک مرمری بدن نو خیز کلی کی مانند کھلتا وجود اوپر سے حق ملکیت دمیر کے جزبات انگڑائی لیتے بیدار ہوئے تھے اب اس سے دور ہونا ممکن نہیں تھا، منسا کا شعلہ جوالہ روپ رونے سے گلابی پڑتی آنکھیں کپکپاتے لب اس کے بدن کی نازکی محسوس کرتے پاس آکر دور ہونا اب دمیر کے بس میں نہ تھا یہ جو کچھ ماہ وہ اس کے وجود کو اگنور کرتا رہا تھا اتنا مشکل نہ تھا مگر آج اس سے دوری خود کو اذیت دینے کے برابر تھا، اس کے مردانہ جزبات بیدار کر چکی تھی وہ اس کے حلق میں کانٹے سے اگ آئے طلب شدت اختیار کر رہی تھی رگوں میں خون کی روانی تیز ہو چکی تھی تپتے صحرا کی گرمی اب منسا کا کومل وجود ہی سرد کر سکتا تھا،

مجھے پر یقین نہیں؟

منسا نے لب کاٹا

Posted On Kitab Nagri

خود سے زیادہ،

تو پھر ڈر کیسا؟

اپنے ڈر کو آج رات مجھے سونپ دو وعدہ کرتا ہوں اس رشتے کے جتنے بھی تقاضے ہیں سبھی کو پورہ کرتے ان خوبصورت پلوں کو تمہاری زندگی کی سب سے خوبصورت یادیں بنادوں گا،

کچھ نہیں ہونے دوگا تمہیں جانتا ہوں تم بہت نازک ہو کسی آبگینہ کی طرح دمیر اس کے رخسار کو چھوتے رب کرتے سرگوشی میں بولا سر اٹھاتے منسا کی رنگت میں سرخیاں گھلنے لگی، اس کے بے باک الفاظ منسا نے نظریں اٹھائیں تو دمیر کی آنکھوں میں مچلتے جزبات طلب تشنگی وہ پل میں نظریں جھکا گئ، اجازت ہے؟ منسا شرماتے اس کے سینے سے لگی، خودسپردگی کا اندازہ اسے پسند آیا، دمیر جھکتے اس کی گردن کو اپنے جلتے لمس سے بھگونے لگا، منسا نے سسکی بھری اس کے ہاتھوں کے بے باک لمس پر

دد۔۔۔میر

منسا کا سانس رکا جب دمیر نے اس کی نائٹ سلکی شرٹ کے بٹن کو کھولتے اس کی دھڑکنوں پر سلگتے لبوں کی سوغات بخشی، اس کے ہاتھوں کی گستاخیاں بڑھنے لگی، منسا نے دمیر کو دور کرنا چاہتا، وہ اس کا سلگتا بے باک لمس برداشت نہیں کرپارہی تھی جو بے حد نرمی لیے تھا مگر منسا کی جان لبوں پر اچکی تھی پورے جسم میں سپارک سا ہوا تھا دمیر کے چھونے پر، برقی لہریں اٹھتے اسے گدگدا سا احساس ہو رہا تھا وہ بے چینی سے لب کاٹ رہی تھی، دمیر اس کی مزاحمت کی پرواہ کیے بناء اپنے اور اس کے بیچ حائل

Posted On Kitab Nagri

سبھی پردے گرتے اس کی نازک کلائیوں کو اپنے ہاتھ کے شکنجے میں دبوچ کر تکیے پر لاک کرتے اس کے لبوں پر جھکا،

اس کی شدتوں وارفتگی پر منسا اپنے لب سسکی کو روکتے بے دردی سے کاٹ گئی،وہ اس کے دھڑکنوں کو لبوں سے ٹریس کرتے نیچے کا سفر کرتے اس کے پیٹ پر لب رکھتے اسے تڑپا گیا منسا مچلتی اس کی گرفت میں،. دمیر نے اس کے بازو کو اپنی گردن میں حمائل کرتے اسکی کمر کے نیچے ہاتھ لے جاتے بیڈ سے اٹھاتے اسے اپنے قریب تر کرلیا، منسا اسکی گردن میں بازو حمائل کر گئی تو دمیر نے اس کی ٹانگوں کو اٹھاتے اپنی پشت پر باندھا، منسا کا رنگ سفید پڑا نے والے لمحات کو سوچتے، مم...مجھے پپ.. پین ہو گا، وہ سفید پڑے چہرے اور خشک ہوتے لبوں کو تر کرتی میمنائی، دمیر نے اس کے سہمے چہرے کو دیکھا،

You have to endure a little pan , but I will try not to hurt you too much.

دمیر اس کے نازک وجود پر حاوی ہوتے سرگوشی کرتے ایک ہی جھٹکے میں اس کی روح میں اترتے اسے تڑپا گیا، منسا کے ناخن دمیر کی کمر پر خراشیں ڈال گئے، جبکہ وہ دمیر کے سینے پر اپنے دانت گاڑھتے اپنی چیخ کا گلہ گھونٹ گئی. تکلیف کی لہر اس کے بدن میں سرایت کرتے منسا کی آنکھوں سے شفاف موتی ٹوٹ کر گرے،.

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں دمیر کی محبت بھری سرگوشیاں منسا کی سسکیوں کی آوازیں گونج رہی تھی چاند شرما کر دھند کی اوٹ میں چھپ گیا، نئے سال کر شروعات ہو چکی تھی، جیسے منسا اور دمیر کی زندگی کی، دمیر کی شدتوں میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اضافہ ہوتا وہی منسا کی سسکیوں میں، وہ اس پر اپنی محبت کی برسات کرتا رہا ساری رات، منسا کا انگ انگ دکھ رہا تھا. وہ لب کاٹ گئ کروٹ بدلتے تکلیف کی لہر اٹھتی محسوس کرتے

آپ ---بہت---بُرے---ہیں

منسا نے اس کے سینے پر ہاتھ مارتے سرخ آنکھوں سے کہا تو دمیر کا قہقہہ گونجا جو کمرے کی خاموشی کو ٹوڑ گیا چند پل کو،

کیوں لٹل فیری کیا ہوا؟

مجھ سے بات مت کریں، وہ کمبل سر تک لیتے کروٹ بدل گئ، تم اتنی نازک ہو یار مجھے اندازہ نہیں تھا میں نے پوری کوشش کی مگر کچھ تکلیف تو تمہیں برداشت کرنی ہی تھی، دمیر اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دبائے سرگوشی میں بولا منسا کا چہرا جو پہلے ہی دہک رہا تھا جلنے لگا

دمیر

منسا اس کے بے باک جملے پر حیاء سے سرخ پڑتے مدھم آواز میں چیخی،

آپ سڑو کھڑوس اور ہلاکو خان ہی اچھے تھے،

Posted On Kitab Nagri

کیا کہا زرہ دوبارہ کہو؟اس کے اتنے نام رکھے تھے،

دمیر کہنی کے بل اونچا ہوتے حیرت سے اس پر جھکتے کمبل اس کے چہرے سے ہٹاتے درشتگی سے بولا تو

منسا نے آنکھیں مینچی،

کک۔۔۔کچھ نہیں

اب تمہیں بتایا ہوں ہلاکو خان کی دہشت کیا ہوتی ہے،

نن۔۔۔نہیں پلیز

وہ پہلے ہی اس کی شدتوں پر بے حال تھی،اور دوبارہ اسے سہنے کی ہمت نہیں تھی اس میں،دمیر کو جیسے

اس پر رحم آیا،مگر جھکتے اس کے روئی جیسے گال پر لب رکھتے اچانک بائٹ کیا تو منسا چیخی،

دمیر اس کے لبوں پر لب رکھتے اس کی چیخی کا گلہ گھونٹ گیا ورنہ وہ تو سارے گھر کو اکٹھا کرنے کے

ارادے میں تھی شاہد،آئی لو یو لٹل فیری

دمیر نے منسا کے ماتھے پر مہر ثبت کرتے کہا تو اس کی پلکوں میں جنبش ہوئی،سکون سا منسا کے روگ

جان میں اتر گیا دمیر کے الفاظ پر اس کے چہرے پر سرخیاں گھل گئی

محبت کرتی ہو مجھ سے؟

وہ اس کے گال کو نرمی سے سہلاتے بولا،

منسا کے لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ دوڑ گئی،لٹل فیری کچھ پوچھا ہے میں نے؟دمیر نے اس کے الجھے

Posted On Kitab Nagri

بالوں کو اس کے کرے سے اٹھاتے جاننا چاہا،

بہت بلکہ بہت سے بھی بہت زیادہ کہتے وہ کروٹ بدلتے دمیر کے سینے میں چہرا چھپا گئی،

اس کے اظہار پر دمیر نے سرشاد ہوتے اس کے گرد مضبوط حصار بناتے اس کے بالوں پر لب رکھتے اسے خود میں بھینچتے آنکھیں موند گیا، منسا نے اس کی مضبوط گرفت میں آنکھیں کھلتے اسے دیکھا وہ اس کی باہوں میں اس کے وجود کا حصہ بنے ہوئے تھی،

دمیر

ہوں

وہ بند آنکھوں سے بولا،

مم... مجھے پین ہو رہا

وہ مدھم اواز میں گبھرائی سی بولی

دمیر نے پٹ سے آنکھیں کھولی

کہاں؟ وہ فکر مندی سے بولا،.

منسا نے لب کاٹا جبکہ چہرا گلابی ہو رہا تھا اور لرزتی پلکیں،

لٹل فیری بتاو وہ اس کے چہرے کے نیچے ہاتھ رکھتے اوپر کرتے تفکر سے بولا،

یی... یہاں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ حیاء سے سرخ پڑتی اپنی دھڑکنوں پر ہاتھ رکھتی انکھیں بند کرتی بولی تو دمیر پہلے تو چونکا اور پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری، دمیر نے لو بائٹ کے نشان پر آہستگی سے لب رکھے، فرسٹ ٹائم ہے اگے سے نہیں ہو گا وہ اس کے کان میں ہولے سے بے باک سرگوشی کرتے اس کی گردن ہر مرہم رکھ گیا، اور پھر جا بجا نرمی سے مرہم رکھنے لگا اس کے وجود کی نازکی اس نے کچھ دیر پہلے ہی محسوس کی تھی، وہ نازک تھی مگر اتنی اسے اندازہ نہیں تھا. اس کا کومل مرمری بدن کلی کی مانند کھلتا نوخیز حُسن، دمیر کو اپنی قسمت پر رشک سا آنے لگا، وہ نازک کلی اس کی قسمت میں لکھی گئ تھی جس کے کورے بدن کی طرح اس کا دل بھی کورا تھا منسا کو نیند انے لگی اس کی آنکھیں بوجھل ہونے لگیں نیند سے،

مم... مجھے نیند آرہی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ دمیر کے نرم مگر بے بال لمس پر سمٹتے بولی تو دمیر نے سر اٹھاتے اسے دیکھا اور پھر اس کے ماتھے پر مہر ثبت کرتے اس کا سر اپنے سینے سے لگاتے اس پر کمبل ٹھیک کرتے اسے خود میں بھینچ لیا، منسا آنکھیں موند گئی دمیر کے سینے میں منہ دیتے وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح اس سے لگی تھی، دمیر اس کے کھلے الجھے بکھرے بالوں پر لب رکھتے خود بھی آنکھیں موند گیا،

oooooo

منسا کی انکھ کھلی تو وہ دمیر کے سینے سے لگی سوئی تھی اس نے الگ ہونا چاہا تو نہ کر پائی ایسا وہ اس کے مضبوط حصار میں قید تھی،

سوری مجھے جانا پڑھ رہا ہے آکر اس کا..... کروگا، جانتا ہوں آج میرا تمہارے پاس ہونا ضروری تھا مگر مجبوری ہے، ابھی بلش نہیں کرو لٹل فیری

اسے لگا لینا پھر جلن نہیں ہوگی منسا نے مرہم دیکھی تو شرمائی اور نیم گرم پانی سے باتھ لینا، اور ناشتے میں

Posted On Kitab Nagri

نیم گرم دودھ پینا اس سے تمہیں بہتر فیل ہو گا لٹل فیری وہ جاتے ہوئے اس کے لیے نوٹ چھوڑ کر گیا تھا،

آخری فقرے کا مطلب سمجھتے منسا سرخ پڑی وہ یہ کیوں کہہ رہا تھا وہ سمجھتے وہ اکیلے میں بھی سٹپٹا گئ تھی اس کی روح میں اس کی چھاپ گہری تھی، تبھی ابھی تک وہ اسے محسوس کر رہی تھی اس کا بے باک لمس اپنے انگ انگ پر،

میرے کل انے تک اپنی نیند اچھے سے پوری کر لینا، پھر کوئی رحم نہیں کرو گا آخر میں وہ اسے وارن کر گیا تھا، اپنا بہت سارا خیال رکھنا اور مجھے بہت سارا مس کرنا لٹل فیری تمہارا ابلا کو خان،

نیچے چھوٹا سا دل تھا.

منسا شرماتے نوٹ پیپر چہرے پر رکھ گئ وہ تو ایسے اکیلے میں شرماتے سرخ پڑی تھی جیسے وہ عین سامنے موجود ہو،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر دیر کے بعد وہ نیم گرم پانی سے شاور لیتے نکلی تو تھکاوٹ دور ہوتے وہ فریش فیل کر رہی تھی، دمیر کی آتی خود سے مہک ایک خوبصورت احساس اسے کمزوری ہو رہی تھی پیٹ میں بھوک سے چوہے دور رہے تھے، اس نے مرہم لگاتے اپنی شرٹ کے بٹن لگاتے گردن کو دیکھا جہاں دمیر کی بے باکیاں عیاں تھی، وہ پھر سے شرم سے سرخ پڑی اور فاؤنڈیشن لگاتے انہیں کور کیا اس کے نرم و نازک لبوں پر رات جو دمیر نے ستم کیا تھا اسے ہلکی سویلنگ محسوس ہو رہی تھی، پہلی بار کسی کے چھونے سے وہ بھی

Posted On Kitab Nagri

اتنی شدت و بے باکی سے،

منسا نے ہلکی سی لپسٹک لگالی تا کہ کسی کو محسوس نہ ہو دوپٹہ ٹھیک سے لیتے وہ نیچے ائی تو دُرَخُشندہ چونکی

اس کے سراپے کو نکھرے دیکھ

وہ اج پہلے والی منسا سے الگ لگ رہی تھی اج لگ رہا تھا وہ شادی شدہ ہے شوہر کے پاس سے ائی ہے،.

دُرَخُشندَہ نے بے ساختہ ماشااللہ کہا،

لٹل بھابھی اپ نے میک اپ کیا ہے واؤ؟

منسا کا رنگ بدلا،

آہاں وہ ایسے ہی دل کیا تو، وہ گھبراتے فوراً وضاحت دیتی بولی،.

دشا بھابھی کو تنگ نہیں کرو کبھی کبھی ہونا چاہیے تیار اچھا لگتا چینج پیاری لگ رہی ہو منسا، تھینکس آنٹی

اچھا بیٹھو میں تمہارے لیے ناشتہ لگاتی ہوں کیا کھاؤ گی؟

دد.... دودھ نیم گرم

اس کے چھوٹے کٹاؤ دار لبوں سے نکلا،

اچھا دُرَخُشندَہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے چلی گئ،

ارے لٹل بھابھی اپ کو کس نے کاٹا؟

دشا کے اچانک پوچھنے پر منسا کا رنگ فق ہو گیا سانس رک گیا جیسے،.

Posted On Kitab Nagri

کک.... کاٹا؟

وہ بول نہ سکی

ارے اپ توڈر گئ انفیکشن نہیں ہو گا شاہد کیڑے نے کاٹا ہے میں اپ کو دوائی دیتی ہوں وہ لگالیں دشا نے اس کی گردن کی عقب کو دیکھتے اسے تسلی دی کہ شاہد وہ ڈر گئ ہے. دشا کے جاتے منسا نے فوراً دوپٹہ پھیلایا اپنے سر پر اور خود کو کور کیا. اسے عجیب سی شرم نے گھیر لیا، ہٹلر کی وجہ سے وہ دشا سے اب کیسے نظریں ملائے گی؟ اس نے لب کاٹا پریشانی میں، کیا ہوا بچے دشا کیا کہہ رہی تھی؟ کک... کب ابھی انفیکشن کے متعلق بات کر رہی تھی کیا ہوا ٹھیک ہو؟ منسا کا سانس اٹکا سینے میں اس کا دل کیا وہ کہی جا کر چھپ جائے سب کی نظروں سے. جج جی.... امی بھابھی کو کسی زہریلے کیڑے نے کاٹا ہے گردن پر دشا کی گوہر افشائی پر جہاں منسا کا مارے شرم کے بُرا حال ہو گیا وہی دَرخُشندَہ بات کی گہرائی تک پہنچ گئ اس کے لبوں پر مسکراہٹ در آئ دشا انجانے میں اپنے بھائی کو ہی کیڑا کہہ رہی تھی، دکھائیں بھابھی میں لگاتی ہوں نن... نہیں میں ٹھیک ہوں بیچاری بُری پھنسلی تھی، دشا رہنے دو مچھر ہو گا ٹھیک ہو جائے گا. دَرخُشندَہ منسا کے فق چہرے کو دیکھتے دشا کو ٹوکتے بولی تو اس نے منہ بنایا، بب... بعد میں لگا لوں گی منسا نے دشا کے ہاتھ سے کریم لیتے کہا تو اس نے سر ہلایا جبکہ دَرخُشندَہ دردھ کا گلاس رکھتے مسکراتے چلی گئ اسے نروس دیکھتے ابھی اتنی عمر تو نہ تھی اس سب کو کیسے فیس کرنا اس کے گھبرائے چہرے کو دیکھتے دَرخُشندَہ سمجھ گی تھی.

Posted On Kitab Nagri

دشااومیرے ساتھ کچن میں جاؤاپنی چچی کو قیمہ دے آؤ مگر اس سے پہلے مجھے دھنیہ کاٹ دو، دَرخُشندَہ نے دشا کو وہاں سے ہٹایا تاکہ اس کا دھیان بٹ جائے۔.جی امی وہ اٹھتی بولی۔. منسا تم ناشتہ کرو اچھے سے صرف دودھ نہیں پینا ٹوسٹ بھی کھانا وہ کھانے کے معاملے میں بہت بری تھی چڑیا جتنا کھاتی تھی اسلیے دَرخُشندَہ اسے ہدایت کرنا نہ بھولی۔.جی آنٹی

ساس اور دشا کے جانے کے بعد منسا چھوٹے چھوٹے سپ لینے لگی دودھ کے ساتھ ٹوسٹ پر پینٹ بٹر لگانے لگی تبھی دَرخُشندَہ نے اس کے سامنے لاتے پلیٹ رکھی جس میں سیب کٹا ہوا تھا۔. یہ بھی ختم کرنا ہے، منسا کا منہ کھلا ساس کی بات پر دَرخُشندَہ اس کی حیرت پر مسکرائی کھانا تیار ہونے میں بہت وقت ہے اسے بھی ختم کرنا ہے سر پر ہاتھ رکھتے سر تھپتھپاتے ہدایت کرتی واپس کچن میں چلی گئ۔. اتنا سب وہ کیسے کھائے گی مگر اب انکار بھی نہیں کر سکتی تھی اتنی محبت خلوص سے کہا تھا انٹی نے۔. دشا قیمہ دینے چلی گئ تھی رافعہ چچی کو وہ بریانی بنا رہی تھیں یقیناً واپسی اب وہ بن جانے کے بعد ہی ہونی تھی دشا کی وہ لیتے ہوئے۔. منسا کو یہ سب بہت پسند آیا تھا باہر تو کوئی کسی کو پوچھتا نہیں تھا یہاں دونوں گھروں میں جو بھی بنتا وہ اسپیشلی ایک دوسرے گھر میں جانا ہوتا تھا چاہیے کم یا زیادہ مگر جاتا ضرور تھا۔.

بچے رہنے دو صغریٰ دھودے گی اپنے برتن منسا کچن میں لے جاتے دھونے لگی تو دَرخُشندَہ نے منع کیا انٹی میں دھو دیتی ہوں نہیں بچے رہنے دو میری بھی قیمہ بن چکا ہے، روٹی کی ابھی کسی کو بھوک نہیں اسلیے یہ سب اب صغریٰ سمیٹ لے گی او ہم باہر بیٹھی۔. جی منسا نے سر ہلایا تو دَرخُشندَہ پالک اور ٹوکری

Posted On Kitab Nagri

لیتی باہر اگی باتوں کے دوران پالک کاٹ لیتی ہوں کل کے لیے۔.دمیر کو پالک گوشٹ بہت پسند ہے منسا ساس کو پالک کے پتے ٹھیک کرتے گانٹھ لگاتے دے رہی تھی کاٹنے کے لیے جب دَرَخُشندَہ نے کہا تو دمیر کے نام پر منسا کے رخسار گلابی ہوا اٹھے پلکیں حیاء سے جھک گئ۔.ہمیشہ خوش رہو دونوں اس کے چہرے پر چھائی حیاء کی لالی دیکھتے دَرَخُشندَہ نے کہتے اس کا ماتھا چوما،اللہ تعالیٰ جلد گود ہری کرے، ساس کی دعا پر اس نے نہ سمجھی سے دیکھا تو دَرَخُشندَہ مسکرائی۔.مطلب اللہ تعالیٰ مجھے دادی بنادے جلد چھوٹا دمیر یا منسا کی قلقاریاں گونجے اس گھر میں اب کی بار منسا شرم سے سرخ پڑتے اس کے سینے سے لگتے چہرا چھپا گئ۔.دَرَخُشندَہ ہنس دی۔.

دمیر تمہارا خیال تو رکھنا نہ ؟دَرَخُشندَہ کی بات پر منسا کا سر ہلا،سدا خوش رہو۔.باتوں باتوں میں ساری پالک کٹ گئ دشا بھی اگی تھی بریانی لیتے پھر ان تینوں اور انیق صاحب اور لیق صاحب نے مل کر دن کا کھانا کھایا،جبکہ دَرَخُشندَہ بیگم نے بچے ہوئے مٹر سے مٹر اور گوشت کا پلاؤ بنالیا تھا جبکہ منسا اور دشا نے رائتہ اور سلاد،دمیر کو گھر نہیں تھا نہ اج اس نے انا تھا۔.

منسا تھوڑی ادس تھی اس کے بنا مگر اداس رہنے کہا دیا تھا سبھی نے مل کر کافی دیر ٹیرس پر کھانے کے بعد دشا اور زرمین اسے لیے چہل قدمی کرتی رہی مگر تھک کر بیٹھ گئ اور باتوں کے دوران ذراف اور دامان بھی آگیے پھر سبھی نے مل کر لڈو کھیلی اور اسے خوب سارا تنگ کیا،منسا کی کل رات کی بھی نیند پوری نہ ہوئی تھی اس وقت اس کا نیند سے بُرا حال تھا بستر پر آتے ہی وہ گہری نیند میں چلی گئ،

Posted On Kitab Nagri

ooo

آج سال کا آخری دن تھا صبح صبح کو بہت دھند تھی مگر بارہ ہوتے ہٹنے لگی تھی نئے سال کی خوشی تھی جہاں وہی اس گزرنے والے سال کی اداسی بھی تھی، سبھی لان میں بیٹھے مونگ پھلی کھا رہے تھے سارے ہی تھے سوائے دمیر کے،. کیا بات ہے منسا بھابھی بڑی خاموش سی ہیں؟

زرمین نے اچانک پوچھنے پر منسا چونکی، نن... نہیں تو

زرمین ٹھیک کہہ رہی ہے منسا میں بھی نوٹ کر رہی ہوں کیا بات ہے دمیر کے لیے اداس ہو رہی ہو؟

رافعہ چچی نے مسکراتے اسے چھیڑا تو وہ جھینپ گئی سب کے سامنے،. پیاری اماں جان اداس ہونا بنتا بھی ہے آج سال کا آخری دن ہے کل سے نیا سال شروع ہو جائے گا اور ان کے موصوف غائب ہے بھئی ایسی بھی کیا نوکری ہوئی بندہ شادی کے پہلے ہی سال نئے سال کے دن بیوی کے ساتھ نہ ہو،

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

برخوردار تم ایسا ہی کرنا سب چھوڑ چھاڑ کر بیوی کے سامنے بیٹھ جانا عاطر صاحب نے بیٹے کے الفاظ پر طنزیہ کہا تو ذراف کون سا شرمندہ ہونے والا تھا سر کو خم دیتے ہاں کہہ گیا۔

کوئی شرم لحاظ نہیں آج کے بچوں کو عامر صاحب کے کہنے پر منسا شرمندہ ہو گئ جیسے اسے ہی کہہ رہے ہوں مگر وہ ذراف کی بے شرمی پر کہہ رہے تھے۔ اداس نہ ہو کام ضروری تھا اس لیے گیا تھا آ جائے گا بات ہوئی؟ درخشندہ نے پوچھا تو منسا نے سر ہلایا۔ آج رات سبھی ڈنر باہر کریں؟ داماں نے آئیڈیا دیا بھابھی کا موڈ بھی فریش ہو جائے گا، کیوں بھابھی؟ مرضی سے آپ سب کی، مطلب آپ کی مرضی نہیں دشا نے اس سے پوچھا تو منسا لاجواب ہوئی دمیر کے بنا کسے وہ باہر جاتی۔ باہر کیا کرنا جا کے گھر پر مل کر آج کو کنگ کرتے اور آج کے دن کو یادگار بناتے، ذراف نے نیا آئیڈیا دیا۔ زبردست باہر تو اکثر کھاتے رہتے آج گھر پر بناتے مل کر،

Posted On Kitab Nagri

کیوں تائی امی اور اماں جان او کے

سبھی نے ہاں کہہ دی. کیا کیا بنانا ہے مجھے لسٹ بنا کر سینٹ کر دیجئے گا اٹھ دامان چلیں لینے، ذراف گاڑی کی کیز جیب میں چیک کرتے بولا،.

میں کر دیتی ہوں میسج رافعہ نے کہا، . ائیں بھابھی ہم بھی پیاز لہسن تیار کریں اور تم تینوں بھی آ جاؤ.

کچن میں کام کرتے منسا کا دھیان واقعی بٹ گیا تھا، سب نے اپنا اپنا کام بانٹ لیا تھا،.

ذراف اور دامان بھی آ گئے تھے قریب دو گھنٹوں کے بعد ذراف کی ولاگنگ جاری تھی بناء سبھی عورتوں کے فیس دکھائے وہ ویڈیو بنا رہا تھا، ساتھ ساتھ سلاد بھی بنا رہا تھا جبکہ دامان کیک کی تیاری کر رہا تھا،.

اچھا خاصا بڑا اہتمام کر لیا تھا سبھی نے مل کر خوب ماحول بن گیا تھا درمیان میں تنزیلہ پھوپھو کی کال آ گئی تھی،. تبھی باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی دمیر بھائی آ گئے، منسا کا چہرا سرخ ہوا دمیر کے نام پر حیاء کی لالی چھا گئی،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام وَعلیکم

وعلیکم السلام

کیسے ہو بچے

الحمدللہ آپ لوگ سنائیں،

ٹھیک،

Posted On Kitab Nagri

اور باقی سب کہاں اتنی خاموشی کیوں چھائی ہوئی؟

زراف لوگ کہاں تھے،

سبھی کچن میں ہیں مل کر کلکنگ کر رہے، اووو

منسا جاؤ ہر کو پانی دو، درخشندہ کی بات پر منسا گھبرائی، مم۔۔۔ میرے ہاتھ گندے ہیں وہ میمناتے اپنے ہاتھ سامنے کرتے بولی وہ کباب بنا رہی تھی، میں دے آتی ہوں دشا کیونکہ رائتہ بنا چکی تھی تو اٹھتی بولی ،منسا سر ہلاتے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوگئی،

حلق میں اٹکا سانس خارج ہوا،

دشا نے پانی لاتے دمیر کو دیا، اسلام وُعلیکم بھائی

وعلیکم السلام

دمیر کی متلاشی نظریں جس کی تلاش میں تھیں وہ تو سامنے ہی نہ آ رہی تھی،

جاؤ بچے چینج کر لو پھر سب مل کر کھانا کھاتے ہیں انیق صاحب نے دمیر سے کہا تو اس نے سر ہلایا،

ویسے بھی اس کا موڈ خراب ہوا کام کیا اتنا ضروری تھا کہ وہ سامنے بھی نہ آئی تھی، وہ اس کے لیے سب کچھ چھوڑتے آیا تھا اور وہ، دمیر فریش ہوتے چینج آتے آیا تو منسا کو ٹیبل پر کھانا لگاتے دیکھا سیاہ ٹروزار شرٹ میں نکھری نکھری سی سیاہ ہی جرسی پہنے جس کے بازو اوپر کر رکھے تھے، کندھوں پر گرم ریڈ شال لیے بالوں کو کیچر میں مقید کیے وہ دمیر کو مبہوت کر گئی، آہم آہم زراف نے دمیر کو رکتے دیکھتے

Posted On Kitab Nagri

اونچی آواز میں کہا تھا تو وہ ٹھٹھکا،

منسا کی بھی اس پر نگاہ گئی تو جھینپ پر پلکیں گرا گئی رخسار گلابی ہوا تھے وہ فوراً وہاں سے ہٹی، دمیر نے بگڑے موڈ سے ذراف کو دیکھا تھا، تو وہ قہقہہ لگا اٹھا، تمہیں کیا ہوا؟ دامان نے اسے حیرت سے دیکھا،

نہیں کچھ نہیں،

کھانا بہت اچھے ماحول میں کھایا گیا، سبھی نے بہت محنت کی تھی، منسا دمیر کی نظروں کی تپش سے سرخ پڑتی رہی، سبھی کے بیچ اس سے ٹھیک سے کھانا بھی نہ کھایا گیا، مم... مئں چائے بناتی ہوں وہ سب سے پہلے اٹھی، ارے بچے تم رہنے دو دشا زرمین بنالاتی، نن... نہیں میں بناتی ہوں منسا چائے بہت اچھی بناتی تھی، وہ جلدی وہاں سے کھسک گئی،

دمیر جانتا تھا وہ اسی سے چھپ رہی تھی،

دشا زمین نے ٹیبل سے برتن اٹھائے، منسا چائے بنا رہی تھی جبکہ دشا اور زرمین مل کر برتن دھونے لگی ، بڑے برتن ایک تب میں اکٹھے کر دو صبح نسرین دھو لے گی جبکہ صرف پلیٹس اور گلاس دو دیناجی امی دشا نے سر ہلایا جبکہ درخشندہ بیگم کچن صاف کرنے لگی جبکہ رافعہ نے ٹیبل صاف کر دیا اس کے بعد سبھی کامل کر چائے پینے کا ارادہ تھا اور باتیں کرنے کا،

دمیر کو ایک فون کال اگئی تھی کھانے کے بعد وہی سننے کے لیے وہ باہر چلا گیا، واپس آیا تو منسا اسے پھر نظر نہ آئی،

Posted On Kitab Nagri

دمیر نے کچن میں دیکھا جہاں سے آوازیں آرہی تھیں، دشا یہ ٹرے لے جاؤ، جی بھابھی وہ ٹاول سے ہاتھ خشک کرتے بولی ان کے برتن چونکہ دھل چکے تھے تو اس لیے دشا چائے کی ٹرے اٹھاتے باہر نکلی، جبکہ زرمین ڈرائی فروٹس چپس وغیرہ کی ٹرے اٹھاتے اس کے پیچھے ائی، آج سبھی کا نیو ائیر لیٹ نائٹ تک پروگرام تھا باتیں کرنے کا اور کوئی اچھی سی فنی مووی اکٹھے دیکھنے کا، جس کے لیے ذراف اور داماں ٹی وی وغیرہ سب کچھ سیٹ کر چکے تھے اور مووی بھی سلیکٹ، ان کی رات گئے تا کہ پلاننگ دیکھتے دمیر کے تاثرات بدلے چہرے کے، انیق صاحب تو آرام کرنے جا چکے تھے اور لئیق صاحب بھی یہ بچوں کے کام تھے وہ اتنی رات کو نہیں جاگ سکتے تھے اپنی طبیعت خراب ہوتی،

دمیر نے کچن میں جھانکا جہاں منسا چائے کے کچھ قطرے شلف پر گرے تھے وہی ٹاول سے صاف کر رہی تھی جبکہ درخشندہ بیگم ڈرائی فروٹس کے بیگ جن میں سے زرمین چیزیں ڈال کر لے کے گئی تھی وہی اٹھاتے واپس کیبن میں رکھ رہی تھی اپنی اپنی جگہ پر، آہٹ پر منسا دمیر جو دیکھتے سٹپٹائی،

کک۔۔۔کچھ چاہیے آپ کو؟

منسا نے گھبراتے ساس کو دیکھتے پوچھا،

دمیر نے اس کا جائزہ لیا پُرتپش نظروں سے، منسا کا گھبرایا روپ اس کے لبوں پر تبسم بکھرا،

درخشندہ بیگم نے بھی گردن موڑتے بیٹے کو دیکھا،

پانی

Posted On Kitab Nagri

جج۔۔۔جی

منسا نے کپکپاتے ہاتھوں سے پانی گلاس میں ڈالتے اس کے سامنے رکھا درخشندہ بیگم مسکراتے وہاں سے نکل گئی، ان کا کام مکمل ہو گیا تھا، انہیں وقت دینے کو، دمیر منسا کی طرف بڑھا

روم میں آؤ

کک۔۔ کیوں؟

منسا کا دل کپکپایا،

بیکاز آئی نیڈ یو وہ بے باکی سے اس کے کندن سراپے کو دیکھتے بولا جو اس کی ایک رات کی قربت سے مزید چھوئی موئی سی بنتے نکھر گئی تھی، ایک تو اس کا نو خیر کم عمر حسین بدن اوپر سے دمیر کے قرب کے لمحات کا سرور اسے مزید حسین بنا چکا تھا،

منسا کا رنگ سرخ ہوا دمیر کی سرگوشی پر، اس کی نیت جانتے منسا کے ہاتھ کپکپا گئے، دمیر اس کے چہرے پر بکھرتے رنگوں پر کوئی گستاخی کرتا تبھی آہٹ پر پیچھے ہوا، مم۔۔۔میں مصروف ہوں

وہ گھبرائی سی نظریں چراتی بولی

میں انتظار کر رہا ہوں روم میں اؤ،

کہتے دمیر گلاس ٹیبل کر رکھتے چلا گیا،

اس کے جاتے منسا نے رکا سانس خارج کیا اس کے کلون کی منسا کے گال دہکنے لگے تھے، ایسا لگ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

تندور سے نکل کر آئی ہو ماتھے پر ننھے ننھے شبنمی قطرے چمکنے لگے تھے، اسنے دوپٹے سے ماتھا صاف کرتے دمیر کا چھوڑا آدھا گلاس پانی کا اٹھاتے غٹ غٹ پی گئی،

پرسوں رات کے بعد سے وہ اس سے نظریں نہیں ملانے کی سکت نہیں رکھتی تھی اس کی جنونی شدتیں اس کا بے باک انداز، منسا کا جسم ہولے ہولے کپکپانے لگا تھا، منسا بچے دمیر بلا رہا تمہیں اس کی کوئی فائل نہیں مل رہی شاید تم نے کہیں رکھ دی ہے، رافعہ نے اتے کہا، جن سے دمیر یہی کہتے گیا تھا چہرے پر سنجیدگی طاری کیے، مگر وہ کوئی بچی نہ تھی، منسا کا خلق خشک ہوا فائل؟ اس نے کون سی فائل رکھی تھی؟ اسے تو یاد نہیں تھا بلکہ اس نے تو آج تک دمیر کی کسی فائل کو ہاتھ نہیں لگایا تھا،

جاؤ تم شاہد کوئی ضرورت کا غذات ہوں جو اس وقت اسے چاہیے، رافعہ نے معنی خیزی سے کہا مگر منسا سمجھی نہ،

جج۔۔جی شرم سے اس کا چہرا سرخ ہوا ابھی سبھی نیچے موجود تھے خوش گپیوں میں مصروف تھے اور وہ کیسے سبھی کے سامنے اوپر جاتی منسا کو عجیب سا محسوس ہونے لگا، رافعہ بیگم جانتی تھی مسکراتے پلیٹ نکلانے لگی جو لینے ائی تھیں،

منسا خشک ہوتے لبوں کو تر کرتے کچن سے باہر ائی؟ منسا کہا جا رہی ہو ذراف نے اسے گزرتے دیکھ پوچھا، منسا کے کپڑے بھیگ گئے جاؤ بچے چینج کر اؤ درخشندہ نے فوراً کہا منسا کے گھبرائے چہرے کو دیکھتے وہ دمیر کو اوپر جاتے دیکھ چکی تھیں، اسلیے سمجھ گئے تھے، جی منسا حیاء سے سرخ پڑتے چہرے سے

Posted On Kitab Nagri

کمرے کی جانب چلی گئی اس کے پاؤں انکاری ہو رہے تھے،

منسا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی دمیر جو دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اس نے دروازا بند کرتے پیچھے سے اس کی گردن میں لاکٹ پہناتے ہک بند کرتے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے پیچھے سے ہگ کرلیا، منسا اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھی ڈر گئی اس کا ننھا سا دل کپکپا گیا، لٹل فیری مس کیا مجھے ؟ دمیر نے اسکی کان کی لو کو دانتوں سے کاٹتے سرگوشی کی، وہ کیا بتاتی ان چوبیس گھنٹوں میں وہ اسے بھولا ہی کب تھا اس کا احساس ابھی تک اس کی روح میں تازہ تھا اس کی خوشبو اسے خود سے آرہی تھی اس کا بے باک لمس جو چھاپ وہ اس پر پرسوں رات کی چھوڑ چکا تھا، دمیر اس کے کان کو لبوں سے رب کرتے اس کی گردن پر جھکتے لب رکھتے اس کے گلے سے دوپٹہ نکل دیا جو سرک کر زمین بوس ہوا دمیر منسا کو اٹھاتے صوفے پر بیٹھتے اسے اپنی گود میں بیٹھا گیا، منسا کا سانس رکا اس کے بدن کی سختی اور اپنے بیٹھنے کی پوزیشن پر اس کا چہرا قندھاری ہو گیا، لٹل فیری مس می آرناٹ؟ دمیر اس کے بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے گردن سے پوچھتے ہٹاتے اس کے سرخ لبوں کو انگوٹھے تلے مسلتے خمار آلود نظروں سے بولا منسا آنکھیں میچ گئی، دمیر کی گرم سانسیں اس کے لبوں اور تھوڑی کو جھلسنے لگی، دمیر اس کے بند آنکھو کو دیکھتے دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر کے خم پر ہاتھ رکھتے اسے مزید خود میں بھینچ گیا وہ اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لیتے نرمی سے چھوتے نرمی سے بائٹ کرنے لگا، منسا اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں تھام گئی، جبکہ دمیر دوسرا ہاتھ اس

Posted On Kitab Nagri

کے بالوں میں الجھاتے بالوں کی جڑوں کو سہلانے لگا، دمیر اپنی تشنگی مٹاتے اس کے نچلے لب کو کھینچ کر الگ ہوا، مس می آر نا ٹ؟

وہ سرخ خمار آلود نظروں سے دیکھتے بولا، منسا کی سانسیں دھوکنی کی مانند بکھرنے لگی تھیں، دمیر نے اس کی کمر کو مٹھی میں بھینچا تو

منسا گہرے سانس لیتے سرہاں میں ہلا گئی جانتی تھی وہ جن جاننے بغیر اسے جانے نہیں دے گا، کتنا؟

دمیر نے اس کے بھیگے لب کو انگوٹھے سے سہلاتے پوچھا

اگلا سوال منسا سٹپٹائی،

یہ۔۔ ککک۔۔۔ کیسے بتاؤ؟

وہ معصومیت سے بولی،

جیسے بتاتے

بب۔۔۔ بہت

نہیں مجھے عمل سے جاننا ہے، وہ اس کی شرٹ کے اندر ہاتھ لے جاتے اسکی کمر کو ہولے ہولے سہلا رہا تھا، منسا کے جسم میں سنسناہٹ ہونے لگی جسم میں اس کے لمس پر گرماہٹ محسوس کرتے منسا نے اٹھنا چاہا مگر دمیر اسے روک گیا، لٹل فیری جانے کا سوچنا بھی مت وہ سرگوشی میں بولا تو منسا کی دھڑکن تیز ہوئی اس کے ارادے نیک نہیں تھے یقیناً،

Posted On Kitab Nagri

عمل سے کک۔۔۔کیسے بتاتے وہ سرخ چہرے سے بولتے پلکیں جھکا گئی؟

وہ نہ سمجھی سے بولی،

اپنی معصوم لٹل فیری کی معصومیت پر اسے ٹوٹ کر پیار آیا ایسے وہ بناء پل ضائع کیے دوبارہ اس کے لبوں پر گرفت کر گیا، اب کی بار وہ اسے تھوڑا اوپر کرتے خود پر گراتے پیچھے ٹیک لگاتے اس کے نرم لبوں کو شدت سے سک کرتے اس کی شرٹ اوپر تک اٹھتے انر کے اندر ہاتھ لے گیا منسا کی آنکھیں پھیلی اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو ایسے بے باکی سے محسوس کرتے وہ مچلی مگر وہ اس کے وجود کی نازکی کو اپنے ہاتھوں سے محسوس کرنے لگا منسا اس کے بے باک ہاتھوں کی حرکت پر مچلتے الگ ہونا چاہا مگر اس کی لبوں پر گرفت سخت تھی،

وہ منسا کی رعنائیوں کو ہاتھوں تلے مسلتے اسکی سانسوں میں اپنی سانسیں منتقل کرنے لگا منسا اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اس کی شرٹ کو کھینچ گئی ہاتھوں میں، وہ اس کے بدن کی نازکی حق سے ٹریس کرتے اس کے لب دمیر کے لبوں کی سخت شدت سہتے قندھاری ہو چکے تھے بلکہ خون چھلکنے لگے تھے آزادی ملتے منسا اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے گہرے سانس بھرنے لگی، دمیر نے اس کی تھوڑی پر لب رکھتے پھر اس کی شرٹ کے سامنے لگے بٹن کھولنے لگا،

میر نن۔۔۔نیچے سس۔۔۔ سبھی انتظار۔۔۔وہ بکھری سانسوں سے بولی جبکہ دمیر اس کے سینے پر لب رکھتے اس کی دھڑکنوں کو لبوں تلے محسوس کرتے سک کرنے لگا اس کی گیلی زبان کو اپنے بدن کے

Posted On Kitab Nagri

حساس حصے پر محسوس کرتے منسا نے اپنے لب بھینچتے دانتوں تلے وہ گردن پیچھے کو کرتی آنکھیں موند گئی اس کے لمس پر اس کے بدن میں لہریں اٹھنے لگی جبکہ لبوں سے آہیں وہ دمیر کے شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچ گئی، شرٹ کندھوں سے سرک کر اس کی رعنائیاں عیاں کرنے لگی،

دمیر کبھی کاٹتے تو کبھی سک کرتے اسے تڑپا رہا تھا،

اسکے سفید بے داغ بدن پر سرخیاں اجاگر ہونے لگیں، پرسوں رات کی جلن اور تکلیف مدھم پڑھ تھی کہ وہ پھر سے اسے تڑپانے لگا تھا، دمیر اسے صوفے پر منتقل کرتے اسکی شرٹ اس کے جسم سے جدا کرتے اس کی بیلی پر آتے بیلی بٹن پر لب رکھتے اسے نئے احساس سے روشناس کروانے لگا منسا کے لبوں سے سسکاریاں نکلنے لگی، وہ دمیر نے بالوں میں انگلیاں الجھاتے اسے مزید خوش دینے لگی دمیر نے سر اٹھاتے اس کے بکھرتے وجود کو دیکھا اس کی بے ربط سانسوں سے سانسوں کا تیز زیر و بم منسا کی گہری سانسیں کمرے میں بکھرنے لگی وہ بہکنے لگی تھی اس کی گستاخیوں پر اتنی نازک حالت میں ایک لڑکی کیا چاہتی ہے دمیر کے لبوں پر تبسم بکھرا، منسا کا دہکتا سنجیدہ چہرا آنکھو میں جزبات کے خمار کی سرخی خشک ہوتے لبوں کو زبان سے تر کرتے منسا نے خمار کی مستی سے مدہوش بہتے جزبات سے مخمور آنکھوں سے دمیر کو دیکھا دونوں کی آنکھیں ایک دوسروں کی نگاہوں میں الجھاتے دمیر نے اس کے بے چین چہرے کو دیکھتے نرم گلابی لبوں کو دیکھا، وہ مچلنے لگی تھی اس کے قرب کے لمحات کر لیے، اس نے اٹھتے اپنی شرٹ کو اتارا، اور بیلٹ نکالتے منسا کو باہوں میں بھرتے گود میں اٹھا گیا منسا اس کی کمر کے گرد

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ٹانگیں باندھے اس کی گردن میں بازو حمائل کر گئی وہ اسے لیے بیڈ کی طرف بڑھا، اسے بیڈ پر لٹاتے وہ اس کے لبوں کا جام پیتے وہ اسکی گردن کو چومتے اس نے جیسے ہی ایک ڈیپ کس کرتے بے باک گستاخی کی منسا تڑپتے کروٹ لیتے بیڈ شیٹ کو مٹھی میں دبوچ گئی، دمیر اس کی کمر کو چھوتے اس کا رخ اپنی جانب کرتے اس کے لبوں پر جھکتے ایک بار پھر اس کی سانسوں پر قابض ہوتے اس پر اپنا وزن منتقل کیا منسا کا نازک سا بدن اس کے نیچے دب سا گیا اس کا سانس گہرا ہوا، دمیر بے باکی سے اس کے جسم کو چھوتے حدیں پار کرنے لگا منسا بے چین ہوتے اس کی کمر میں ٹانگیں بند گئی، دمیر نے اسکے دونوں نرم و ملائم ہاتھوں کو تکیے پر لے جاتے پن کیا اور ایک ہاتھ کی مضبوط گرفت میں لیتے دوسرے سے اس کی نازک کمر کو ٹریس کرتے اسکی کمر کو بیڈ سے اٹھاتے خود میں بھیجتے ایک جھٹکے سے اسکی روح میں اترا تو منسا کے لبوں سے تکلیف دہ چیخ نکلی، جسے دمیر اپنے لبوں میں دبا گیا، منسا کی آنکھوں سے موتی گرنے لگے، اس کی شدت پر، آج پرسوں سے زیادہ، شدت تھی اس کے حرکت کرتے وجود میں، وہ شدت سے منسا کے لبوں کو سک کرتے اسے ریلیکس کرنے لگا،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میر---

وہ سرخ چہرے سے مدھم آواز میں پین سے چلائی،

اس سے دمیر کی شدتیں سہن نہیں ہو رہی تھی، پرسوں رات بہت نرمی تھی اس کے عمل میں مگر آج نہیں، منسا کی جان لبوں پر آ گئی تھی، لٹل فیری بی ریلیکس اٹس آ پارٹ آف ہسبنڈ وائف ریلشن اس

Posted On Kitab Nagri

کی جنونی شدتوں پر منسا مچلتے سر پٹخ رہی تھی جب دمیر نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے ریلکس کیا،
اور پھر اس کی آنکھوں کو باری باری چومتے وہ اپنی شدتیں اس میں ایک بار پھر سے منتقل کرنے لگا،

دمیر پلیز ڈونٹ موووہ سسکتے بکھرتے الفاظ سے بولی، تم ٹ

ٹھیک ہو؟ دمیر نے پریشانی سے اسے دیکھتے پوچھا یو آر ہرٹنگ می، وہ نم آنکھو سے بولی تو دمیر چونکا،
اٹ از ویری پینفل، اس کے کپکپاتے لرزتے لبوں سے بکھرتے ادا ہوا، دمیر کو اپنی شدتوں کا باخوبی اندازہ تھا کہاں وہ نازک سی جان اسے سہن کر سکتی تھی اتنے جنونی انداز میں، دمیر کے لبوں پر تبسم بکھرا، اب بھی؟ چند پلوں کے بعد دمیر نے اس کے لبوں کو آزاد کرتے معنی خیز سرگوشی کی دونوں پسینے سے شرابور تھے، منسا لب کاٹتے نفی میں سر ہلا گئی، کچھ دیر وہ منسا کو اپنی جنونی شدتوں سے پاگل کرتے الگ ہوا، منسا نڈھال سی ہو گئی تھی، گرماہٹ سے دہکتے اسکا بدن کپکپا رہا تھا،

دمیر نے اس کی بیوٹی بون پر بائٹ کیا، لٹل گیری تم مجھے اتنا ہی سہن کر سکتی ہو وہ منسا کا احساس کرتے الگ ہوا تھا دمیر کی سرگوشی پر منسا کے گال لال ہوئے ورنہ وہ مزید کچھ دیر اسے محسوس کرنا چاہتا تھا اپنی محبت کی برسات میں بھگوتے،

اس کے لب پھر سے بے باقیوں پر آمادہ تھے گستاخیاں سرانجام دینے لگے تھے،

دمیر مجھے پین ہو رہی ہے منسا بھیگی آنکھوں سے بولی تو دمیر نے اس کے ماتھے پر لب رکھے،

ان دی ارلی دیز ناٹ لیٹر وہ منسا کے رخسار کو نرمی سے چھوتے بولا اس پر کمبل کھینچتے اسے خود سے لگا گیا

Posted On Kitab Nagri

،سس۔۔۔ سبھی نیچے انتظار کر رہے ہوں گے وہ دمیر کے تنگ حصار میں مقید ہوتی بولی، اٹس اوکے کچھ دیر آرام کرو، دمیر نے لٹل فیری کے بالوں پر لب رکھتے آنکھیں بند کی، پورے جن ہو آپ وہ اس کے سینے میں منہ چھپاتے شکوہ کرتے آنکھیں موند گئی، تو دمیر کا قہقہہ لگا جن پری کو مزید کھانے کا ارادہ رکھتا ہے لٹل فیری کیا خیال ہے پھر وہ معنی خیزی سے بولا تو منسا کی جان ہوا ہوئی، مم۔۔۔ مجھے نیند آرہی وہ جلدی سے بولی تو دمیر مسکرایا اس کی جلد بازی پر، اوکے سو جاؤ دمیر نے اس کے بالوں پر بوسہ دیتے کہا بائی داوے ہیپی نیو ایئر لٹل فیری، منسا مسکرائی ہیپی نیو ائیر مسٹر کھڑوس، دمیر نے ابرو اچکاتے اسے گھورا تو منسا کمبل کھینچ گئی چہرے پر، ولیمہ فرض ہو چکا پھر کب کریں؟ دمیر نے منسا کے کان میں سرگوشی کی، منسا کی بند آنکھوں کی پلکیں لرزیں، اس کی سرگوشی پر، لٹل فیری بتایا نہیں، دمیر نے اس کے کندھے پر لب رکھتے پوچھا تو منسا سمٹتی اس کی بیرڈ کی چبھن پر، جب آپ کو ٹھیک لگے، اسے نیند آرہی تھی بہت آواز میں غنودگی واضح ہو رہی تھی، اوکے سو جاؤ، کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں کب اتری اسے پتہ بھی نہ چلا، دمیر اسے نرمی سے اپنے حصار میں مقید کرتے آنکھیں بند کر گیا، دسمبر گزر چکا تھا ملن کی رات کے قربت کے لمحات میں، یکم جنوری کی ایک نئی صبح ایک نئے سفر کا آغاز ہو چکا تھا، کچھ دیر میں نئی صبح کے چمکتے سورج نے طلوع ہونا تھا، کئی نئی امیدیں نئے عہد اور نئی مسکراہٹوں کے سنگ،

○○○•••⟵ختم شدہ⟵•••○○○

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595